چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "لاسٹ راؤنڈ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ لاسٹ راؤنڈ، عمران کے اس مقابلے کی کہانی ہے جس میں عمران کو اپنے مخالف سے مقابلے کے ہر راؤنڈ میں مسلسل ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے حتیٰ کہ لاسٹ راؤنڈ میں بھی ناکامی ہی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ لیکن اس ناکامی کے باوجود لاسٹ راؤنڈ بہرحال لاسٹ راؤنڈ ہی ثابت ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ہلکی پھلکی، دلچسپ اور سسپنس سے بھرپور کہانی آپ کو پسند آئے گی۔ آپ کی آرا کا منتظر رہوں گا لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجیے۔

صادق آباد سے سید اشتر عباس نقوی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں اور یہ آپ کے ناولوں کی پسندیدگی کا ایک ثبوت بھی ہے۔ ایک تجویز ہے کہ اب تک غیر ممالک میں سیکرٹ سروس کی سربراہی عمران کرتا رہا ہے۔ کوئی ایسا ناول لکھیں جس میں ٹیم کی سربراہی بلیک زیرو بطور ایکسٹو کرے تاکہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو بھی علم ہو سکے کہ ایکسٹو میں ایسی صلاحیتیں واقعی موجود ہیں جن کی وجہ سے اُسے اس قدر لامحدود اختیارات کی حامل سیٹ دی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول یقیناً آپ کے شاہکار ناولوں میں شمار ہو گا۔"

محترم سید اشتر عباس نقوی صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا

بیحد شکریہ۔ آپ کی تجویز واقعی دلچسپ ہے لیکن اگر بلیک زیرو بطور ایکسٹو غیر ملکی مشن میں ٹیم کی سربراہی کرے تو ایکسٹو کی سیٹ کون سنبھالے گا۔ اگر آپ یہ سیٹ عمران کو دینا چاہیں تو جس طرح بلیک زیرو بطور ایکسٹو عمران کو ڈانٹ دیتا ہے عمران بھی بحیثیت ایکسٹو بلیک زیرو کو اسی طرح ڈانٹنا شروع کر دے گا۔ اب آپ خود غور فرمالیں کہ اگر ایسا ہوا تو سیکرٹ سروس کے ممبران کا کیا ردعمل ہوگا۔ اس ردعمل پر غور کر کے مجھے لکھیں کہ کیا اب بھی آپ اپنی تجویز پر قائم ہیں ___ یا ___؟

ٹبہ سلطان پور ضلع وہاڑی سے سلیم شوکت صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "بگ باس" واقعی شاہکار ناول تھا۔ خاص طور پر ٹرومین کا کردار اس کی صلاحیتیں اور اس کی جدوجہد بے مثال تھی۔ البتہ ایک بات کی سمجھ نہیں آئی کہ ٹرومین نے جب لیبارٹری میں ڈاکٹر سے ٹیپ سنا تو ٹرومین نے سرداور کا نام آتے ہی ٹیپ بند کر کے کیسٹ نکال لی تھی۔ جب وہی ٹیپ ٹرومین نے عمران کے سامنے سنا تو سرداور کا نام آنے تک ٹیپ درست تھا اس کے بعد کا حصہ صاف ہو چکا تھا حالانکہ صاف تو اتنا حصہ ہونا چاہئے تھا جتنا ٹرومین نے سنا تھا۔ کیونکہ وہ حصہ ٹیپ کی میموری میں محفوظ ہوتا رہا ہوگا۔ باقی حصہ تو ٹیپ کی میموری میں محفوظ ہی نہیں ہوا تھا پھر وہ کیسے صاف ہو گیا۔ امید ہے آپ میری اس الجھن کو ضرور دور کریں گے۔"

محترم سلیم شوکت صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ آپ کی اس الجھن کا حل تو عمران نے ناول کے آخر میں خود ہی وضاحت سے بتا دیا تھا کہ اس جدید مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں ایسا سسٹم موجود تھا کہ جب ریز کرنے والا بٹن دبایا جائے تب ٹیپ ریز ہو جاتی ہے لیکن جو کچھ ٹیپ میں تھا وہ اس کی میموری میں بھی محفوظ تھا اور ڈاکٹر نے اس وقت ٹیپ ریز کرنے کا بٹن دبایا تھا جب ٹیپ میں سرداور کا نام آیا تھا تو ٹیپ کا وہ حصہ ریز ہو گیا جو باقی تھا لیکن ٹیپ ریکارڈر کی میموری میں مکمل ٹیپ محفوظ رہی۔ اس طرح دراصل ڈاکٹر اس ٹیپ کو بچا لینا چاہتا تھا اور ایک لحاظ سے وہ واقعی ٹرومین کو ڈاج دینے اور ٹیپ بچا لینے میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔

گاؤں تیڑا ضلع لاہور سے سید اشتیاق حسین شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول واقعی شاہکار ناول ہوتے ہیں۔ خاص طور پر واٹر پاور کا سلسلہ بے حد پسند آیا ہے لیکن ایک بات کی سمجھ نہیں آئی کہ آپ لکھتے ہیں کہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودیوں نے واٹر پاور کے لئے سرمایہ خرچ کیا تھا لیکن پھر ایک جگہ لکھتے ہیں کہ اس منصوبے کے بارے میں چند خاص آدمیوں کو ہی علم تھا۔ امید ہے آپ ضرور اس کی وضاحت کریں گے۔"

محترم سید اشتیاق حسین شاہ صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ واٹر پاور کا منصوبہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کا منصوبہ تھا اس لئے یہودیوں نے ظاہر ہے مسلم دشمنی کی بنا پر اس پر سرمایہ لگایا لیکن ظاہر ہے منصوبے کی اصل تفصیل تو ساری دنیا کے یہودیوں کو نہیں بتائی جا سکتی تھی ورنہ تو یہ منصوبہ ہی نہ پنپ سکتا۔ اس کی تفصیل تو چند افراد کو ہی معلوم ہو سکتی تھی۔ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودیوں کے لئے تو اتنا ہی کافی تھا کہ کوئی منصوبہ ایسا بنایا جا رہا ہے جس سے وہ مسلمانوں کو ختم کر سکتے ہیں اور عطیات کی وصولی کیلئے اتنا ہی کافی تھا۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو جائے گی۔ ایک بات اور عرض کر دوں کہ میں نے کئی بار قارئین سے درخواست کی ہے کہ خط کے ساتھ جوابی لفافہ ارسال نہ کیا کریں کیونکہ خطوط کا براہ راست جواب دینا میرے لئے

ممکن نہیں ہے۔ اُمید ہے آپ بھی آئندہ جوابی لفافہ ارسال نہ کیا کریں گے شکریہ۔
کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان سے محمد ابراہیم نادر لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بیحد پسند ہیں۔ آپ اپنے ناولوں میں جو سائنسی، حیاتیاتی اور اس قسم کے دوسرے فارمولے درج کرتے ہیں ان سے ہماری معلومات میں واقعی بے حد اضافہ ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے ناول "بارکی" میں اور انسان کے اندر مخصوص زنانہ و مردانہ ہارمونز کی موجودگی کے بارے میں وضاحت سے لکھا ہے اور اس ناول میں عمران کے خلیات میں ردوبدل کر کے اسے ایک جنس سے دوسری جنس میں تبدیل کر دیا گیا۔ چاہے یہ تبدیلی ذہنی ہی سہی۔ لیکن کیا اس طرح تیسری صنف کے خلیات میں ردوبدل کر کے اُسے کسی ایک جنس میں شامل نہیں کرایا جا سکتا۔ کیونکہ تیسری جنس بیچاری دونوں جنسوں کی طرف سے مسلسل نفرت کا شکار چلی آرہی ہے۔"

محترم محمد ابراہیم نادر صاحب! ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں تیسری جنس کے لئے جس طرح ہمدردی کا اظہار کیا ہے وہ قابل داد ہے۔ واقعی موجودہ سائنسی دور میں ایسا ممکن ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ کیا واقعی وہ بھی ایسا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ایسا چاہتے تو یقیناً اس جدید سائنسی دور میں یہ مطالبہ وہ آسانی سے منوا سکتے ہیں۔ شرط وہی کہ مطالبہ انہی کی طرف سے ہونا چاہیے۔ اب ظاہر ہے کہ آپ ہمدردی کے باوجود جبراً تو ایسا کر نہیں سکتے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

آپ کا مخلص:۔ مظہر کلیم ایم اے

عمران گھر سے خوشگوار موڈ میں سیٹی بجاتا ہوا فلیٹ کی سیڑھیاں اُتر کر فلیٹ کے نیچے موجود گیراج کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ اس کے کانوں میں ٹائروں کی تیز چرچراہٹ سنائی دی اور وہ لاشعوری طور پر اچھل کر ایک طرف ہوا مگر دوسرے لمحے فلیٹ کے سامنے فیاض کی جیپ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر فیاض تھا اور جیپ خالی تھی۔ فیاض کے جسم پر یونیفارم کی بجائے نقرئی بیس سوٹ تھا

"ارے واہ — آج میرا یار تو اندر سبھا کا راجہ بنا ہوا ہے۔ کہاں کی تیاری ہے جو اس قدر بن ٹھن کر جا رہے ہو۔" —— عمران نے مسکرا کر کہا۔

"جیپ میں بیٹھو۔" —— فیاض نے لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔

"جیب میں —— اوہ تو کیا تمہاری جیب اب اس قدر خالی ہو چکی ہے کہ مجھ جیسا آدمی بھی اس میں پورا آجائے گا۔" —— عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو، جیپ میں بیٹھ جاؤ۔ یہ تمہارے ڈیڈی کا حکم ہے۔" فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم، مطلب ہے سرکاری اغوا ۔۔۔ اوہ۔ اوہ یہ تو ظلم ہے، زیادتی ہے کہ اب سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ ڈائریکٹر جنرل کے حکم پر مجھ جیسے غریب لوگوں کو اغوا کرنے لگ گیا ہے۔" ۔۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں جیپ میں بیٹھو وقت مت ضائع کرو۔" ۔۔۔۔ فیاض کی جھنجھلاہٹ اور زیادہ بڑھ گئی۔

"اچھا بھئی اچھا بیٹھ جاتا ہوں۔ ویسے آج تک میں جیپ میں بیٹھنے کے لطف سے محروم رہا ہوں۔ چلو آج تمہاری وجہ سے جیپ میں بیٹھنے کا لطف بھی لے لوں گا۔" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اچھل کر جیپ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور فیاض نے ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔

"واہ۔ واہ کیا نرم سیٹیں ہیں جیپ کی، یوں لگتا ہے جیسے ان سیٹوں میں لوہے کی بجائے ربڑ کے سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔" ۔۔۔۔ عمران نے باقاعدہ قصیدہ گوئی شروع کر دی۔

"خاموش بیٹھو، بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔" ۔۔۔۔ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی جیپ کی رفتار اور بڑھا دی۔

"ایک شرط پر خاموش بیٹھتا ہوں ورنہ اس قدر اونچی آواز میں شور مچاؤں گا کہ لوگوں نے تمہیں بردہ فروشی کے الزام میں پکڑ کر پہلے پٹائی کرنی ہے۔ اور پھر پولیس کے حوالے کرنا ہے۔" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بردہ فروشی ۔۔۔ کیا مطلب۔" ۔۔۔۔ فیاض نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"ظاہر ہے جب مجھ جیسے معصوم بچے کو تم اس طرح اغوا کر کے لے جا رہے ہو تو بردہ فروشی اسی کو تو کہتے ہیں اور کس کو کہتے ہیں۔" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو فیاض پہلی بار ہنس پڑا۔

"اچھا تو تم بچے ہو ۔۔۔ بہت خوب۔" ۔۔۔۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا تمہاری طرح بوڑھا تھوڑی ہوں، ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی۔" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور فیاض ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اس کا موڈ اب پہلے کی نسبت خاصا خوشگوار ہو گیا تھا۔

"تم شرط بتا رہے تھے خاموش بیٹھنے کی۔" ۔۔۔۔ فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور وہ بڑی اہم شرط ہے۔ میرے اغوا کے بدلے تم ڈیڈی سے جو تاوان حاصل کرو گے اس کا تین چوتھائی تو مجھے دینا پڑے گا اور باقی ایک چوتھائی آغا سلیمان پاشا کو۔" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر رحمان اور تمہارے بدلے کا تاوان دیں گے۔ انہوں نے سیدھا کہہ دینا ہے کہ گولی بھی مارو اور کفن دفن کا انتظام بھی خود کرو۔ وہ تو زیادہ سے زیادہ فاتحہ پڑھنے آجائیں گے۔" ۔۔۔۔ فیاض نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے پھر تم نے مجھ جیسے بے قیمت انسان کو اغوا کیوں کیا ہے۔" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ جو تمہارے ڈیڈی ہیں ناں، انہیں مجھ سے کوئی خدا واسطے کا بیر ہے

اچھا بھلا میں ہوٹل ذیشان کے شاندار فنکشن میں جانے کے لئے تیار ہو کر گھر سے نکلنے ہی لگا تھا کہ حکم آ گیا کہ عمران جہاں کہیں بھی ہو اسے ڈھونڈ کر فوراً فیروز پور روڈ کے گرین ہاؤس میں لے آؤ۔ یہ تو شکر ہے کہ تم یہاں فلیٹ پر ہی مل گئے ورنہ نجانے مجھے کہاں کہاں تلاش میں دھکے کھانے پڑتے۔"۔۔۔ فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" فیروز پور روڈ کے گرین ہاؤس ۔۔۔ کیا مطلب۔ گرین ہاؤس تو ذہنی طور پر معذور افراد کا ادارہ ہے"۔۔۔ عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

" ہاں ہے تو سہی، شاید سر رحمٰن کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ اس لئے انہوں نے آخر کار تمہیں تمہاری صحیح جگہ پہنچانے کا حکم دے دیا ہے"۔ فیاض نے کہا اور عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" صرف مجھے وہاں پہنچانے کا آرڈر دیا ہے یا تمہیں بھی وہیں رہنے کا حکم دیا ہے"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں گیٹ پر چھوڑ دوں گا اور بس ۔۔۔ مجھ میں ذہنی طور پر معذور افراد کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں ہے"۔۔۔ فیاض نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ موڑی اور فیروز پور روڈ پر آگے بڑھنے لگا۔ گرین ہاؤس کی وسیع و عریض عمارت انہیں دور سے نظر آنے لگ گئی تھی لیکن جیسے ہی جیپ عمارت کے گیٹ پر پہنچی عمران اور فیاض دونوں یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ گیٹ سے باہر دس بارہ اعلیٰ سرکاری افسروں کی کاریں موجود تھیں۔ پولیس کے افسران بھی نظر آ رہے تھے۔

" اوہ یہاں تو کوئی خاص واقعہ ہو گیا ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" سر رحمٰن کی کار بھی موجود ہے۔ اب تو مارے گئے"۔۔۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" سر سلطان کی بھی سرکاری کار نظر آ رہی ہے۔ یہ کیا چکر ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے فیاض نے جیپ گیٹ کے قریب جا کر روک دی اس کے محکمے کا ایک انسپکٹر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سوپر فیاض کو باقاعدہ سیلوٹ مار دیا۔

" چیف کا حکم ہے کہ آپ جیسے ہی پہنچیں آپ کو فوری اندر بھیج دیا جائے۔ وہ آپ کے شدت سے منتظر ہیں سر"۔۔۔ انسپکٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں فیاض سے مخاطب ہو کر کہا اور فیاض سر ہلاتا ہوا جیپ سے نیچے اتر آیا۔ ظاہر ہے عمران کو بھی نیچے اترنا تھا۔ سر سلطان کی کار کی یہاں موجودگی نے اسے واقعی متفکر کر دیا تھا کیونکہ سر سلطان جیسے مصروف آدمی کا یہاں آنا کسی بڑے واقعے کی نشاندہی کرتا تھا۔

عمارت کے اندر بھی ہر طرف پولیس پھیلی ہوئی تھی۔ ان دونوں کو ایک بڑے کمرے میں لے جایا گیا۔ وہاں واقعی سر سلطان، سر رحمٰن اور دوسرے اعلیٰ سول حکام بھی موجود تھے۔ ایک بوڑھا سا ڈاکٹر بھی ایک طرف کرسی پر سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔

" السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ"۔۔۔ عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں کہا تو کمرے میں موجود سب افراد بے اختیار چونک پڑے۔

" وعلیکم السلام"۔۔۔ سر سلطان نے جو ایک صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے مسکرا کر جواب دیا۔

"ڈاکٹر صاحب، کیا وہ فوٹو اسی کا تھا؟" ——— سر رحمٰن نے اس بوڑھے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں —— وہ اس سے ملتا جلتا ضرور تھا لیکن بالکل ایسا نہ تھا۔ کیا اس کا نام عمران ہے؟" ——— ڈاکٹر نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا جو اب اس طرح سہما کھڑا تھا جیسے کوئی بہت بڑا مجرم ہو۔

"ہاں، اس کا نام عمران ہے۔" ——— سر رحمٰن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے ان کے کاندھوں سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

"صرف عمران نہیں جناب، عمران ولد سر رحمٰن بغیر ولدیت کے تو مسئلہ خراب ہو جاتا ہے۔ عمران تو نجانے یہاں شہر میں سینکڑوں ہزاروں ہوں گے،" عمران نے کہا تو ڈاکٹر بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آخر ہوا کیا ہے —— کچھ بتائیے تو سہی" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے، یہ ڈاکٹر رضا ہیں گرین ہاؤس کے انچارج۔ گرین ہاؤس میں ویسٹرن کارمن کے پاکیشیا میں سفیر جناب آرنلڈ کا اکلوتا بچہ ہنری بھی زیر علاج تھا۔ اب سے چھ گھنٹے پہلے دو مقامی آدمی ڈاکٹر رضا کے پاس پہنچے۔ ان کے پاس سفیر صاحب کا ذاتی خط تھا۔ وہ ہنری سے ملنا چاہتے تھے۔ ڈاکٹر رضا نے اس ذاتی خط کی وجہ سے ہنری کو کارڈ کے ذریعے یہاں بلوالیا تو ان دونوں آدمیوں نے ریوالور نکال لئے اور ان میں سے ایک نے ہنری کی ناک پر رومال رکھ کر اسے بیہوش کر دیا اور ڈاکٹر رضا کو بھی اسلحے کے زور پر ہینڈز اپ کرا دیا۔ پھر وہ خط بھی ان سے چھین لیا گیا۔ ڈاکٹر رضا نے جب

احتجاج کیا اور باہر موجود عملے کو بلانے کی کوشش کی تو انہوں نے ڈاکٹر رضا کے سر پر چوٹ ماری۔ ڈاکٹر رضا نیچے گرے۔ اس دوران ایک آدمی کی جیب سے ایک فوٹو نیچے گر گیا۔ ڈاکٹر رضا بیہوش نہ ہوئے تھے لیکن خوف کی وجہ سے خاموش پڑے رہے۔ فوٹو ان کے چہرے کے ساتھ پڑا رہا جسے انہوں نے بغور دیکھا لیکن شاید ان کو فوٹو گرنے کا احساس ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے فوٹو اٹھا لیا اور بچے سمیت باہر چلے گئے۔ ڈاکٹر رضا نے شور مچایا لیکن وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ چونکہ مسئلہ غیر ملکی سفیر کے بچے کا تھا اس لئے ڈاکٹر صاحب نے براہ راست مجھے فون کیا۔ میں نے سر رحمان کو فون کیا اور دوسرے اعلیٰ حکام سمیت ہم یہاں پہنچ گئے۔ فوٹو کے مطابق ڈاکٹر صاحب سے حلیہ پوچھا گیا تو انہوں نے جو حلیہ بتایا وہ ہو بہو تمہارا تھا جس پر سر رحمٰن نے فیاض کو فون کر کے تمہیں فوری طور پر یہاں بلوایا مگر اب ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ فوٹو تم سے ملتا جلتا ضرور تھا مگر تمہارا نہ تھا۔" ——— سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بچے کی برآمدگی کے سلسلہ میں کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ یہ تو انتہائی سیریس مسئلہ ہے۔" ——— عمران نے کہا۔

"ان دونوں آدمیوں کے حلیے ڈاکٹر رضا سے معلوم کر کے پورے شہر کی پولیس اور اہم مقامات پر موجود انٹیلی جنس تک پہنچا دیئے گئے ہیں۔ اس کی برآمدگی کی کوشش جاری ہے۔" ——— سر سلطان نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر صاحب کو میرے نام کا کیسے پتہ چلا، یہ میرے نام پر چونکے تھے۔" ——— عمران نے ڈاکٹر رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ایک بار پھر کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔

"اوہ ہاں ڈاکٹر صاحب، آپ کو کیسے پتہ چلا کہ اس کا نام عمران ہے جبکہ میں نے اسے بلانے کے لئے کال بھی آپ کے سامنے نہ کی تھی": ـــــ سر رحمٰن نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے نیم بیہوشی کے عالم میں یہ نام سنا تھا": ـــــ ڈاکٹر رضا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے پہلے تو اس کا ذکر نہیں کیا تھا": ـــــ سر رحمٰن کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

"آئی۔ ایم سوری، مجھے یاد نہ رہا تھا۔ بہرحال آپ بچے کو تلاش کیجئے۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے": ـــــ ڈاکٹر رضا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"واقعی اہم معاملہ ہے۔ ابھی تک سفیر صاحب کو بھی اطلاع نہیں دی گئی میرا خیال ہے میں صدر صاحب کے نوٹس میں یہ معاملہ لے آؤں۔ اس کے بعد سفیر صاحب کو حسب ضابطہ اطلاع دی جائے": ـــــ سر سلطان نے صوفے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ سر سلطان ـــ کسی کو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے": ـــ عمران نے ہاتھ اٹھا کر سر سلطان کو روکتے ہوئے کہا جو میز پر رکھے فون کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"ضرورت نہیں ہے ـــ کیا مطلب": ـــ عمران کے اس عجیب وغریب فقرے پر سر سلطان، سر رحمٰن اور دوسرے اعلیٰ افسران کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رضا بھی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

"بچہ گرین ہاؤس میں موجود ہے، اغوا بھی نہیں ہوا۔ البتہ ڈاکٹر رضا بتائیں گے کہ انہوں نے یہ سب ڈرامہ کیوں کھیلا ہے": ـــــ عمران نے غور سے

ڈاکٹر رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ کیا تمہارا دماغ خراب ہے۔ کیا تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو، مجھ پر": ـــــ ڈاکٹر رضا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوپر فیاض ـــ ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ پر جاؤ وہاں کوئی تہہ خانہ تلاش کرو، بچہ وہیں مل جائے گا، جاؤ ـــ تمہیں ہوٹلوں کے خفیہ تہہ خانے تلاش کرنے میں بڑی مہارت ہے": ـــــ عمران نے مسکرا کر سوپر فیاض سے کہا تو سوپر فیاض چونک کر سر رحمٰن کی طرف دیکھنے لگا۔

"نہیں، نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، بغیر کسی قانونی وارنٹ کے تم میری رہائش گاہ کی تلاشی نہیں لے سکتے۔ میں صدر مملکت سے بات کرتا ہوں": ڈاکٹر رضا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"جاؤ فیاض، پہلے تو مجھے شاید یقین نہ تھا لیکن اب ڈاکٹر کے رد عمل سے یقین آگیا ہے کہ عمران درست کہہ رہا ہے": ـــــ سر رحمٰن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ زیادتی ہے، مجھ پر الزام لگانا بہت بڑی زیادتی ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم لوگ مجھ پر بھی الزام لگا دو گے": ـــــ ڈاکٹر رضا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ڈاکٹر، اگر یہ الزام ہوا تو آپ سے باقاعدہ معافی مانگ لی جائے گی": ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"میں حکومت پر ہرجانے کا دعویٰ کر دوں گا۔ میں اس کو بہت اوپر کی سطح تک لے جاؤں گا": ـــــ ڈاکٹر رضا واقعی بے حد غصے میں تھے۔

"تم نے کیا سوچ کر یہ بات کی ہے عمران" ——— سر رحمٰن نے قدرے تذبذب سے لہجے میں کہا۔

"پہلے اس بچے کو تو برآمد ہو جانے دیں ڈیڈی، پھر وجوہات بھی بتا دوں گا" ——— عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب سوپر فیاض اندر داخل ہوا تو اس کے کاندھے پر ایک آٹھ نو سالہ غیر ملکی بچہ لدا ہوا تھا۔ بچہ بیہوش تھا۔ بچے کو دیکھتے ہی ڈاکٹر رضا کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا اور وہ بے اختیار کرسی پر گرے اور پھر کرسی سے پلٹ کر نیچے فرش پر گر گئے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف لپکا۔ وہ اس کے جبڑوں کو بھینچنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن دوسرے لمحے تڑپتے اور پھڑکتے ہوئے ڈاکٹر رضا یکلخت ایک جھٹکے سے ساکت ہو گئے۔ ان کے منہ کے کناروں سے نیلے رنگ کا مادہ سا بہہ نکلا۔ ان کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں۔ وہ مر چکے تھے۔

"سائنائیڈ کیپسول" ——— عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور کمرے میں موجود تمام افراد حیرت سے بت بنے یہ سب کچھ ہوتا دیکھتے رہ گئے۔

"یہ ڈاکٹر رضا بھی نہیں ہیں۔ ان کے میک اپ میں کوئی اور ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جیسے کمرے میں بے اختیار ایک بم سا پھٹ پڑا۔ سر رحمٰن اور سر سلطان سمیت سب عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ سوپر فیاض نے بیہوش بچے کو صوفے پر لٹا دیا تھا۔

"باہر جاؤ اور کسی ڈاکٹر کو بلا لاؤ تاکہ وہ پہچان لے کہ یہی بچہ ہے یا نہیں اور اسے ہوش میں لے آئے" ——— سر سلطان نے سوپر فیاض

سے کہا اور سوپر فیاض خاموشی سے باہر چلا گیا۔

"اب بتاؤ عمران، تم نے یہ سب کیسے کر لیا۔ تم نے تو واقعی اپنی کارکردگی سے حیران کر دیا ہے۔ اور نہ صرف ہمیں بلکہ پاکیشیا کو ایک بہت بڑی پریشانی سے بچا لیا ہے" ——— سر سلطان نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب نے گو اپنی طرف سے شاندار میک اپ کر رکھا تھا لیکن میں نے بہرحال میک اپ پہچان لیا۔ مجھے البتہ یہ اندازہ نہ تھا کہ اس آدمی کے دانتوں میں سائنائیڈ کیپسول ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ اسے میرا کوئی پرانا فوٹو دکھایا گیا ہوگا جس کے تحت اس نے حلیہ بتا دیا تاکہ شک مجھ پر پڑ سکے۔ اس طرح انہوں نے مجھے درمیان سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن یہ آدمی مجھے فوری طور پر پہچان نہ سکا۔ اس کے بعد اسے اچانک نام کا خیال آیا اور اس نے لاشعوری طور پر نام پوچھ لیا اور جب اسے پتہ چلا کہ میں ہی عمران ہوں تو اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والے تاثرات نے مجھ پر یہ بات ظاہر کر دی کہ وہ اپنی غلطی پر پچھتا رہا ہے۔ اسے تو مجھے پہچان لینا چاہیے تھا اور آخری بات یہ کہ اس کی کہانی غلط ہے۔ یہاں پہنچنے تک میں نے اس عمارت کی جو ساخت دیکھی ہے کوئی آدمی اس طرح بیہوش بچے کو لے کر یہاں سے باہر نکل نہیں سکتا" ——— عمران نے پوری تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سر سلطان کے چہرے پر تو فخریہ مسکراہٹ دوڑ گئی جبکہ سر رحمٰن کے چہرے پر حیرت تھی جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران اس قدر عقلمندانہ باتیں بھی کر سکتا ہے۔

اسی لمحے سوپر فیاض اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ دو نوجوان ڈاکٹر تھے۔ وہ سامنے ہی فرش پر پڑے ہوئے ڈاکٹر رضا کو دیکھ کر بے اختیار

چونک پڑے۔

"ڈاکٹر رضا کو کیا ہوا"۔ —— ان دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ ڈاکٹر رضا نہیں ہیں۔ ان کے میک اپ میں کوئی مجرم ہے۔ بہرحال ادھر دیکھیں کیا یہی بچہ ہنزی ہے"۔ —— سر رحمٰن نے کہا۔

"اوہ یہ مل گیا۔ کہاں سے ملا۔ اوہ واقعی یہی ہنزی ہے"۔ —— دونوں ڈاکٹروں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے ہوش میں لے آئیں"۔ —— سر سلطان نے کہا اور پھر وہ سر رحمان سے مخاطب ہو گئے۔

"سر رحمان میرے خیال میں اب یہ کیس تمہارے محکمے کا نہیں رہا۔ یہ سیکرٹ سروس کا کیس ہو گیا ہے۔ بہرحال میں صدر مملکت کو اطلاع دے دیتا ہوں۔ پھر وہ جیسے مناسب سمجھیں گے کریں گے"۔ —— سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب واقعی یہ کیس سیکرٹ سروس کا ہے۔ بچہ بھی برآمد ہو گیا ہے۔ اب میری ذمہ داری ختم"۔ —— سر رحمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ سوپر فیاض کو ظاہر ہے اپنے باس کے پیچھے جانا پڑا۔

"ڈیڈی کو ٹال کر آ جاؤ۔ کیس تمہارا بنا دوں گا۔ ترقی مل جائے گی"۔ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور فیاض کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

دروازے پر آہستہ سے دستک ہوئی تو بڑی سی دفتری میز کے پیچھے بیٹھے ادھیڑ عمر بھاری جسم کے آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی۔ اس نے فائل بند کی اور اسے میز کی دراز میں ڈال کر دراز بند کر دی۔

"یس کم ان"۔ —— اس ادھیڑ عمر آدمی نے اونچی لیکن کرخت آواز میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک درمیانی قد اور چھریرے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آپ نے مجھے یاد کیا ہے باس"۔ —— نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس جوائنس، میں نے تمہیں بلوایا ہے۔ بیٹھو"۔ —— ادھیڑ عمر نے ایک طویل سانس لے کر کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

اور نوجوان جس کا نام جوائنس لیا گیا تھا میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر

بیٹھ گیا۔ باس آگے کی طرف جھکا۔ اس نے دونوں کہنیاں فراخ میز پر رکھیں اور اس طرح غور سے جوالئس کو دیکھنے لگا جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

"کیا بات ہے باس، آپ کچھ پریشان نظر آرہے ہیں"۔ ——— جوالئس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں اس آگ میں جھونکوں یا نہیں کیونکہ تم میری سروس کے سب سے بہترا یجنٹ ہو"۔ ——— باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آگ میں — کیا مطلب باس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔ ——— جوالئس نے اور زیادہ حیران ہو کر پوچھا۔

"او۔کے جوالئس — اب یہ آگ کا سمندر بہرحال تمہیں ہی عبور کرنا پڑے گا۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے"۔ ——— باس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک بار پھر کرسی کی پشت سے سر لگاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو میں نے اس طرح پہلے کبھی الجھا ہوا نہیں دیکھا۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں"۔ ——— جوالئس نے کہا۔

"ایک مشن ہے پاکیشیا میں"۔ ——— باس نے کہا تو جوالئس ایک بار پھر چونک پڑا۔

"پاکیشیا میں — اوہ کیا مشن ہے تفصیل بتائیں"۔ ——— جوالئس نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے ملک کے تعلقات پاکیشیا کے ہمسایہ ملک

کافرستان سے انتہائی گہرے ہیں جبکہ پاکیشیا سے صرف رسمی تعلقات ہیں پاکیشیا اور ولیسٹرن کارمن کے درمیان کوئی ایسا معاہدہ ہو رہا ہے جس کے تحت ولیسٹرن کارمن پاکیشیا کو کوئی مخصوص ہتھیار دے رہا ہے۔ ایسا ہتھیار جس سے کافرستان کی سلامتی کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں لیکن کافرستان کی مجبوری یہ ہے کہ وہ براہ راست اس معاہدے میں مداخلت نہیں کر سکتا لیکن اسے اس معاہدے کی نقل چاہیے تاکہ وہ معلوم کر سکے کہ ولیسٹرن کارمن پاکیشیا کو کس قسم کا ہتھیار دے رہا ہے، کتنی تعداد میں دے رہا ہے اور کب دے رہا ہے تاکہ بعدازاں اس ہتھیار کو حاصل کر کے اس کا توڑ تلاش کر کے اپنے ملک کے دفاع کو لاحق ہونے والے خطرات کو دور کر سکے لیکن کافرستان کو معلوم ہے کہ اس معاہدے کی کاپی حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ روسیاہ، ایکریمیا، گریٹ لینڈ، اور ایسے تقریباً تمام بڑے ممالک کے سیکرٹ ایجنٹ بھی حرکت میں آسکتے ہیں اور پھر کسی بھی بڑے ملک کی مداخلت سے بین الاقوامی تعلقات میں بھی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں جبکہ آج تک ہمارے ملک کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کبھی واسطہ نہیں پڑا اور نہ ہی وہ ہماری ایجنسیوں یا ایجنٹوں سے واقف ہیں چنانچہ کافرستانی حکومت نے ہماری حکومت سے درخواست کی ہے کہ ہم اس معاہدے کی نقل پاکیشیا سے حاصل کر کے انہیں مہیا کر دیں۔ اس کے بدلے میں کافرستانی حکومت نے ہماری حکومت کو کچھ خاص مراعات دینے کا وعدہ بھی کیا ہے چنانچہ ہماری حکومت نے حامی بھر لی اور کیس مجھے ریفر کر دیا۔ ساتھ ہی کافرستانی حکومت کی طرف سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بھیجی گئی معلوماتی فائل بھی مجھے بھجوا

دی۔ اس فائل کو پڑھنے کے بعد مجھے اندازہ ہوگیا کہ یہ سیکرٹ سروس بے انتہا تیز اور فعال ہے اور خاص طور پر اس سروس سے متعلق ایک آدمی علی عمران کے بارے میں اس فائل میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ ویسے تو اس کی اتنی تعریفیں کی گئی ہیں کہ وہ آدمی کی بجائے کوئی مافوق الفطرت چیز بن گیا ہے لیکن بہرحال اس سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ وہ انتہائی فعال اور ذہین آدمی ہے۔ ساتھ ہی کافرستانی حکومت نے یہ بھی درخواست کی تھی کہ اگر ہم اس طرح مشن مکمل کرلیں کہ سیکرٹ سروس کو اس کا علم بھی نہ ہوسکے تو زیادہ بہتر ہے چنانچہ میں نے اس مشن کا ایک سادہ اور آسان سا لائحہ عمل تیار کیا۔ میں نے پاکیشیا میں ولیسٹرن کارمن سے سفیر آرنلڈ کو بلیک میل کر کے دفاعی معاہدے کی کاپی ڈبل کرنے کا پلان بنایا کیونکہ یہ سب سے آسان طریقہ تھا۔ میں نے جب آرنلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کا ایک ہی نو دس سالہ بیٹا ہے جس کا نام ہنری ہے لیکن وہ ذہنی طور پر پسماندہ ہے۔ اس لئے اسے علاج کی غرض سے وہاں کے ایک خاص ادارے میں رکھا گیا ہے۔ اس ادارے کو گرین ہاؤس کہتے ہیں چنانچہ میں نے بیلی کو اس مشن پر بھیج دیا۔ تم جانتے ہو کہ بیلی بھی خاصا ہوشیار ایجنٹ ہے اور پھر وہ پاکیشیا میں رہا بھی ہے۔ اس لئے وہاں کی زبان، طرز معاشرت کو بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ بہرحال پلاننگ یہ تھی کہ بیلی گرین ہاؤس میں جائے گا۔ وہاں کسی ڈاکٹر کا روپ دھارے گا اور اس بچے ہنری کو اغوا کرے گا۔ ظاہر ہے سفیر کے بچے کے اغوا سے پولیس، انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس بھی حرکت میں آجائے گی اور پاکیشیا کے تمام اعلیٰ حکام بھی پریشان ہو جائیں گے چونکہ سب سے زیادہ خطرہ اس علی عمران سے تھا۔ اس

لئے میں نے بیلی کو علی عمران کا فوٹو دکھا دیا اور اسے ہدایت کر دی کہ کسی طرح وہ بچے کے اغوا کا شبہ اس عمران پر ڈال دے تاکہ پاکیشیا کی مشینری الجھ جائے اور وہ عمران بھی ذہنی طور پر الجھ جائے اور درست طور پر کام نہ کرسکے۔ اس کے بعد بیلی کا کام اس سفیر کو بچے کی بنا پر بلیک میل کر کے اس سے معاہدے کی کاپی حاصل کرنا تھی۔ سفیر کو اپنے بچے سے بے پناہ محبت ہے۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ سفیر اپنے بچے کی خاطر لازماً خاموشی سے معاہدے کی کاپی ہمارے حوالے کر دے گا۔ اس طرح ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا"۔۔۔ باس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پلاننگ تو شاندار ہے باس، پھر کیا ہوا"۔۔۔ جوالس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بیلی اپنے گروپ کے تین چار افراد کے ساتھ پاکیشیا گیا۔ پھر اس کی طرف سے اطلاع ملی کہ اس نے گرین ہاؤس کے انچارج ڈاکٹر رضا کی جگہ کامیابی سے سنبھال لی ہے۔ اس اطلاع پر میں مزید مطمئن ہوگیا کیونکہ اس طرح مشن زیادہ کامیابی سے مکمل کیا جاسکتا تھا"۔۔۔ باس نے کہا اور جوالس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن پھر اطلاع ملی کہ مشن پہلے ہی مرحلے میں ناکام ہوگیا ہے اور بیلی نے سائنائیڈ کیپسول چبا کر خودکشی کرلی ہے"۔۔۔ باس نے کہا تو جوالس بے اختیار اچھل پڑا۔

"بیلی نے خودکشی کرلی۔ مشن ناکام ہوگیا۔ کیا مطلب یہ کیسے ہوا"۔۔۔ جوالس کے لہجے میں باس کی بات پر یقین نہ آنے والی کیفیت تھی۔

"بیلی کے گروپ سے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق بیلی نے اپنے ایک

آدمی کو اپنے چپڑاسی کے میک اپ میں ساتھ رکھا ہوا تھا۔ بیلی نے ڈاکٹر رضا
کے میک اپ میں ہنری کو بیہوش کر کے وہیں گرین ہاؤس میں ہی ڈاکٹر رضا
کی رہائش گاہ کے ایک خفیہ تہہ خانے میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد بیلی نے ڈاکٹر
رضا کے طور پر سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو اس بچے کے اغوا کی خبر دے
دی تاکہ جو کچھ ہلچل ہونی ہے ایک بار ہو جائے۔ اس کے بعد وہ سفیر سے رابطہ
قائم کرے سر سلطان نے سنٹرل انٹیلی جنس کو اطلاع کر دی چنانچہ وہاں اعلیٰ حکام
پہنچ گئے۔ پلاننگ کے مطابق بیلی نے انہیں بتایا کہ دو آدمی آ کر اس بچے کو جبراً
اغوا کر کے لے گئے ہیں۔ ان کی جیب سے فوٹو بھی گرا تھا جو انہوں نے اٹھا لیا
تھا۔ اس طرح اس نے اس عمران کا حلیہ بتا دیا۔ رپورٹ کے مطابق اس علی عمران
کو وہاں فوری طور پر بلوایا گیا لیکن پھر صورت حال یکلخت بدل گئی۔ انٹیلی جنس والوں نے
رہائش گاہ سے بچہ برآمد کر لیا۔ بیلی کا راز شاید کھل گیا تھا اس لئے اس نے ملک
کا نام درمیان میں آنے سے بچانے کیلئے خودکشی کر لی۔ اس کا میک اپ بھی صاف کر دیا گیا
لیکن بہرحال چونکہ کوئی وہاں اسے جانتا نہ تھا اس لئے اسے پہچانا تو نہ جا سکا لیکن
یہ سارا مشن ختم ہو گیا۔“ ——— باس نے کہا۔

” اس کا مطلب ہے کہ اس علی عمران کے وہاں پہنچنے سے ہی صورت حال
بدل گئی۔ ضرور اس نے کوئی خاص کلیو حاصل کر لیا ہو گا۔ بیلی سے یقیناً کوئی ایسی
غلطی ہو گئی ہو گی جس کی وجہ سے صورت حال بدل گئی حالانکہ پلاننگ بالکل صاف
سیدھی اور بے داغ تھی۔“ ——— جوالس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

” ہاں، کچھ نہ کچھ تو وہاں ہوا ہی ہو گا۔ بہرحال اب یہ مشن ہر صورت میں
ہم نے مکمل کرنا ہے اور ہاں یہ بھی بتا دوں کہ مزید تحقیقات کے بعد ہماری یہ
پلاننگ کامیاب بھی ہو جاتی تو ہمیں ناکامی ہی ہوتی۔“ ——— باس نے کہا۔

” کیوں؟“ ——— جوالس نے حیران ہو کر کہا۔

” اس لئے کہ مزید تحقیقات سے یہ پتہ چل گیا ہے کہ معاہدے کی تفصیلات
کے بارے میں اس سفیر کو بھی علم نہیں تھا۔ یہ معاہدہ براہ راست ہو رہا
ہے اور معاہدہ کا ڈرافٹ پاکیشیا کی وزارت خارجہ کی تحویل میں ہے جس
کے سیکرٹری سر سلطان ہیں۔“ ——— باس نے کہا۔

” اوہ اگر ایسی بات ہے تو پھر تو واقعی بیلی کا مشن آخر میں تو بہرحال
ناکام ہو جاتا لیکن باس اب اس میں کیا پریشانی ہے۔ سیدھا سادھا سا
مشن ہے کہ وزارت خارجہ کی تحویل میں معاہدے کا ڈرافٹ ہے۔ اس کی
نقل چاہیے۔ وہاں موجود کوئی بھی ایجنٹ بھاری رشوت کے عوض اس کی
نقل حاصل کر سکتا ہے۔“ ——— جوالس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” تمہارا کیا خیال ہے کہ حکومت کافرستان احمقوں کا ٹولہ ہے۔ کیا وہ
ایسا نہیں سوچ سکتے تھے۔ وہ تو پاکیشیا کا ہمسایہ ملک ہے۔ ان کے ایجنٹ
بہرحال وہاں کافی تعداد میں ہوں گے۔“ ——— باس نے ناخوشگوار
لہجے میں کہا تو جوالس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

” آئی ایم سوری باس۔“ ——— جوالس نے شرمندہ لہجے میں
کہا۔

” مسٹر جوالس، پاکیشیا سے کوئی فائل یا اس کی کاپی نکال لینا انتہائی
جان جوکھوں کا کام ہے۔ وہاں کی سیکرٹ سروس اس قدر فعال اور تیز ہے
کہ پاکیشیا میں اگر مجرم سانس بھی لے تو نہ صرف اسے علم ہو جاتا ہے بلکہ
وہ اس قدر برق رفتاری سے حرکت میں آ جاتی ہے کہ اس قدر برق رفتاری
سے شاید آکٹوپس بھی حرکت نہ کرتا ہو گا اور ہمیں کافرستانی حکومت نے

اس لئے منتخب کیا ہے کہ ہمارا کبھی براہ راست پاکیشیا سے ٹکراؤ نہیں ہوا۔ بس یہی ایک ایسا پوائنٹ ہے جو ہمارے حق میں جاتا ہے اس لئے میں نے بیلی کے لئے انتہائی سادہ، محفوظ اور فول پروف قسم کی پلاننگ کی تھی لیکن تم نے نتیجہ دیکھ لیا۔ حالانکہ ابھی سیکرٹ سروس حرکت میں بھی نہ آئی تھی صرف ایک آدمی جو سیکرٹ سروس کا ممبر بھی نہیں ہے۔ صرف سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے، وہاں پہنچا اور سارا مشن یکلخت ختم ہو گیا"۔۔۔ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس، میں اب آپ کی بات اچھی طرح سمجھ گیا ہوں"۔ جوالس نے کہا۔

"تم میری ایجنسی کے سب سے باصلاحیت ایجنٹ ہو۔ اس لئے اب میں نے بہت سوچ کر یہی فیصلہ کیا ہے کہ یہ مشن تمہیں سونپ دیا جائے اور میں اس کے لئے کوئی پلاننگ بھی نہ کروں گا تم جس طرح چاہو وہاں جا کر پلاننگ کرو، مجھے اس معاہدے کی نقل چاہیے اور بس"۔۔۔ باس نے کہا۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ نقل آپ کو مل جائے گی"۔۔۔ جوالس نے بھی انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یہ لو فائل، اس میں اس معاہدے کے کوڈ کے بارے میں بھی تفصیلات درج ہیں اور اس عمران کے بارے میں بھی"۔۔۔ باس نے دراز کھول کر اس میں سے وہی فائل نکال کر جوالس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو اس نے پہلے میز سے اٹھا کر دراز میں رکھی تھی۔

"او۔ کے باس، اب مجھے اجازت دیں"۔۔۔ جوالس نے فائل اٹھا کر

اسے موڑ کر اپنے کوٹ کے اندر رکھتے ہوئے کہا۔

"وش یو گڈ لک"۔۔۔ باس نے کہا اور جوالس تھینک یو کہہ کر مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

عمران فلیٹ میں بیٹھا ایک ضخیم کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان — جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"۔۔۔ عمران نے کتاب کے ورق سے نظریں اٹھائے بغیر اونچی آواز میں کہا۔ اس کا انداز بڑا منت بھرا تھا۔

"فون کا رسیور اٹھا کر کہہ دیجئے کہ صاحب آرام فرما رہے ہیں"۔۔۔ باورچی خانے کی طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"یہ صاحب بھی نجانے کس سیارے کی مخلوق ہوتی ہے جب بھی دیکھو آرام فرما رہی ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر کتاب کو الٹ کر میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"فلیٹ نمبر دو سو کنگ روڈ"۔۔۔ عمران نے اس بار نام بتانے کی بجائے پتہ بتا دیا۔

"کیا یہ فلیٹ عمران صاحب کا ہے؟" ——— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا۔

"جی نہیں۔ کنگ صاحب کا ہے اور کنگ صاحب باورچی خانے میں آرام فرما رہے ہیں۔" ——— عمران نے بڑے مؤدبانہ سے لہجے میں کہا۔

"کنگ اور باورچی خانے میں؟" ——— دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جی، پچھلے زمانے میں انہیں کک کہا جاتا تھا لیکن جدید دور میں انہیں ان کے اصل نام سے پکارا جاتا ہے۔ کک ہوتے بھی واقعی کنگ ہیں۔ تمام شاہی خصوصیات سمیت اور جب کک صاحب کک ایسوسی ایشن کے کنگ بھی ہوں تو پھر سوائے آرام کرنے کے اور کام ہی کیا رہ جاتا ہے۔ اور جیسے مچھلی پانی سے باہر آرام نہیں کر سکتی اسی طرح کک میرا مطلب ہے کہ جدید دور کے کنگ کو بھی باورچی خانے میں ہی آرام ملتا ہے اور اس کے لئے بھی باورچی خانے کی فضا سازگار ہونی چاہیے۔ مطلب ہے گیلی لکڑیاں دھواں دے رہی ہوں اور دھواں بھی کڑوا کسیلا ہونا چاہیے۔ اس کے لئے اگر نیم کی لکڑیاں ہوں تو زیادہ آرام ملتا ہے اور کنگ صاحب کا انہیں جلانے کے لئے پھونکیں مار مار کر چہرہ میک اپ زدہ ہو چکا ہو۔ دیدوں کا پانی دھوئیں سے بہہ بہہ کر مر چکا ہو، ہلدی، نمک، مرچ کی بو ہر طرف پھیلی ہوئی ہو تب آرام ملتا ہے۔ آج کل کے باورچی خانے بھی بھلا آرام کرنے کے قابل ہیں۔ ٹیک وڈ کے بنے ہوئے خوبصورت ڈبوں سے مزین بغیر دھوئیں کی گیس سے جلتی ہوئی آگ، جدید ترین قسم کے مائیکرو اوون، فریج وغیرہ وغیرہ۔ یہ تو باورچی خانے کی بجائے کسی دکان کا شو روم لگتا ہے۔" ——— عمران کی زبان مسلسل چل رہی تھی۔ وہ نجانے کب سے مطالعے میں مصروف

ہونے کی وجہ سے خاموش تھا اور یہ مسلسل بولنا اس خاموشی کا ردعمل تھا اور اب نجانے کس وقت اس کی زبان رکتی لیکن دوسری طرف سے ریسیور رکھ دیئے جانے کی وجہ سے مجبوراً اسے فل سٹاپ بھی لگانا پڑا اور سانس بھی لینا پڑا ورنہ وہ بغیر سانس لئے بے تکان بولے چلا جا رہا تھا۔

"ارے اتنی جلدی محترمہ بھاگ گئیں۔ ابھی تو میں آرام گاہ کنگ صاحب کا نقشہ کھینچ رہا تھا۔ اس کے بعد میں نے ان کی شاہی خصوصیات بھی گنوانی تھیں۔" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"کیا ضروری ہے کہ آپ اپنی غربت کا باقاعدہ ڈھنڈورا پیٹتے رہیں۔" ——— اس سے پہلے کہ عمران دوبارہ کتاب اٹھاتا دروازے سے سلیمان کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"سوری کنگ صاحب، آپ پرانے زمانے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ ڈھنڈورا پیٹنا قدیم دور میں ہوتا تھا۔ آج کل تو اخبارات میں اشتہار چھپوائے جاتے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر خوبصورت عورتیں گا گا کر خصوصیات بتاتی ہیں بلکہ اب تو ملی نغمے گا کر خریدنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے ملک خریدنے کی ترغیب دی جا رہی ہو۔ رہی غربت تو آج کل غربت کا بھاؤ سب سے اونچا جا رہا ہے۔ بڑے بڑے سیٹھ پرانے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہن کر نئے ماڈل کی لمبی لمبی کاریاں چھوڑ کر صابن دانی سٹائل کی چھوٹی چھوٹی گاڑیوں میں سفر کرتے نظر آ رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ دیکھنے والے انہیں غریب سمجھیں اور تاوان کے لئے اغوا نہ کر لیں بلکہ بعض سیٹھ تو شکل بھی ایسی بنا کر بیٹھتے ہیں کہ بیچاروں کو زکوٰۃ دینے کو جی چاہتا ہے۔" ——— عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی لیکن سلیمان اس دوران واپس جا چکا تھا۔ ظاہر ہے اس کے پاس اب اتنا وقت تو نہ تھا کہ وہ کھڑا عمران

کی تقریر دلپذیر سنتا رہتا جس سے متعلق اسے معلوم تھا کہ شام سے پہلے اس میں کوئی فل سٹاپ نہیں آئے گا. لیکن عمران کو تقریر اس وقت پھر روکنی پڑی جب ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی.

"جی ہاں— کنگ آف کچن آغا سلیمان پاشا یہیں رہائش پذیر ہیں"— عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا.

"مجھے علی عمران صاحب سے ملنا ہے"— دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی جس نے پہلے فون کیا تھا اور شاید عمران کی تقریر سن کر اس نے رسیور رکھ دینے میں ہی عافیت سمجھی تھی.

"ملنا ہے— واہ اسے کہتے ہیں خوبی قسمت ضرور ملئے محترمہ. ملنا جلنا اچھی شہری اور سماجی عادات ہیں مگر ملنا تو چلو ہوا یہ جُلنا کیا ہوتا ہے. میں نے آج تک اس پر غور ہی نہیں کیا. اصل میں یہ جُلنا نہیں بلکہ جَلنا ہوگا. ظاہر ہے دوسرے لوگ ملتا دیکھ کر حسد اور رشک سے جلنے لگ جاتے ہوں گے. مطلب ہوا کہ ملنا تو ہمارا ہوا اور جلنا دوسروں کا"— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا.

"آپ علی عمران صاحب ہیں"— دوسری طرف سے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا.

"ماں باپ نے تو خالی علی عمران نام رکھا تھا. آپ اگر صاحب کا لقب دے رہی ہیں تو یہ آپ کی عین بلکہ عین غین نوازش ہے. کنوارے آدمی کو کسی محترمہ کی طرف سے صاحب کا لقب میرے خیال میں دنیا کا سب سے خوشگوار لقب ہے اور جب اس میں ملنا بھی شامل ہو— واہ"— عمران نے باقاعدہ چٹخارہ لیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے مترنم ہنسی کی آواز سنائی دی.

"میرا نام ٹموتھی ہے"— دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا.

"اوہ پھر تو آپ کو کنگ سے ملنا پڑے گا. ٹماٹر، میتھی ٹائپ کی چیزوں کا تعلق اسی سے ہے"— عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا.

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں. میرا نام ٹموتھی ہے اور میرا تعلق پاکینڈو سے ہے. میں آ رہی ہوں"— دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا. عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا.

"جناب آغا سلیمان پاشا صاحب مبارک ہو، دلی مبارک باد. اب ٹماٹر اور میتھی خود چل کر تمہارے پاس آ رہے ہیں"— عمران نے اونچی آواز میں کہا.

"ٹھیک ہے. ٹماٹر آپ رکھ لیجئے گا کیونکہ آپ کے زرد چہرے کو ٹماٹر کی سرخی کی اشد ضرورت ہے. میتھی میرے پاس بھجوا دیجئے تاکہ میری میٹھی زبان کچھ کڑوی کسیلی ہو جائے"— سلیمان نے فوراً ہی جواب دیا.

"تمہاری زبان اور میٹھی — لاحول ولا قوۃ، یہ غلط فہمی تمہیں کب سے ہو گئی ہے. تمہاری زبان تو پہلے ہی کریلے سے بھی زیادہ کڑوی ہے. روزانہ دس کلو شکر آتی ہے مارکیٹ سے اور ساری کی ساری غائب ہو جاتی ہے. تمہاری زبان پھر بھی میٹھی نہیں ہو پاتی اور میتھی کے پہنچنے کے بعد تو نیم چڑھی بھی ہو جائے گی"— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا.

"چلو پھر آپ ہی بھگتئے ٹماٹر کو بھی اور میتھی کو بھی — مجھے ویسے بھی ڈاکٹروں نے سبزیاں کھانے سے منع کر رکھا ہے. ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میری غذا میں صرف گوشت اور قیمہ ہونا چاہیے. اس لئے آج میں کوفتے بنا رہا ہوں. نرگسی شاہی کوفتے لیکن صرف اپنے لئے

سلیمان نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"جناب نرگسی شاہی کوفتہ خور صاحب ذرا جا کر دروازہ تو کھول دیجئے تاکہ کم از کم تمہیں ٹماٹر، بیتھی کی شکل تو دیکھنے کو مل جائے۔" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دنیا میں کیسے کیسے کنجوس پڑے ہیں۔ ایک دربان بھی نہیں رکھ سکتے۔ ایک ہی آدمی سے سارے کام کروانا چاہتے ہیں اور تنخواہ مانگو تو آدھے آدمی کی بھی نہیں ملتی۔" ——— سلیمان کی بڑبڑاتی ہوئی آواز راہداری میں سنائی دی۔

"آپ عمران صاحب ہیں۔" ——— وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"کاش ہوتا —— لیکن کیا کروں، ماں باپ کو خیال ہی نہیں رہا، سلیمان نام رکھ دیا عمران کی بجائے۔" ——— سلیمان نے حسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ آنے والی خوبصورت ہوگی اس لئے سلیمان صاحب اب پھیل رہے ہیں۔

"سلیمان بھی خوبصورت نام ہے۔" ——— لڑکی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہی سفارش انہیں بھی کر دیں تاکہ وہ نام تبدیل کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔" ——— سلیمان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو، آپ علی عمران ہیں۔" ——— اسی لمحے دروازے پر کھڑی لڑکی نے کہا اور عمران اُٹھ کھڑا ہوا۔ لڑکی واقعی حسن و شباب کا مجموعہ تھی۔

"جی ہاں، میرا نام علی عمران ہے۔" ——— عمران نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے حسن و شباب کی روشنی نے اس کی آنکھوں کو

چندھیا دیا ہو۔

"میں نے فون کیا تھا۔ میرا نام ٹموتھی ہے اور میں پاکینڈو سے آئی ہوں۔" ٹموتھی نے آگے بڑھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مم مم معاف کیجئے۔ دادی اماں حضور کی غضبناک آنکھوں سے ڈر لگتا ہے اس لئے مم مم میں مصافحہ نہیں کر سکتا۔" ——— عمران نے بڑے سہمے ہوئے سے لہجے میں کہا اور لڑکی نے ایک جھٹکے سے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید ناگواری کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"بب بب بیٹھئے، بیٹھئے سلیمان — ارے سلیمان۔" ——— عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں پہلے ٹموتھی کو بیٹھنے کے لئے کہا اور پھر اسی طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں سلیمان کو آوازیں دینے لگا۔

"جی۔ جی کیا بات ہے — خیریت۔" ——— سلیمان نے فوراً دروازے پر آتے ہوئے کہا۔

"سلیمان، فلیٹ کا دروازہ کھول دو بلکہ ایسا کرو دو چار ہمسایوں کو بھی بلا لاؤ، یہ تو بڑا خطرناک مسئلہ ہے۔ مجھے بڑا ڈر لگتا ہے کوڑوں سے۔" ——— عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔" ——— ٹموتھی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران اور سلیمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہیں، آپ میں وہ جرأت رندانہ ہی نہیں ہے کہ نوبت کوڑوں تک پہنچ سکے۔ یہ بات میں بھی جانتا ہوں اور ہمسائے بھی۔" ——— سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"کیا آپ پاگل ہیں یا اپنے آپ کو کسی وجہ سے پاگل ظاہر کر رہے ہیں۔" ـــــ اس ٹموتھی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ شاید معاملہ اب اس کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔

"جی، آپ کو دیکھنے کے بعد کس کا دل عقلمند بننے کو چاہتا ہے۔ یہ تو بس بزرگوں کی دعائیں ہیں کہ میرے ہوش و حواس سلامت رہے ہیں ورنہ آپ کے فلیٹ میں داخل ہونے کے بعد لازماً پولیس کو آجانا چاہیے اور پھر مقدمہ، کوڑے سب کچھ ہو سکتا ہے۔" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آخر یہ آپ بار بار کوڑوں کا ذکر کیوں کر رہے ہیں، کیا مطلب ہے آپ کا۔" ـــــ ٹموتھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"محترمہ آپ پاکینڈو جیسے ملک سے آئی ہیں اس لئے آپ کو علم ہی نہیں کہ یہاں آپ جیسی خوبصورت لڑکی کے فلیٹ میں داخل ہونے سے جہاں ایک کنوارہ مرد اور اس کا کنوارہ باورچی رہتا ہو اور فلیٹ کا دروازہ بھی بند کر دیا گیا ہو تو یہاں کی پولیس کیا نتیجہ نکالتی ہے اور اس نتیجے کے بعد خوفناک کوڑے ہی سکتے ہیں۔" ـــــ عمران نے کہا اور اس بار لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ آپ بے فکر رہیں ایسا نہیں ہوگا میں خود پولیس کو بتاؤں گی کہ آپ انتہائی شریف آدمی ہیں۔" ـــــ ٹموتھی نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"مم۔ مم مگر پھر مجھے باقی ساری عمر کنوارہ ہی رہنا پڑے گا۔" ـــــ عمران نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کنوارہ رہنا پڑے گا ـــ کیوں۔" ـــــ ٹموتھی ایک بار پھر حیرت سے چونک پڑی۔

"ظاہر ہے آپ جیسی خوبصورت لڑکی جب کسی نوجوان کو شرافت کا سرٹیفکیٹ دے دے تو پھر اس بیچارے نوجوان کو باقی ساری عمر تو کنوارہ ہی رہنا پڑے گا۔" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹموتھی ایک بار پھر انتہائی مترنم انداز میں ہنس پڑی۔

"بہت خوب، آپ واقعی انتہائی دلچسپ گفتگو کرتے ہیں۔ بہرحال میرا تعلق پاکینڈو سیکرٹ سروس سے ہے۔" ـــــ ٹموتھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یعنی ابھی آپ سیکرٹ ہیں، اس لباس میں بھی۔" ـــــ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"لباس کا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ـــ کیا یہاں سیکرٹ سروس کی کوئی مخصوص یونیفارم ہوتی ہے۔" ـــــ ٹموتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ـــ اچھا چھوڑیئے۔ میں نے تسلیم کر لیا کہ آپ ٹموتھی ہیں اور آپ پاکینڈو سے آئی ہیں اور آپ کا تعلق پاکینڈو کی سیکرٹ سروس سے ہے ـ پھر......" ـــــ اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹموتھی اس کے چہرے اور انداز کو اس تیزی سے بدلتے دیکھ کر حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ چند لمحے پہلے احمقانہ سی باتیں کرنے والا معصوم سے چہرے والا عمران ہی اس قدر سنجیدہ ہو گیا ہے یا یہ کوئی

بھوت ہے۔

اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ ٹرالی پر چائے کے ساتھ ساتھ مختلف ورائٹی کے بسکٹ اور سینڈوچ بھی موجود تھے۔

"اوہ شکریہ، مجھے واقعی چائے کی طلب ہو رہی تھی"۔۔۔۔ ٹموتھی نے اپنے آپ پر کنٹرول کرتے ہوئے مسکرا کر کہا اور عمران نے صرف سر ہلا دیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔ سلیمان نے چائے کے دو کپ بنائے اور ایک ٹموتھی کے سامنے اور دوسرا عمران کے سامنے رکھ دیا۔ پھر ٹرالی سے اس نے پلیٹیں اٹھا کر میز پر رکھیں اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"لیجئے"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ، ویسے مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ آپ اس طرح سنجیدہ بھی ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ ٹموتھی نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اماں بی نے نامحرموں کے سامنے ہنسنے سے منع کر رکھا ہے۔ بس اچانک اماں بی کی گھرکی کا خیال آ گیا اس لئے مجبوراً سنجیدہ ہونا پڑا ہے ورنہ ابھی اماں بی یہاں پہنچ جاتیں اور پھر مسئلہ کوڑوں سے بھی زیادہ عبرتناک ہو جاتا"۔۔۔۔ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ بار بار دادی اماں، اماں بی کے حوالے کیوں دے رہے ہیں"۔۔۔۔ ٹموتھی نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی کنوارہ جو ہوں اس لئے بیگم کا حوالہ نہیں دے سکتا۔ ویسے اگر بیگم ہوتیں تو حوالہ دینے تک نوبت بھی نہ آتی۔ یہ تو دادی اماں اور اماں بی ہیں جو اتنی مہلت تو پھر بھی دے دیتی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور ٹموتھی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مسٹر علی عمران اب میں اپنی آمد کا مقصد بھی بتا دوں، یہ دیکھئے خط"۔۔۔ ٹموتھی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور پرس کھول کر اس نے ایک لفافہ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ لفافے پر عمران کا نام اور فلیٹ کا پتہ ٹائپ کیا گیا تھا۔ لفافہ بند تھا، عمران نے لفافہ ایک سائیڈ سے کھولا تو اس کے اندر ایک کاغذ تھا جس پر مضمون ٹائپ تھا۔ کاغذ بالکل سادہ تھا اس پر کسی قسم کا کوئی مونوگرام نہ تھا۔ عمران خط پڑھنے لگا۔

"مسٹر علی عمران، مس ٹموتھی آپ سے ملاقات کریں گی۔ پاکینڈو اور پاکیشیا کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور مس ٹموتھی پاکینڈو کی سیکرٹ سروس کی اہم رکن ہیں اور ایک ایسے مشن پر پاکیشیا پہنچ رہی ہیں جس کے مکمل ہونے میں پاکیشیا کا ہی فائدہ ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ ان سے بھرپور تعاون کریں گے اور اس کے نیچے کارلس گارگیو کا نام اور دستخط تھے۔

"یہ محترم کارلس گارگیو صاحب کون ہیں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ ہمارے باس ہیں اور آپ کے انتہائی مداح ہیں۔ یہ پہلے ایکریمیا میں تھے اس وقت ہماری سروس کے باس شوننگ تھے لیکن ایک حادثے میں ان کی وفات کے بعد حکومت نے انہیں ایکریمیا سے بلوا کر چیف بنا دیا ہے۔ میں نے ان سے آپ کا تفصیلی تعارف پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ موجودہ وقت کے سب سے ہوشیار ایجنٹ ہیں۔ آپ کے کارناموں کی دھوم پوری دنیا میں ہے"۔۔۔۔ ٹموتھی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اس قدر حسن ظن ہے انہیں۔ بہرحال جب آپ واپس جائیں

تو میری طرف سے ان کا شکریہ ادا کر دیں"۔ ـــــ عمران نے خط
واپس لفافے میں ڈال کر اسے میز پر رکھتے ہوئے لاپرواہ سے لہجے میں
کہا اور ٹموتھی کا چہرہ بجھ سا گیا۔

"کیا ـــ کیا مطلب۔ کیا آپ میری امداد نہ کریں گے"۔ ـــــ ٹموتھی
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دراصل میں اتنا زیادہ امیر آدمی نہیں ہوں جتنا شاید آپ کے باس
کارلس گارگیو صاحب نے مجھے سمجھ رکھا ہے اس لئے میں زیادہ سے
زیادہ دعائیں ہی دے سکتا ہوں اور مال دال مسئلہ تو ہمیشہ میرے لئے
بھی لاینحل رہا ہے"۔ ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹموتھی
کا چہرہ آگ کی طرح بھڑک اٹھا۔

"شٹ اپ، آپ نے مجھے بھکارن سمجھ لیا ہے"۔ ـــــ ٹموتھی
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے آپ نہیں ہیں، مگر یہ خط ۔۔۔۔"۔ ـــــ عمران نے الٹا
حیران ہو کر کہا۔

"کیا مطلب ـــ اس خط میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ آپ مجھے بھیک دیں"۔
ٹموتھی غصے کی شدت سے بُری طرح کانپ رہی تھی۔

"تت، تت تعاون لکھا ہوا ہے"۔ ـــــ عمران نے ہاتھ سے سر
کھجاتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بڑا شرمندہ سا ہو رہا ہو۔

"تو تعاون کا مطلب بھیک دینا ہوتا ہے۔ مجھے آپ سے ایسی گھٹیا
بات کی امید نہ تھی"۔ ـــــ ٹموتھی واقعی انتہائی غصے میں تھی۔

"اوہ، اوہ آئی ایم سوری مس ٹماٹر میتھی صاحبہ، بس اصل فساد اس

مالی تعاون کا تھا۔ اس کے علاوہ تو آپ جو تعاون کہیں میں سرتاپا حاضر
ہوں۔ اصل میں یہاں پاکیشیا میں بھیک مانگنے کا ایک جدید انداز متعارف ہوا
ہے کہ خوبصورت عورتیں اسی طرح کسی سے خط لکھوا لیتی ہیں کہ یہ پردیسی ہیں
پردیس میں ان کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ اس لئے مجھے شرمندگی ہو
رہی تھی کہ اس پردیسی کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے میرے پاس کبھی کچھ
ہوتا ہی نہیں"۔ ـــــ عمران نے بڑے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ تو یہ بات ـــ آئی۔ ایم سوری۔ ایسی صورت میں تو ظاہر ہے آپ
کو غلط فہمی ہونی چاہیے لیکن آپ نے سیکرٹ سروس کے الفاظ تو پڑھے
ہوں گے"۔ ـــــ ٹموتھی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں، یہاں پاکیشیا میں بیگم کے علاوہ باقی تمام عورتوں کا تعلق مردوں
کے لئے سیکرٹ سروس سے ہی ہوتا ہے۔ مم۔ مم میرا خیال ہے آپ سمجھ
گئی ہوں گی"۔ ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو ٹموتھی
بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ، اوہ آپ واقعی دلچسپ مذاق کرتے ہیں۔ بہرحال اب آپ فرمائیں
کہ کیا آپ مجھ سے تعاون کرنا چاہتے ہیں یا نہیں"۔ ـــــ ٹموتھی نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"دل و جان سے محترمہ ٹموتھی۔ تعاون کے درمیان جو رکاوٹ تھی وہ تو
ختم ہو گئی، اب کیوں نہ کروں گا تعاون"۔ ـــــ عمران اب ایسے لہجے
میں بول رہا تھا جیسے ٹموتھی پر دل و جان سے فدا ہو رہا ہو۔

"شکریہ، اب میں آپ کو بتاتی ہوں اصل بات یوں ہے کہ ہمارے
ملک پاکینڈو کے ایک سائنسدان نے ایک جدید قسم کی گن تیار کرنے کا

فارمولا تیار کیا۔ اس فارمولے پر جب ریسرچ کی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ ایک انتہائی کامیاب دفاعی ہتھیار ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کا کوڈ نام سپر گن تھا چنانچہ اس پر کام شروع کر دیا گیا لیکن پھر اچانک وہ سائنسدان جس نے یہ فارمولا ایجاد کیا تھا وہ پاکینڈو سے غائب ہو گیا۔ اصل فارمولا بھی اسی کے پاس تھا چنانچہ اس کی تلاش کا کام سیکرٹ سروس کے ذمے ڈال دیا گیا۔ سیکرٹ سروس نے انکوائری کی تو اطلاع ملی کہ یہ سائنسدان جس کا نام ڈاکٹر راجر ہے پاکینڈو سے فرار ہو کر پاکیشیا پہنچ چکا ہے اور اس نے یہاں کافرستان کے ایجنٹوں سے رابطہ قائم کیا۔ کافرستان کے چونکہ پاکینڈو سے انتہائی قریبی دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے شاید اس سائنسدان کو کافرستان کی بجائے پاکیشیا میں ہی رکھا گیا ہے اور کافرستان والے اس فارمولے کے تحت جس لیبارٹری میں یہ گن تیار کر رہے ہیں وہ بھی خفیہ طور پر پاکیشیا اور کافرستان کی سرحد پر ہے چنانچہ حکومت۔ پاکینڈو نے اس پر حکومت کافرستان سے رابطہ قائم کیا لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ حکومت پاکیشیا بھی اس سے بے خبر نکلی چنانچہ اب سیکرٹ سروس نے یہ طے کیا ہے کہ اس لیبارٹری کو ٹریس کیا جائے اور وہاں سے اس فارمولے کو حاصل کر کے اس سائنسدان کا خاتمہ کر دیا جائے چونکہ اس کے لئے پاکیشیا کا تعاون انتہائی ضروری تھا اس لئے باس نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو کہہ کر اس معاملے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں"۔۔۔۔ ٹموتھی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"باس نے تو یہی بتایا تھا کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اب چونکہ آپ تعاون پر آمادہ ہو چکے ہیں اس لئے یہ لیجئے دوسرا لفافہ اس میں باقاعدہ سرکاری طور پر درخواست بھی کی گئی ہے اور مشن کی تفصیل بھی موجود ہے۔ باس نے کہا تھا کہ جب تک آپ تعاون پر آمادہ نہ ہو جائیں آپ کو یہ لفافہ نہ دیا جائے"۔۔۔۔ ٹموتھی نے کہا اور پرس سے ایک اور بھاری سا لفافہ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اس لفافے پر باقاعدہ پاکینڈو سیکرٹ سروس کا مخصوص مونوگرام بھی چھپا ہوا تھا اور یہ تھا بھی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نام۔ عمران نے خاموشی سے لفافہ کھولا تو اس میں تین کاغذات تھے۔ تینوں حکومت پاکینڈو کے سرکاری مونوگرام والے کاغذ تھے۔ ان میں ایک پر تو چیف سے تعاون کی باقاعدہ سرکاری درخواست تھی چنانچہ باقی دو پر وہی کہانی لکھی ہوئی تھی جو ٹموتھی نے بتائی تھی۔ ساتھ ہی سرکاری طور پر یہ آفر بھی کی گئی تھی کہ اس تعاون کے بدلے میں حکومت پاکینڈو اس سپر گن سے پاکیشیا کو بھی مفاد اٹھانے کی اجازت دے دے گی۔ عمران کافی دیر تک غور سے کاغذات کو پڑھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کاغذات دوبارہ لفافے میں ڈال دیئے۔

"آپ کہاں ٹھہری ہوئی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہوٹل شیرٹن، روم نمبر چوالیس چوتھی منزل، جولین کے نام سے کمرہ بک ہے۔ میرا پورا نام ٹموتھی جولین ہی ہے"۔۔۔۔ ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مس ٹموتھی، آپ کے یہ کاغذات سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچا دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ ان کی مرضی پر منحصر ہے۔ بہرحال آپ کو اور آپ کے باس کو اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔" ــــــ عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ باس نے کہا تھا کہ آپ ضرور سفارش کریں اور دوسری بات یہ کہ یہاں میں اکیلی بھی ہوں اور پہلی بار آئی ہوں اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے کمپنی دیں گے۔ آپ کو میری کمپنی سے کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ہو گی۔" ــــــ ٹموتھی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"واقعی۔" ــــــ عمران نے چونک کر اور بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ آئیں تو سہی۔" ــــــ ٹموتھی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ عمران اخلاقاً اسے سڑک تک چھوڑنے آیا اور جب ٹموتھی ٹیکسی میں بیٹھ گئی تو عمران واپس اپنے فلیٹ میں آ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ۔" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔" ــــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" ــــــ جولیا کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہوٹل ہیشرٹن، کمرہ نمبر چوالیس چوتھی منزل پر پاکینڈو کی ایک عورت جولین رہ رہی ہے۔ وہ اپنے آپ کو پاکینڈو سیکرٹ سروس کی رکن بتاتی ہے

تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر اس کی نگرانی کرو، اس کا فون بھی ٹیپ ہونا چاہیے اور اس کے کمرے میں طاقتور ڈکٹا فون بھی لگنا چاہیے تاکہ اگر کوئی ٹرانسمیٹر کال ہو تو اسے بھی کیچ کیا جا سکے۔ اس سے ملنے والوں کی بھی نگرانی کرنی ہے، تم لوگوں نے ــــــ لیکن یہ کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیے اور سنو اگر عمران اس عورت سے ملے یا اس کے ساتھ دیکھا جائے تو عمران کی بھی نگرانی ہونی ہے۔" ــــــ عمران نے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس، لیکن عمران کا اس سے کیا تعلق ہے۔" ــــــ جولیا نے جھجکتے جھجکتے انداز میں پوچھا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس نے کسی خاص مقصد کے لئے عمران سے رابطہ کیا ہے اور مجھے اس کی اطلاع مل گئی ہے۔ اس لئے میں وہ خاص مقصد جاننا چاہتا ہوں عمران سے پوچھے بغیر، سمجھ گئی ہو تم۔" ــــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" ــــــ دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے دونوں لفافے اٹھا کر اس نے جیب میں رکھے اور عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں فلیٹ کی نگرانی نہ کی جا رہی ہو تاکہ اس کا تعاقب کر کے سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر چیک کیا جائے۔ اس لئے اس نے عقبی دروازے کا رخ کیا تھا تاکہ دانش منزل جا کر وہ اطمینان سے پاکینڈو سیکرٹ سروس کے باس سے رابطہ قائم کر کے اس سے اس ساری بات کی تصدیق کر سکے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو آرام کرسی پر نیم دراز جوالس چونک کر سیدھا ہو گیا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

"آؤ جیک تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ کوئی خوشخبری لے آئے ہو۔" ــــــ جوالس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس، ایک نہیں دو خوشخبریاں۔" ــــــ جیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوالس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں، اب تفصیل بتاؤ۔" ــــــ جوالس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس، آپ کی تیار کردہ پلاننگ انتہائی کامیاب رہی ہے۔" ــــــ جیک نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ جیک، یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔" جوالس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس، ٹموتھی نے بڑے شاندار انداز میں اپنا کردار سرانجام دیا ہے۔ اس کے جسم میں موجود مخصوص آلے کی وجہ سے ہم مسلسل اسے چیک کرتے رہے ہیں۔ ٹموتھی نے اس عمران کو قائل کر لیا ہے کہ وہ واقعی ایک سنجیدہ مشن پر ہے اور اس عمران نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کاغذات سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچا دے گا اور فیصلہ ٹموتھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو معلوم ہو جائے گا۔ اس کے بعد باس ٹموتھی واپس اپنے ہوٹل میں آ گئی۔ ٹموتھی اپنا کردار درست طور پر ادا کر رہی ہے۔ اس لئے انہیں کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکا۔ اب زیادہ سے زیادہ یہ لوگ چیف باس سے بات کریں گے تو چیف باس کو آپ پہلے ہی اپنی پلاننگ سے آگاہ کر چکے ہیں اس لئے وہ خود ہی انہیں مطمئن کر دیں گے۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مفرور سائنسدان اور اس فارمولے کو تلاش کرنے میں مصروف ہو جائے گی۔" ــــــ جیک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ــــ مجھے یقین تھا کہ ٹموتھی اپنا کردار بخوبی سنبھال لے گی۔ وہ ان معاملات میں بے حد ماہر ہے اور چیف باس بھی انہیں پوری طرح مطمئن کر دے گا۔ تم نے بہرحال ٹموتھی سے کسی قسم کا بھی کوئی لنک نہیں رکھنا۔" جوالس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس باس، ہم اس سلسلے میں پہلے سے ہی محتاط ہیں۔" ــــــ جیک نے جواب دیا۔

"اب دوسری خوشخبری کیا ہے وہ بھی بتا دو۔" ــــــ جوالس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس ہم نے یہ ٹریس کر لیا ہے کہ معاہدے کی اصل کاپی وزارت خارجہ کے ریکارڈ روم میں ہے لیکن ریکارڈ روم میں حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ وہاں کوئی غیر متعلق آدمی کسی صورت میں بھی داخل نہیں ہو سکتا ریکارڈ روم تک صرف دو افراد کی اپروچ ہے۔ ایک ریکارڈ کیپر ساجد کی اور دوسرے سیکرٹری سر سلطان کی اور مزید یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ ریکارڈ روم کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصے کو سپیشل ریکارڈ روم کا نام دیا گیا ہے اور دوسرا صرف ریکارڈ روم کہلاتا ہے۔ معاہدہ چونکہ ابھی مکمل نہیں ہوا اس لئے معاہدہ یہاں کے قانون کے مطابق سپیشل ریکارڈ روم میں ہے اور سپیشل ریکارڈ روم میں صرف اور صرف سیکرٹری سر سلطان ہی جا سکتے ہیں اور دوسرا کوئی آدمی نہیں جا سکتا"۔ —— جیک نے کہا تو جوالس کے چہرے پر فکر مندی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"یہ بات تو ہمارے خلاف جاتی ہے۔ پھر تم اسے کیسے خوشخبری کہہ رہے ہو"۔ —— جوالس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس، جب آپ پوری بات سن لیں گے تو آپ بھی اسے خوشخبری ہی کہیں گے۔ ہم نے ویسٹرن کارمن کے پاکیشیا میں سفیر جناب آرنلڈ کو چیک کیا ہے۔ ان کا قد و قامت بالکل آپ جیسا ہے اور اس کے چہرے کے خدوخال ایسے ہیں کہ آپ اس کا میک اپ کر کے خود سفیر بن سکتے ہیں"۔ جیک نے کہا۔

"اوہ میں تمہاری بات کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں سفیر آرنلڈ کی جگہ لے لوں اور پھر بطور سفیر ویسٹرن کارمن کے سر سلطان کو کسی طرح مجبور کر دوں کہ وہ معاہدے کی فائل کو سپیشل ریکارڈ روم سے باہر لے آئیں اور میں اس کی کاپی بنا لوں۔ یہی مطلب ہے ناں تمہارا"۔ —— جوالس نے کہا۔

"یس باس، اس طرح ہم انتہائی آسانی سے اس معاہدے کی نقل حاصل کر سکتے ہیں"۔ —— جیک نے کہا۔

"نہیں — تمہاری یہ پلاننگ غلط ہے"۔ —— جوالس نے کہا تو جیک بے اختیار چونک پڑا۔

"غلط ہے — وہ کیسے باس"۔ —— جیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سنو، پہلے بھی سفیر کے لڑکے کے چکر میں بیلی ناکام ہوا ہے۔ ظاہر ہے سیکرٹ سروس نے بیلی کے متعلق چھان بین کرائی ہو گی۔ ہمیں اس کا تو اتنا فکر اس لئے نہیں ہے کہ بیلی کا تعلق کسی طرح بھی پاکیشیا سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ چھان بین کے نتیجے میں اگر انہیں کچھ معلوم بھی ہوا ہو گا تو صرف اتنا کہ بیلی کا تعلق ایکریمیا کی مجرم تنظیم وائٹ فلاور سے ہے لیکن بہرحال اس سلسلے میں سفیر آرنلڈ تک بات پہنچتی ہے اس لئے ہو سکتا ہے وہ سفیر آرنلڈ کی بھی نگرانی کر رہے ہوں یا ان کے متعلق بھی انہوں نے خفیہ چھان بین کی ہو"۔ —— جوالس نے کہا۔

"اوہ نہیں باس، اصل چھان بین بیلی کی ہوئی ہو گی۔ سفیر کی چھان بین یا نگرانی سے انہیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ سفیر کا تو لڑکا اغوا کیا جا رہا تھا، اسے بذات خود کیسے ملوث کیا جا سکتا ہے"۔ —— جیک نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ ان کا خیال ہو کہ اگر بیلی ناکام ہو گیا ہے تو کوئی اور آدمی دوبارہ کوشش کر سکتا ہے۔ اس لئے وہ خفیہ طور پر سفیر اور اس

کے لڑکے کی نگرانی کر رہے ہوں۔“ ——— جوالئس نے کہا۔

” اوہ یس باس، اس بات میں واقعی وزن ہے۔“ ——— جیک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

” اب دوسری بات سنو، اگر ہم مشن مکمل بھی کر لیں تو بہر حال اتنا تو بعد میں انہیں پتہ چل ہی جائے گا کہ سفیر صاحب کی جگہ کس نے لی ہے۔ اس طرح انہیں یہ علم ہو جائے گا کہ اصل مشن اس معاہدے کا حصول ہے اس لئے ہو سکتا ہے فوری طور پر وہ معاہدے میں کوئی ایسی بنیادی تبدیلی کر دیں جس سے ہمارا سارا مشن ہی بعد میں بیکار چلا جائے گا۔“ ——— جوالئس نے کہا۔

” اوہ باس، آپ نے واقعی انتہائی گہری بات کی ہے۔ میرے ذہن میں تو سرے سے یہ پہلو ہی نہ تھا۔“ ——— جیک نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا تو جوالئس بے اختیار ہنس پڑا۔

” ناامید ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری ان باتوں سے ابھی ابھی میرے ذہن میں ایک نیا خیال آیا ہے۔ اس سپیشل ریکارڈ روم میں کئے گئے حفاظتی انتظامات یقیناً کسی محکمے نے ہی کئے ہوں گے۔ سر سلطان خود تو یہ آلات وہاں نصب کرنے سے رہے۔ اگر اس محکمے کا علم ہو جائے تو اس سے دو باتیں سامنے آ سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان حفاظتی انتظامات کی مکمل تفصیل مہیا ہو سکتی ہے۔ اگر یہ تفصیل مہیا ہو جائے تو ہم آسانی سے اس کا توڑ کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس محکمے کے کسی اعلیٰ افسر کا روپ دھار کر ہم ان حفاظتی انتظامات کی چیکنگ کے بہانے اس سپیشل ریکارڈ روم میں داخل ہو سکتے ہیں۔“ ——— جوالئس نے کہا۔

” اوہ یس باس، یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ لیکن کیا سر سلطان سے یہ معلومات حاصل نہیں کی جا سکتیں۔ میرا مطلب ہے کہ براہ راست۔“ ——— جیک نے کہا۔

” نہیں، اس طرح سر سلطان اور سیکرٹ سروس واعلیٰ حکام چوکنا ہو جائیں گے۔ میں ایسی ترکیب چاہتا ہوں کہ سر سلطان سمیت کسی کو بھی یہ علم نہ ہو سکے کہ سپیشل ریکارڈ روم سے کچھ حاصل بھی کیا گیا ہے یا نہیں۔“ جوالئس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” میرا خیال ہے اگر جنرل ریکارڈ روم کے ریکارڈ کیپر سے بات کی جائے تو وہاں سے اس محکمے یا دوسری معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔“ ——— جیک نے کہا۔

” لیکن بات دوبارہ وہیں آ جائے گی کہ وہ ریکارڈ کیپر اطلاع دے دے گا۔“ ——— جوالئس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” باس اس ریکارڈ کیپر ساجد کے متعلق میں نے مکمل تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ وہ خود تو انتہائی اصول پسند اور انتہائی دیانتدار آدمی ہے۔ کسی طرح بھی رشوت نہیں لے گا اور مر جائے گا لیکن کوئی معلومات کسی صورت بھی مہیا نہ کرے گا لیکن اس کی بیوی ہمارے مطلب کی عورت ہے۔ ساجد ادھیڑ عمر آدمی ہے لیکن اس کی بیوی نوجوان عورت ہے۔ ساجد کی پہلی بیوی فوت ہو گئی تھی اس لئے اس نے اس عورت سے دوسری شادی کی ہے۔ یہ عورت انتہائی جذباتی اور لالچی ہے۔ اگر اسے لالچ دیا جائے تو یہ قابو میں آ سکتی ہے۔ اس طرح ساجد کے علم میں لائے بغیر بھی اس سے ضروری معلومات خریدی جا سکتی ہیں۔“ ——— جیک نے کہا۔

"یہ بیگم ساجد پڑھی لکھی ہے؟" ـــــ جوالس نے کہا۔

"یس باس۔ نہ صرف پڑھی لکھی ہے بلکہ انتہائی فیشن ایبل عورت ہے۔ ساجد کی نہ پہلی بیوی سے کوئی اولاد ہے اور نہ اس دوسری بیوی سے اور یہ عورت کلبوں میں گھومنے اور فنکشنز اٹنڈ کرنے کی بے حد شوقین ہے اور باس اس کے تعلقات بھی کلب کے نوجوان ارکان سے خاصے مشکوک ہیں۔" ـــــ جیک نے کہا۔

"ویری گڈ، پھر اس پر محنت کی جا سکتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس عورت کے خلاف کوئی ایسا بلیک میلنگ سٹف تیار کراؤ کہ جس کا افشا اس عورت کو خودکشی پر مجبور کر دے۔ اس کے بعد اس عورت کو بلیک میلنگ سے ڈرا دھمکا کر اور مزید دولت کا لالچ دے کر آلہ کار بنایا جا سکتا ہے۔" جوالس نے کہا۔

"یس باس، یہ کام آسانی سے ہو جائے گا۔" ـــــ جیک نے کہا۔

"او۔ کے، جیسے ہی یہ کام مکمل ہو جائے مجھے رپورٹ دینا۔ اس کے بعد ہم عملی طور پر اپنے کام کا آغاز کر دیں گے لیکن دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ کام انتہائی محفوظ طریقے سے ہونا چاہیے اور دوسرا یہ کہ جلد از جلد کیا جائے کیونکہ ٹموتھی کی کسی بھی وقت معمولی سی غلطی سے صورت حال یکسر تبدیل ہو سکتی ہے۔" ـــــ جوالس نے کہا۔

"یس باس آپ فکر نہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ دو روز میں بیگم ساجد والا کام ہو جائے گا۔" ـــــ جیک نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور جوالس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیک نے سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو حسب دستور احتراماً کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی مخصوص کرسی کھسکا کر اس پر بیٹھ گیا۔ بلیک زیرو بھی مسکراتا ہوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ لو یہ محبت بھرا خط پڑھو۔" ـــــ عمران نے جیب سے ٹموتھی کا دیا ہوا پہلا لفافہ نکال کر بلیک زیرو کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا۔

"محبت بھرا خط ـ کیا مطلب؟" ـــــ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"جیسے ہوا بھرا غبارہ ہوتا ہے لیکن صرف غبارہ نظر آتا ہے، ہوا نظر نہیں آتی۔ اسی طرح یہ خط تو نظر آئے گا لیکن اس کے اندر بھری ہوئی محبت تمہیں نظر نہ آئے گی، بہرحال پڑھ لو۔" ـــــ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"یہ آپ کے نام ہے تو سیدھی طرح کہیئے کہ لو لیٹر ہے۔" —— بلیک زیرو نے لفافہ پر لکھے ہوئے عمران کے نام پر نظریں دوڑاتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"کاش یہ لو لیٹر ہوتا۔ لیکن مس ٹموتھی جولین خاصی غصہ ور خاتون ہیں اور جسے غصہ آجاتا ہو اس کے دل میں محبت نام کی کوئی چیز جگہ نہیں پا سکتی کیونکہ محبت تو انتہائی لطیف جذبے کا نام ہے۔" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مس ٹموتھی جولین —— اوہ تو یہ بات ہے۔" —— بلیک زیرو نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اب وہ اصل بات کی تہہ تک پہنچ گیا ہو۔

"کیا مطلب —— یہ ٹموتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہے۔ مگر یہ کیسا خط ہے۔ کس قسم کا تعاون مانگ رہے ہیں یہ۔" —— بلیک زیرو نے خط پڑھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب یقین آیا کہ محبت بھرا خط ہے، لو لیٹر نہیں ہے۔" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"محبت بھرا —— وہ کیسے۔ اس میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" —— بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"یار تم میں دانش کچھ ضرورت سے زیادہ ہی گھس گئی ہے اور یہ بھی ایک المیہ ہے کہ جس میں دانش زیادہ گھس جائے وہ لطیف جذبات سے ہی بے بہرہ ہو جاتا ہے۔ بھئی ایک محترمہ تعاون طلب کر رہی ہے اور کسی

نوجوان، خوبصورت اور دلکش محترمہ کا، کسی مجھ جیسے ازلی کنوارے سے تعاون مانگنا کس قدر لطیف بات ہے۔" —— عمران نے لہجے کو رومانٹک بناتے ہوئے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر یہ خط میں آپ کی اماں بی کو نہ بھجوا دوں، آپ کے جذبات سمیت۔" —— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے ارے یہ غضب نہ کرنا ورنہ وہ مس ٹموتھی واقعی ٹماٹر میتھی میں تبدیل ہو جائے گی اور اماں بی اپنی جوتیوں سے میری کھوپڑی توڑ کر ہانڈی بنا کر اس میں ٹماٹر میتھی پکانا شروع کر دیں گی۔" —— عمران نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اصل بات بتا دیجئے۔" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"اصل بات —— آہ یہی اصل بات تو اس سارے ڈرامے کا ڈراپ سین ہے۔ اصل بات سامنے آجائے تو پردہ گر جاتا ہے اور پیچھے تالیاں ہی رہ جاتی ہیں۔" —— عمران نے مایوسی بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے اصل بات کسی بڑی ٹریجڈی پر منحصر ہے۔" —— بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"اس سے بڑی ٹریجڈی کیا ہو سکتی ہے کہ اصل بات غبارے میں چھید کرنے کے مترادف ہے جس کے بعد ہوا نکل جاتی ہے اور بیچارہ محبت بھرا غبارہ پھیپھڑے کی طرح لٹک کر بد وضع ہو جاتا ہے اس طرح جب اصل بات سامنے آئے گی تو اس محبت بھرے خط میں سے محبت نکل جائے گی

اور پیچھے سیکرٹ سروس کا ایک ڈرونا، خوفناک بلکہ خطرناک کیس رہ جائے گا۔ بھئی وہی بھاگ دوڑ، وہی گنوں کے دھماکے اور مجرم کی گرفتاری اور ٹائیں ٹائیں فش۔" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے دوسرا لفافہ نکال کر بلیک زیرو کے سامنے پھینک دیا۔

" لو اب اصل بات پڑھ لو تاکہ اس دوران میں محبت کی فاتحہ خوانی کر کرلوں بلکہ جہلم، برسی ——— سب کچھ اکٹھے ہی کر لوں۔" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو عمران کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے دوسرے لفافے میں سے کاغذ نکالے اور انہیں پڑھنا شروع کر دیا۔ عمران بیمار بکرے کی طرح منہ لٹکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا جیسے واقعی کوئی بہت بڑی بازی ہار کر آیا بیٹھا ہو۔

" پاکینڈو سیکرٹ سروس ——— مگر آج سے پہلے تو اس ملک اور اس کی سیکرٹ سروس سے ہمارا کبھی رابطہ ہی نہیں رہا۔" ——— بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

" رابطے کرنے سے ہوتے ہیں۔ وہ خاص فائل اٹھا لاؤ جس میں ہر ملک کی سیکرٹ سروس کے متعلق ضروری معلومات موجود ہیں۔" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی فائل تھی۔ اس نے فائل عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران نے فائل اٹھا کر اسے کھولا اور پھر صفحے پلٹنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں۔

" ہونہہ، یہاں تک تو مس ٹموتھی کی بات درست ہے کہ پاکینڈو سیکرٹ سروس کا چیف شوننگ صاحب تھے کیونکہ فائل میں ان کا نام درج ہے۔ اب یہ کارلس گارگیو صاحب ہو گئے ہیں۔ بہرحال ان کا خاص فون نمبر موجود ہے۔" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر فائل رکھ کر اس نے ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر اس نے پہلے انکوائری کے نمبر ڈائل کئے۔ آپریٹر سے اس نے پاکینڈو کا خصوصی رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ایک نظر میز پر کھلی رکھی فائل کو دیکھا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر۔" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا، جیسے نسوانی آواز اس کی توقع کے برعکس سنائی دی ہو۔

" چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس۔" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا لیکن کوڈ نام ایکسٹو اس نے نہ لیا تھا۔

" یس سر، حکم سر۔" ——— دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" چیف سے بات کرائیں۔" ——— عمران نے اسی لہجے لیکن انتہائی باوقار انداز میں کہا۔

" یس سر۔" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ہیلو چیف آف پاکینڈو سیکرٹ سروس کارلس گارگیو بول رہا ہوں۔" بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا۔

"چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس، کیا آپ کا فون محفوظ ہے۔" ——
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس، مکمل طور پر محفوظ ہے۔ فرمایئے کیسے یاد کیا ہے آپ نے۔"
دوسری طرف سے ایک لمحہ رک کر جواب دیا گیا۔

"آپ کی سروس کی طرف سے جاری کردہ ایک خط مجھ تک پہنچا ہے۔" —
عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں —— سُپرگن کے سلسلے میں میں نے مس ٹموتھی کو پاکیشیا بھیجا تھا۔ مس ٹموتھی ہماری سروس کی بے حد فعال اور ذہین ایجنٹ ہے لیکن ان کے ساتھ پرابلم یہ ہے کہ وہ آج تک کسی مشرقی ملک گئی ہی نہیں تھیں۔ اور تقریباً یہی حال ساری سیکرٹ سروس کا ہے کیونکہ ہمارا دائرہ کار زیادہ تر یورپ اور ایکریمیا ہی رہتا ہے۔ پہلی بار یہ کیس مشرقی ممالک میں سامنے آیا ہے۔ مسٹر علی عمران کے بارے میں ہم واقف ہیں کہ وہ پاکیشیا کے بہترین ایجنٹ ہیں اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتے ہیں اس لئے میں نے ٹموتھی کو ان کے نام خط دے کر بھیجا تھا تاکہ یہ خط آپ تک پہنچ جائے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس کیس کے سلسلے میں ہم سے تعاون فرمائیں گے۔" —— دوسری طرف سے گارگیو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ پیش کش سرکاری طور پر بھی تو بھجوا سکتے تھے۔ آپ نے اسے پرائیویٹ انداز میں کیوں بھجوایا ہے۔ کیا کوئی خاص بات پیش نظر تھی آپ کے۔" —— عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں، ہمارے پاس جو اطلاعات تھیں اس کے مطابق سرکاری طور پر

اس بات کے افشا ہو جانے کا خطرہ تھا اس لئے ہم نے آپ تک بات پہنچانے کے لئے یہ طریقہ کار اپنایا ہے۔ بہرحال یہ ایک سرکاری آفر ہے۔" —— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"لیکن آپ نے جو خط بھیجا ہے اس میں اس سائنسدان کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود نہ ہیں۔ کیا مس ٹموتھی اس بارے میں مکمل تفصیلات سے آگاہ ہیں۔" —— عمران نے پوچھا۔

"کیسی تفصیلات، میرے خیال میں تو ضروری تفصیلات اس خط میں موجود ہیں۔" —— دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سائنسدان راجر کا حلیہ قد و قامت تو درج ہے اور فار ہولے کا کوڈ نام سُپر گن بھی درج ہے لیکن یہ بات کہیں درج نہیں ہے کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ سائنسدان راجر پاکیشیا میں موجود ہے اور کافرستان کے تعاون سے پاکیشیا میں اس گن پر کام کر رہا ہے۔ یہ انتہائی اہم ترین معلومات ہیں۔ اس بارے میں آپ نے کوئی وضاحت نہیں کی۔" —— عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ کی بات درست ہے۔ دراصل ان معلومات کے حصول میں ہماری سروس کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ یہ معلومات ہمیں ایک خفیہ طور پر عالمی معلومات فروخت کرنے والی تنظیم "راکس پول" نے مہیا کی ہیں اور یہ تنظیم درست معلومات فروخت کرتی ہے لیکن اس کی تفصیلات اور ماخذ مہیا نہیں کرتی۔" —— کارلس گارگیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تنظیم کہاں ہے —— اس کی تفصیلات۔" —— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ تنظیم ایکریمیا میں کام کرتی ہے لیکن اس کے ممبرز کی تعداد محدود ہے۔"

گار گیو نے جواب دیا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ آپ ایسا کریں کہ باقاعدہ ایک سرکاری خط پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ کو اپنی حکومت کی طرف سے براہِ راست بھجوا دیں۔ اس خط کے پہنچنے کے بعد ہی اصولی طور پر میں یہ فیصلہ کر سکتا ہوں کہ اس کیس میں آپ کی کوئی مدد کی جاسکتی ہے یا نہیں ۔۔۔ گڈ بائی"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ نے ایک لحاظ سے انکار کر دیا"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نجانے کیا بات ہے، مجھے یہ سب کچھ مشکوک محسوس ہو رہا ہے۔ میری چھٹی حس نجانے کیوں اس معاملے میں مسلسل خطرے کا سائرن بجا رہی ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو شک والی کوئی بات نہیں عمران صاحب ۔ پاکینڈا ایک ملک ہے اور اس سے پاکیشیا کے انتہائی دوستانہ تعلقات نہ سہی لیکن بہرحال سفارتی تعلقات تو موجود ہیں اور جب اس کی سیکرٹ سروس کا چیف بذاتِ خود بات کر رہا ہے تو اس میں شک والی کیا بات ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تین باتیں تو ٹھیک ٹھاک مشکوک ہیں۔ ایک تو "راکس پول" نامی تنظیم کا وجود حالانکہ یہ نام میں نے کبھی نہیں سنا اور پھر اس تنظیم کی ایسی حیرت انگیز کارکردگی کہ تنظیم تو ہے ایکریمیا میں لیکن پاکیشیا میں اس نے اس قدر جلد واضح اور حیرت انگیز معلومات حاصل کر لیں اور گار گیو صاحب اس تنظیم کے متعلق کچھ بتانے کی بجائے اس کا سرسری ذکر کر کے گول کر گئے۔ دوسری بات یہ خط اس انداز میں پاکیشیا

سیکرٹ سروس تک پہنچانا، حالانکہ ایسے معاملات میں کبھی یہ طریقہ کار استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ براہِ راست حکومت دوسری حکومت سے بات کرتی ہے۔ یہ تو مجھے ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ جان بوجھ کر ہمیں کسی چکر میں الجھایا جا رہا ہے اور تیسری بات یہ کہ یہ مس ٹموتھی کسی بھی لحاظ سے مجھے ایک ذہین اور فعال سیکرٹ ایجنٹ نہیں لگتی۔ اس میں سیکرٹ ایجنٹ والی کوئی بات بھی میں نے محسوس نہیں کی۔ وہ تو مجھے ایک عام سی لڑکی لگتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"الجھایا جا رہا ہے، مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی حکومت دوسرے ملک کی سیکرٹ سروس کو اس طرح الجھانے کی کوشش کرے۔ آخر اس میں اس کا کیا مفاد ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے بھی سہی تو پاکینڈا حکومت اس سے کیا مفاد حاصل کرنا چاہتی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا ہو گا۔ یہ مس ٹموتھی ہوٹل سیٹرٹن میں رہائش پذیر ہے اور میں نے جولیا اور دو ممبرز کو اس کی نگرانی پر تعینات کیا تھا۔ ان کی طرف سے کوئی رپورٹ ہی نہیں ملی"۔۔۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر پر جولیا کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو، ہیلو اوور"۔۔۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کال دینی شروع کر دی لیکن اس نے صرف ہیلو کے الفاظ ہی کہے تھے۔

"یس جولیا اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد جولیا کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"باس، آپ کے حکم کے مطابق صفدر اور کیپٹن شکیل سمیت اس کی نگرانی

کر رہی ہوں. ہم نے ان کے سامنے اور سائیڈ کے کمرے حاصل کر لئے ہیں. اس کا فون بھی ٹیپ کیا جا رہا ہے اور اس کے کمرے میں زیرو تھری ڈکٹا فون بھی پہنچا دیا گیا ہے لیکن نہ ہی اسے کوئی فون آیا ہے اور نہ اس نے کسی کو فون کیا ہے اور نہ ہی ڈکٹا فون سے کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے. وہ مسلسل کمرے میں بند ہے. یوں لگتا ہے کہ جیسے کمرے میں بند ہو کر مسلسل سو رہی ہو، اوور" ——— جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا.

" او. کے نگرانی جاری رکھو، اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا.

" اب مجھے خود جا کر اس ٹموتھی سے تفصیلی بات چیت کرنا پڑے گی. اس وقت صحیح صورت حال جاننے کے لئے ہمارے پاس یہی ایک کلیو ہے" ——— عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا. بلیک زیرو نے زبان سے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا.

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار دانش منزل سے نکل کر ہوٹل شیرٹن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی. اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے سائیڈ پر کر کے روک دی. دوسرے لمحے اس نے مخصوص بٹن دبا کر کار کے شیشے کلرڈ کئے اور پھر سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس میں سے اس نے میک اپ باکس نکالا اور اس میں سے ایک ماسک نکال کر اس نے چہرے پر چڑھایا اور پھر اسے مخصوص انداز میں تھپتھپا کر اس نے اسے اچھی طرح ایڈجسٹ کیا اور پھر بیک مرر میں دیکھ کر جب اسے پوری طرح تسلی ہو گئی کہ اب اس کے

چہرے کے خدوخال مکمل طور پر بدل گئے ہیں تو اس نے مڑ کر عقبی سیٹ کو اٹھایا اور اس کے نیچے لمبے اور بڑے باکس سے اس نے پیک شدہ تھری پیس سوٹ نکالا اور وہیں کار کے اندر ہی اس نے پہنا ہوا لباس اتار کر یہ نیا سوٹ پہننا شروع کر دیا. لباس تبدیل کر کے اس نے ضروری سامان اترے ہوئے لباس کی جیبوں سے نکال کر نئے لباس کی جیبوں میں منتقل کیا اور پھر اترا ہوا لباس تہہ کر کے اور اسے پیک کرنے کے بعد عقبی سیٹ کے نیچے باکس میں ڈال کر سیٹ بند کر دی. ایک بار پھر اس نے بیک مرر میں اپنے آپ کو چیک کیا اور پھر بٹن دبا کر اس نے شیشے پلین کئے اور کار آگے بڑھا دی. اب وہ ایکریمین باشندہ بن چکا تھا. چند لمحوں بعد اس نے کار شیرٹن ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر ہوٹل کی عمارت کی طرف بڑھ گیا. تھوڑی دیر بعد وہ ٹموتھی کے کمرے کے دروازے کے سامنے تھا. دروازے کے ساتھ جولین کے نام کی پلیٹ موجود تھی. عمران نے ہاتھ اٹھا کر آہستہ سے دروازے پر دستک دی.

"کون ہے" ——— چند لمحوں بعد اندر سے ٹموتھی کی آواز سنائی دی.

" جوناتھن" ——— عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں جواب دیا.

تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور دروازے پر کھڑی ٹموتھی کے چہرے پر شدید حیرت تھی.

" کیا آپ مجھے اندر آنے کی اجازت دیں گی مس جولین" ——— عمران نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا.

" پہلے آپ اپنا تعارف تو کرایئے" ——— ٹموتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا.

" تعارف بھی کرا دوں گا." ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ ٹموتھی اس کے اس جارحانہ انداز سے تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو گئی۔ عمران نے اپنے پیچھے موجود دروازے کو خود ہی مڑ کر بند کر دیا۔

" گھبرائیے نہیں، میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا." ـــــ عمران نے مڑ کر ٹموتھی سے کہا جس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

" ٹھیک ہے ـــ تشریف رکھیئے." ـــــ ٹموتھی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا سائیڈ پر موجود کرسیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ٹموتھی بھی اس کے پیچھے ہی ان کرسیوں کی طرف آ گئی۔

" کیا آپ کا یہ کمرہ ہر قسم کی بات چیت کے لئے محفوظ ہے." ـــــ عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

" محفوظ ـــ کیا مطلب۔ آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں." ـــــ ٹموتھی نے اور زیادہ حیران ہو کر کہا۔

" مس جولین، میرا نام جوناتھن ہے اور میرا تعلق " راکس پول " سے ہے." ـــــ عمران نے ٹموتھی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

" راکس پول ' کیا مطلب۔ کیا یہ کسی ملک کا نام ہے." ـــــ ٹموتھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ ٹموتھی کی حیرت حقیقی تھی۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ کے چیف باس نے آپ کو یہاں بھیجنے سے پہلے کچھ نہیں بتایا." ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" چیف باس، آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کھل کر بات کیجئے." ـــــ ٹموتھی نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" دیکھئے مس جولین، آپ پاکینڈو سیکرٹ سروس کی انتہائی فعال اور ذہین ایجنٹ ہیں۔ اس کے باوجود آپ راکس پول کے متعلق اس طرح حیرت ظاہر کر رہی ہیں جیسے آپ نے یہ نام زندگی میں پہلی بار سنا ہو." ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" پاکینڈو سیکرٹ سروس ' اوہ ۔ اوہ ـــ کیا مطلب." ـــــ ٹموتھی نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کے اس فقرے نے اسے خاصا بدحواس سا کر دیا تھا۔

" مس جولین، راکس پول ایسی بین الاقوامی تنظیم ہے جو معلومات فروخت کرتی ہے۔ آپ کے چیف باس کارلس گاڈیکو نے سائنسدان راجر کے بارے میں معلومات ہم سے ہی خریدی ہیں اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ انہی معلومات کی بنا پر یہاں تشریف لائی ہیں اور آپ نے یہاں کی سیکرٹ سروس سے رابطہ قائم کیا ہے تاکہ سائنسدان راجر کے متعلق آپ ان کے تعاون سے اپنا مشن مکمل کر سکیں۔ میں راکس پول کا پاکیشیا میں ایجنٹ ہوں اور یہ معلومات بھی راکس پول کو میں نے ہی مہیا کی تھیں۔ ہم لوگ بہت زیادہ باخبر رہتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ نے یہاں آ کر علی عمران سے رابطہ کیا۔ آپ اس کے فلیٹ میں گئیں اور یقیناً آپ نے اس کیس کے سلسلے میں اس سے بات کی ہو گی۔ یہ علی عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ میرا آپ سے ملنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ اس علی عمران کے سامنے راکس پول کا نام نہ لیں ورنہ وہ شیطان ہاتھ دھو کر

راکس پول کے پیچھے پڑ جائے گا اور اس طرح ہمارا یہاں کام کرنا ہی ناممکن ہو جائے گا لیکن اب آپ کی باتوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ تو راکس پول کے نام سے واقف ہی نہیں ہیں۔ اس صورت میں میری درخواست ہے کہ آپ اپنے چیف باس سے رالبطہ کر کے اسے یہ بتا دیں کہ اگر اس کا پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس عمران سے کسی قسم کا رابطہ ہو تو وہ ان کے سامنے راکس پول" کا نام نہ لے۔" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر، آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی کسی چیف سے، میں تو سیاح ہوں اور بس۔" ——— ٹموتھی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے میں جا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری بات پر ضرور عمل کریں گی اور یہ بھی بتا دوں کہ ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہو جائے گا کہ آپ نے یہ بات کی ہے یا نہیں اور یہ بات بھی سن لیں کہ اگر آپ نے ہماری مرضی کے خلاف بات کی تو پھر ہمیں اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لئے آپ کا بھی خاتمہ کرنا پڑ جائے گا اور آپ جانتی ہیں کہ کسی بھی طرف سے چلی ہوئی سائیلنسر لگے ریوالور کی گولی خطا نہیں جا سکتی۔" ——— عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹموتھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی عمران دروازے سے باہر نکلا اور اس نے خود ہی دروازہ بند کر دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ہال میں پہنچ کر مین گیٹ سے باہر نکل آیا۔ چند لمحوں بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا لیکن اس نے کن انکھیوں سے اپنے پیچھے آتے ہوئے کیپٹن شکیل کو دیکھ لیا تھا۔ کیپٹن شکیل ریڈی میڈ میک اپ میں تھا لیکن ظاہر

ہے وہ عمران کی نظروں سے تو نہ چھپ سکتا تھا۔ عمران آگے جاتے جاتے یکلخت مڑا اور ایک بار پھر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل جھٹکے بغیر اسی طرح آگے بڑھتا رہا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیپٹن شکیل واقعی نگرانی کا فن جانتا تھا۔ اگر وہ عمران کے اچانک پلٹنے سے ٹھٹک جاتا تو ظاہر ہے بعد میں عمران نے اسے ٹھیک ٹھاک تنبیہہ کرنی تھی۔

"کیپٹن میرے پیچھے آؤ۔" ——— عمران نے کیپٹن شکیل کے قریب سے گزرتے ہوئے اصل لہجے میں کہا اور آگے بڑھتا گیا۔ کیپٹن شکیل نے اسی طرح دو قدم آگے بڑھائے اور پھر اس نے اچانک کوٹ کی دونوں جیبوں کو ہاتھوں سے اس طرح تھپتھپایا جیسے جیب میں کسی چیز کی موجودگی کو چیک کر رہا ہو۔ پھر وہ واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کے پیچھے گیٹ کی طرف آ گیا۔ برآمدے میں پہنچ کر عمران رک گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹموتھی جس کے کمرے کی کھڑکی فرنٹ کی طرف تھی لازماً اسے چیک کر رہی ہو گی۔ لیکن ظاہر ہے برآمدے میں پہنچ کر وہ اسے چیک نہ کر سکتی تھی۔

"گڈ شو کیپٹن شکیل، تم واقعی تعاقب کا صحیح فن جانتے ہو۔" ——— عمران نے کیپٹن شکیل کے قریب آنے پر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ میک اپ میں ——— حقیقت یہ ہے کہ جب تک آپ بولے نہیں ہیں آپ کو پہچان ہی نہیں سکا حالانکہ آپ بالکل میرے قریب سے گزر کر لفٹ میں سوار ہوئے تھے۔" ——— کیپٹن شکیل نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں نے میک اپ کے فن کی ٹریننگ عورتوں سے لی ہے اور تم مرد ہو

اس لئے اگر تم میک اپ نہیں پہچان سکے تو اس میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات نہیں۔ ڈکٹا فون کس کمرے میں ہے؟" ——— عمران نے پوچھا۔

"مس جولیا کے کمرے میں' اس جولین کے دائیں طرف والا ملحقہ کمرہ میرا لفٹ کے ساتھ والا کمرہ ہے اور صفدر سامنے والے کمرے میں ہے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"او۔ کے' تم جا کر جولیا کو میرے متعلق بتاؤ۔ میں تمہارے پیچھے آرہا ہوں میں اس جولین کی کال کو سننا چاہتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران چند لمحے وہیں رکا رہا پھر وہ بھی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جولیا کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ کیپٹن شکیل بھی وہیں تھا۔

" اس جولین نے میرے جانے کے بعد کوئی کال تو نہیں کی" ——— عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" نہیں' مگر یہ تم نے کیا چکر چلا دیا ہے ——— یہ " راکس پول " کیا ہے" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے تو خود نہیں معلوم' میں نے تو اب تک ساؤتھ پول اور نارتھ پول ہی جغرافیے میں پڑھا تھا۔ نجانے یہ راکس پول کہاں سے آ گیا ہے۔ مجھے تو تمہارے باس نے ہدایات دیں کہ میں ایکریمین میک اپ میں جا کر اس سے یہ باتیں کروں اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ جولیا' صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ مل کر اس کی نگرانی کر رہی ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ڈکٹا فون سے ٹیلیفون

گھنٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور وہ تینوں اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

" یس جولین بول رہی ہوں" ——— ٹموتھی کی آواز سنائی دی۔ دوسری طرف سے کچھ کہا گیا اور پھر ٹموتھی نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" وہ فون ٹیپ کس کے پاس ہے" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

" صفدر کے پاس ہے" ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ اسی لمحے عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ڈکٹا فون میں سے نکلنے والی ہلکی سی سائیں سائیں کی آواز یکلخت ختم ہو گئی۔

" اوہ ڈکٹا فون چیک کر کے آف کر دیا گیا ہے" ——— عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے اسے فون پر ہی بتایا گیا ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں صفدر سے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ لڑکی ہے کون' چیف نے تو کہا تھا کہ تم اس سے ملنے جاؤ گے لیکن تم اس میک اپ میں جا کر اسے ملے ہو اس کی وجہ" ——— کیپٹن شکیل کے جانے کے بعد جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا اصلی نام ٹموتھی جولین ہے۔ پاکینڈو سیکرٹ سروس کی رکن ہے۔ آج صبح فلیٹ میں آ گئی اور آتے ہی اس نے بڑی بے باکی سے مجھے شادی کی آفر کر دی۔ اس نے کہیں اپنے چیف باس سے میری تعریف سن لی تھی چنانچہ نادیدہ عشق کا شعلہ اس کے دل میں بھڑک اٹھا اور وہ منہ اٹھائے چل پڑی پاکیشیا۔ اب ظاہر ہے کوئی خوبصورت لڑکی ہو اور ہو بھی ایک غیر ملکی سیکرٹ سروس کی رکن تو اندھا کیا چاہے دو آنکھیں' میں نے جھٹ تمہارے چیف باس کو فون کر کے اس کو خوشخبری سنا دی اور ایڈوانس چیک طلب کر لیا۔ ظاہر ہے کچھ نہ

کچھ رعب داب تو ڈالنا تھا اس پر، مگر تمہارے اس چیف کی کھوپڑی ہی الٹی ہے۔ اس نے کہا کہ پہلے چیکنگ ہو گی کہ یہ لڑکی کون ہے اور کیوں مجھ جیسے ناکارہ آدمی کو اس نے شادی کی آفر کی ہے اس لئے اسے واپس بھیج دو تاکہ اسے چیک کیا جا سکے۔ ادھر آغا سلیمان پاشا بھی تمہارے چیف کی طرح حسد کی آگ میں پیٹرول کی آگ کی طرح بھڑک رہا تھا۔ چنانچہ اس نے اماں بی کو فون کرنے کی دھمکی دے دی مجبوراً مجھے اس کو ٹالنا پڑا کہ میں اس کے ہوٹل آؤں گا، وہیں نکاح ہو گا ___ پھر پتہ ہے کیا ہوا :" ___ عمران کی زبان چل پڑی۔ وہ باقاعدہ چٹخارے لے کر بات کر رہا تھا۔

" پھر تمہاری آنکھ کھل گئی :" ___ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے صرف آنکھ نہ کہو دیدہ بینا کہو اور اس دیدہ بینا سے رنگین جلوے نظر آنے لگے۔ رنگین مستقبل، بینڈ باجے، آتش بازی، ولیمہ اور پھر جزیرہ ہوائی میں ہنی مون، سب کچھ اس دیدہ بینا سے نظر آنے لگ گیا مگر خدا پوچھے تمہارے اس چیف باس سے اس نے باقاعدہ کیدو کا روپ دھار کر حکم دے دیا کہ میں فوراً ایکریمین میک اپ کر کے اس جلوہ رنگیں سے ملوں، اور اپنے آپ کو کسی راکس پول کا آدمی ظاہر کروں اور وہاں موجود سیکرٹ سروس کے ممبر کو تلاش کر کے نتیجے کا انتظار کروں، ورنہ . . . :" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو، اصل بات کہو خوامخواہ گھما پھرا کر بات کرنے کا فائدہ :" ___ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر غصہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔

" ارے میں نہیں وہ کرنا چاہتی ہے :" ___ عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر کر لو شادی، میں چیف سے خود بات کر لوں گی۔ وہ تمہیں کچھ نہ کہے گا اور اگر تمہیں رقم کی ضرورت ہے تو مجھ سے لے لو۔ بولو کتنی رقم چاہیے تمہیں، شادی کرنے اور ہنی مون منانے کے لئے :" ___ جولیا نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور عمران کی آنکھیں جولیا کی یہ نئی کیفیت دیکھ کر حقیقی حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

" تم۔ تم یہ کہہ رہی ہو :" ___ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" ہاں کیوں، میں کیوں نہیں کہہ سکتی۔ آخر تم ہمارے ساتھی ہو۔ تمہاری شادی پر حقیقت ہے مجھے بے حد مسرت ہو گی :" ___ جولیا نے جواب دیا۔

" آہ جس پہ تکیہ تھا بلکہ گاؤ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے بلکہ آندھی طوفان بن گئے یا پھر اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے روشن چراغ سے، کاش تم نے یہ فقرے نہ کہے ہوتے۔ کاش میں بہرہ ہو گیا ہوتا۔ نجانے کیا کیا ٹوٹ گیا ہے آج۔ سینے کے اندر کیسے کیسے حسین محل ریت کے گھروندے بن گئے ہیں۔ نجانے کیا کیا کرچی کرچی ہو گیا ہے۔ وہ امیدیں، وہ آرزوئیں سب حسرت ہائے ناکام میں بدل گئی ہیں :" ___ عمران نے انتہائی طویل سانس لیتے ہوئے انتہائی حسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید دکھ اور کرب کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

" بس بس یہ اداکاری اس جولین کے سامنے کرنا۔ میرے سامنے یہ اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میری آنکھیں اب کھل چکی ہیں سمجھے :" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کاش تمہاری آنکھیں واقعی کھل جاتیں۔ کاش تم دیکھ سکتیں وہ

سب کچھ جو میرے دل ناتواں کے اندر نجانے کب سے موجود ہے. کاش
تم دل سے اٹھنے والے دھوئیں کی اس سرمئی لکیر کو دیکھ سکتیں، لیکن....."
عمران کے چہرے پر پہلے سے بھی زیادہ کرب بھر گیا تھا. وہ واقعی اس
وقت حسرت و یاس کی ایک مکمل تصویر نظر آ رہا تھا.

" اگر یہ اداکاری نہیں ہے تو پھر تم نے اس چڑیل سے شادی کی بات
کیوں کی تھی، بولو." ـــــ جولیا نے کہا اور اس کا فقرہ بتا رہا تھا کہ وہ
اب عمران کی اس کیفیت سے متاثر ہونے لگ گئی ہے.

"کیا بولوں مس جولیانا فنرواٹر ـــ اب بولنے کے لئے باقی رہ ہی کیا گیا
ہے. اب راکھ کریدنے کا کیا فائدہ، ٹھیک ہے میری قسمت ہی ایسی ہے
اب میں کیا کر سکتا ہوں، کچھ بھی نہیں کر سکتا." ـــــ عمران نے انتہائی
غمزدہ لہجے میں کہا.

" بکواس مت کرو، آئندہ خبردار اگر تم نے ایسے ہولناک فقرے بولے
تو گولی مار دوں گی، سمجھے. اگر وہ سیکرٹ سروس کی رکن ہے تو میں سیکرٹ
سروس کی ڈپٹی چیف ہوں. بس تمہارے لئے اتنا سمجھ لینا کافی ہے." ـــــ
جولیا نے جلدی سے کہا اور پھر تیزی سے منہ پھیر لیا اور عمران کے چہرے
پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی. چند لمحے پہلے بجھی بجھی آنکھوں میں یکلخت
شرارت کی چمک ابھر آئی تھی.

"ارے ارے اگر سیکرٹ سروس کی رکن چڑیل ہوتی ہے تو ڈپٹی چیف
تو....." ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بجلی کی سی تیزی
سے اس کی طرف مڑی. اس کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے ٹماٹر کی
طرح سرخ پڑ گیا تھا کیونکہ عمران کا فقرہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ اب تک

واقعی اداکاری کر رہا تھا.

"مم. مم مطلب ہے ڈپٹی چیف تو بڑی ہو گی، مور ہو گی." ـــــ
عمران نے سہم کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی، دروازہ کھلا اور
کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا.

" اتنی دیر، کیا تم باہر ڈراپ سین ہونے کا انتظار کرتے رہے تھے." ـــــ
عمران نے مسکرا کر کیپٹن شکیل سے کہا.

" ڈراپ سین ـــ کیا مطلب." ـــــ کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا
وہ حیرت سے جولیا کو دیکھ رہا جس کے چہرے پر ابھی تک غصے کے تاثرات
موجود تھے اور وہ اتنی سختی سے ہونٹ بھینچے کھڑی تھی جیسے اس نے لب
نہ کھولنے کی قسم کھائی ہو.

" میرا مطلب ہے اتنی دیر کیوں لگ گئی. ڈائلاگ بولتے بولتے میرے
جبڑے درد کرنے لگ گئے ہیں." ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا.

" صفدر موجود نہیں تھا اور نہ ہی ٹیپ ریکارڈر تھا. ابھی صفدر واپس آیا
ہے تو اس نے ایک الماری کے خفیہ خانے سے ٹیپ نکالا ہے. فون ہوٹل
والوں کی طرف سے تھا. انہوں نے پوچھا تھا کہ کیا آپ رات کا کھانا کمرے میں
کھائیں گی تو جولین نے جواب دیا "یس"." ـــــ کیپٹن شکیل نے فون
کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا.

" ہونہہ، اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے براہ راست اس سے مل کر اصل
صورت حال معلوم کرنی پڑے گی. میرا خیال تھا کہ راکس پول کی وجہ سے یہ
اپنے چیف کو کال کرے گی تو اصل صورت حال سامنے آ جائے گی لیکن میری
یہ پلاننگ ناکام رہی ہے." ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے

ہوئے کہا۔

"کیا تم اس پر تشدد کرو گے۔" —— جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ضرورت پڑنے پر ایسا بھی ہو سکتا ہے۔" —— عمران نے کہا اور چہرے پر موجود ماسک اتارنا شروع کر دیا۔

"کیا مطلب — کیا یہیں ہوٹل کے کمرے میں۔" —— جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ اگر اس کی ضرورت پڑی تو میں اسے رانا ہاؤس لے جاؤں گا۔" عمران نے کہا اور ماسک اتار کر ایک طرف پھینکنے کے بعد اس نے سر پر ہاتھ پھیر کر بالوں کو ایڈجسٹ کیا اور پھر کوٹ اتار کر اس نے اس کی سائیڈ بدلی اور پھر دوبارہ پہن لیا۔ اب نہ صرف کوٹ کا رنگ بدل گیا تھا بلکہ اس کا ڈیزائن بھی بدل گیا تھا۔

"کیا ہمیں بھی ساتھ ہی رانا ہاؤس جانا ہو گا۔" —— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم صرف یہ چیک کرو گے کہ کیا اس کی نگرانی ہو رہی ہے یا نہیں اور اگر نگرانی ہو رہی ہو تو تم نے انہیں چیک کرنا ہے۔" —— عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر آ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر ٹموتھی کے کمرے کے دروازے پر کھڑا تھا اس نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی۔

"کون ہے۔" —— اندر سے ٹموتھی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران — ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) بنفس نفیس۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے

کھل گیا۔ دروازے پر ٹموتھی موجود تھی۔

"کیا میں اندر آ سکتا ہوں۔" —— عمران نے بڑے رومانٹک سے لہجے میں کہا۔

"ہاں آؤ۔ میں تو یہاں اکیلی بیٹھ بیٹھ کر مر جانے کی حد تک بور ہو چکی ہوں۔ شکر ہے تم آئے تو سہی۔" —— ٹموتھی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"انتظار کرنے کا شکریہ — دراصل میں چاہتا تھا کہ تمہارے لئے کوئی خوشخبری لے کر ہی جاؤں۔" —— عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ اچھا اس کا مطلب ہے کہ اب تمہارا چیف ہم سے تعاون کرے گا۔" —— ٹموتھی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی حتمی فیصلہ تو نہیں ہوا لیکن اتنا ہوا ہے کہ وہ تم سے ملنے پر تیار ہو گیا ہے اور آج تک تو ایسا ہی ہوا ہے کہ وہ جس سے ملاقات پر آمادہ ہو جائے اس کے حق میں ہی فیصلہ ہوتا ہے۔" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب، کیا تمہارے چیف سے میں براہ راست ملوں گی مگر مجھے تو یہی بتایا گیا ہے کہ تمہارا چیف انتہائی خفیہ رہتا ہے۔" —— ٹموتھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، خفیہ تو رہتا ہے۔ باقاعدہ نقاب پہن کر ملاقات کرتا ہے۔ آؤ زیادہ دیر مت کرو، کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے۔ بڑا مشتعل مزاج قسم کا چیف ہے۔" —— عمران نے کہا۔

"تو کیا ابھی چلنا ہے؟" ———— ٹموتھی نے اور زیادہ حیران ہو کر کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے، ملاقات آئندہ سال ہوگی تاکہ تب تک وہ سائنسدان "سپرگن" تیار کر کے کافرستان کے حوالے بھی کر دے؟" ———— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا — اچھا ٹھیک ہے۔ تم بیٹھو میں تیار ہو کر آتی ہوں۔" ———— ٹموتھی نے کہا اور تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ عمران اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹموتھی باتھ روم سے باہر آئی تو اس نے ایک خوبصورت اسکرٹ پہنا ہوا تھا اور چہرے پر ہلکے ہلکے میک اپ کے ٹچز بھی موجود تھے۔

"ارے تم نے تو ایسے تیاری کر لی ہے جیسے کسی فنکشن میں جانا ہو۔" ———— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہارے چیف سے ملنا ہے۔" ———— ٹموتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو انتہائی خشک طبع آدمی ہے۔ بہرحال آؤ کافی دیر ہو گئی ہے۔" عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران اسے اپنی کار میں بٹھائے شیرٹن ہوٹل سے نکل کر رانا ہاؤس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ٹموتھی سائیڈ سیٹ پر خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران بیک مرر میں اپنے پیچھے آنے والی جولیا کی کار کو چیک کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے وہ ٹموتھی سے اس بارے میں کوئی بات نہ کر سکتا تھا۔

"کیا ہمیں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر جانا ہوگا؟" ———— اچانک ٹموتھی نے کہا۔

"نہیں — چیف کی رہائش گاہ پر — وہ اپنی رہائش گاہ پر ہی ملاقات کرتا ہے۔" ———— عمران نے جواب دیا اور ٹموتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار رانا ہاؤس کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔

"ارے اس قدر بڑی عمارت۔ بڑی شاندار رہائش گاہ ہے تمہارے چیف کی۔" ———— ٹموتھی نے پھاٹک کو دیکھتے ہوئے مرعوب سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اس نے نیچے اتر کر گیٹ پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور جوزف باہر آ گیا۔

"جوزف، پھاٹک کھولو مس ٹموتھی چیف سے ملاقات کے لئے آئی ہیں۔" ———— عمران نے جوزف کے بولنے سے پہلے ہی کہہ دیا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کھڑکی میں غائب ہو گیا اور عمران واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

"یہ کالا دیو کون ہے؟" ———— ٹموتھی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ چیف کا ملازم ہے۔ اکیلا نہیں ہے۔ چیف ہر نسل کا جوڑا رکھنے کا عادی ہے۔" ———— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔

"کمال ہے، اس قدر شاندار عمارت میں تو ایسی عمارت کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ ہمارا چیف تو ایک چھوٹی سی کوٹھی میں رہتا ہے۔" ———— ٹموتھی نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"یہ مشرقی ملک کی سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ یہاں رعب داب کے لئے ایسی ہی رہائش گاہیں بنائی جاتی ہیں بڑے افسروں کے لئے۔" ____ عمران نے پورچ میں کار روکتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ ٹموتھی بھی کار سے نیچے اتر آئی۔ اسی لمحے جوانا جو برآمدے میں کھڑا تھا سیڑھیاں اتر کر عمران کی طرف بڑھا۔

"جوانا چیف کو اطلاع کر دو کہ مس ٹموتھی آگئی ہیں۔" ____ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ پہلے ہی آپ کے منتظر ہیں۔" ____ جوانا نے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"آئیے مس ٹموتھی۔" ____ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے۔

"تشریف رکھیے۔" ____ عمران نے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر ٹموتھی جیسے ہی آگے بڑھی عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ٹموتھی چیخ مار کر اچھل کر صوفے پر جا گری اور پھر صوفے سے نیچے قالین پر گر کر ساکت ہو گئی۔ کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب اس کے لئے کافی ہو گئی تھی۔ اسی لمحے جوانا کمرے میں داخل ہوا۔

"جوانا اسے اٹھا کر لیبارٹری میں لے چلو۔ میں پہلے اس کی مکمل چیکنگ کرنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے اس نے کوئی خاص آلہ لباس میں نہ چھپا رکھا ہو۔" عمران نے مڑ کر جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا تو عمران مڑ کر کمرے سے باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون تھا۔ برآمدے میں جوزف کھڑا رہا۔

"جوزف حفاظتی نظام آن کر دو۔" ____ عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا ایک سائیڈ پر بڑھ گیا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو۔" ____ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر، رانا ہاؤس سے ____ ٹموتھی کو میں یہاں لے آیا ہوں۔ میں اب اس سے مکمل تفصیلات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ جولیا میرے تعاقب میں تھی اور یقیناً ٹموتھی کے ساتھی بھی جولیا یا میری نگرانی کر رہے ہوں گے۔ تمہیں کوئی رپورٹ ملی ہے۔" ____ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"نہیں ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی۔" ____ بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"تو جولیا کو ٹرانسمیٹر کال پر کہہ دو کہ اگر ٹموتھی کے ساتھی ان کی نظروں میں آئے ہوں تو انہیں اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دیں اور اگر نہ آئے ہوں تب بھی وہ اپنے فلیٹ کی طرف جانے کی بجائے متبادل رہائش گاہوں پر جائیں۔" عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، لیکن آپ کو ٹموتھی کے ساتھیوں کے بارے میں شبہ کیسے ہوا۔" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"فی الحال تفصیل بتانے کا موقع نہیں ہے، پھر بتاؤں گا۔" ____ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔

"ماسٹر! اس لڑکی کے بازو کی کھال میں یہ آلہ موجود ہے، میں نے چیک کر کے نکال لیا ہے۔" ——— جوانا نے عمران کے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"ارے اتنی جلدی چیکنگ بھی مکمل کر ڈالی اور وہ بھی کھال سمیت۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے چیکنگ نہیں کی باس، مشین نے کی ہے۔" ——— جوانا نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔ اس نے جوانا کے ہاتھ میں ٹشو پیپر میں لپٹا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن لیا اور اسے چند لمحے غور سے دیکھنے کے بعد وہ ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہ بٹن مشین کے ایک خانے میں ڈالا اور پھر مشین آپریٹ کرنا شروع کر دی۔ کافی دیر تک وہ اسے آپریٹ کرتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر مشین آف کر دی اور خانہ کھول کر اس میں موجود وہ بٹن نکالا اور اسے ایک طرف پڑی ہوئی ٹوکری میں اچھال دیا۔

"خاصا جدید قسم کا ٹیلی ویلو ہے۔" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر سٹریچر پر بیہوش پڑی ہوئی ٹموتھی کی طرف بڑھ گیا جس کے بازو پر جوانا کوئی مرہم لگانے میں مصروف تھا۔

"اسے اٹھا کر بلیو روم میں لے جاؤ اور راڈز والی کرسی میں جکڑ دینا۔" ——— عمران نے جوانا سے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایک بار پھر وہ فون روم کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور دوبارہ دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو!" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی

دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ دی ہے جولیا نے۔" ——— عمران نے اپنی اصل آواز میں پوچھا۔

"اس ٹموتھی کا کوئی ساتھی انہیں نظر نہیں آیا۔ میں نے انہیں متبادل رہائش گاہوں پر جانے کی ہدایت دے دی ہے۔" ——— بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی اب یہی اندازہ ہوا ہے۔ اس ٹموتھی کے بازو کی کھال کے اندر سے انتہائی جدید ساخت کا ٹیلی ویو برآمد ہوا ہے۔ میں نے کوشش تو کی تھی کہ سپیشل مشین کے ذریعے اس کا رسیور تلاش کر لوں لیکن جدید ساخت کی وجہ سے مشین رسیور کی لوکیشن نہیں بنا سکی۔ بہرحال اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست ثابت ہوا ہے۔ ہمیں باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت الجھایا جا رہا ہے۔ بہرحال اب ٹموتھی بتائے گی سب کچھ۔" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ مڑا اور باہر برآمدے میں آ گیا۔

"میں نے حفاظتی نظام آن کر دیا ہے باس۔" ——— جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے، پھر بھی محتاط رہنا۔ میں بلیو روم میں جا رہا ہوں۔" عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بلیو روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیو روم میں جوانا موجود تھا اور ٹموتھی کو اس نے عمران کی ہدایت کے مطابق راڈز والی کرسی میں جکڑ دیا تھا۔ ٹموتھی بدستور بیہوش تھی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ لیکن مار پیٹ سے نہیں، یہ خاتون ہے اور سیکرٹ سروس کی رکن ہے۔" ——— عمران نے ایک کرسی گھسیٹ کر ٹموتھی کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جوانا آگے بڑھا اور اس نے ایک ہی

ہاتھ سے ٹموتھی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹموتھی کے جسم میں حرکت نمودار ہونے لگی تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹموتھی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی اور وہ حیرت سے ساتھ بیٹھے عمران کو اور اس کے ساتھ کھڑے جوانا اور پھر گردن گھما کر بلیو روم کو دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ۔ یہ تم نے مجھے اس طرح باندھ کیوں رکھا ہے:" ــــ اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ جوانا اطمینان سے تم پر مشق ستم کر سکے:" ــــ عمران نے مسکرا کر ساتھ کھڑے دیو ہیکل جوانا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم تو مجھے چیف سے ملانے لائے تھے پھر۔۔۔" ــــ ٹموتھی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"چیف ملاقات سے پہلے مکمل چھان بین کا قائل ہے مس ٹموتھی اور چھان بین کے لئے اس نے اس دیو کو مقرر کر رکھا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اس کی چھان بین کے آغاز سے پہلے ہی سب کچھ بتا دو ورنہ اس کی چھان بین مکمل ہونے کے بعد ٹموتھی کی جگہ چھان بورا ہی پڑا نظر آئے گا:" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم پاگل ہو میں کوئی مجرم تو نہیں ہوں۔ سرکاری ادارے کی رکن ہوں اگر تم نے تعاون نہیں کرنا تو نہ کرو' انکار کر دو لیکن۔۔۔۔" ــــ ٹموتھی نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارے چیف نے تمہاری سرکاری حیثیت سے انکار کر دیا ہے۔ اس نے

بتایا ہے کہ تم پاکینڈ سیکرٹ سروس کی رکن نہیں ہو:" ــــ عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے چیف باس اس طرح کیسے کہہ سکتا ہے:" ــــ ٹموتھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ اس نے کہا ہے وہی میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ اب تم نے جو کچھ کہنا ہے تم کہہ ڈالو ورنہ میں زیادہ دیر تک جوانا کو نہ روک سکوں گا:" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں، تم جھوٹ بول رہے ہو' تم میری بات کراؤ چیف سے:" ــــ ٹموتھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جوانا:" ــــ عمران نے ٹموتھی کی بات کا جواب دینے کی بجائے ساتھ کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر:" ــــ جوانا نے کہا۔

"محترمہ ٹموتھی جولین جب خود ہی اپنی ہڈیاں تڑوانا چاہتی ہیں تو میں کب تک انہیں روکوں گا' چلو شروع ہو جاؤ:" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جوانا کے چہرے پر یکلخت ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے من پسند مشغلے کی اجازت مل گئی ہو۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو' کیوں مجھ پر تشدد کرنا چاہتے ہو:" ــــ دیوزاد جوانا کو ایک طرف بڑھتے دیکھ کر ٹموتھی نے یکلخت ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"دیکھو ٹموتھی، میں نہیں چاہتا کہ تم جیسی خوبصورت اور نوجوان لڑکی خواہ مخواہ اپنی ہڈیاں تڑوا کر اور چہرہ بدشکل کرا کر باقی ساری زندگی بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرے' یہ بات تو طے ہے کہ تم براہ راست پاکینڈ سیکرٹ سروس کی رکن نہیں

ہو لیکن اتنا ضرور ہے کہ تمہارا کسی نہ کسی انداز میں پاکینڈو سیکرٹ سروس سے تعلق ضرور ہے اور تمہیں اس سلسلے میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں تمہیں موقع دے رہا ہوں کہ تم سب کچھ مجھے تفصیل سے بتا دو میں تمہاری زندگی کا تحفظ خود کروں گا لیکن اگر تم نے غلط بات کی یا نہ بتایا تو پھر میں اٹھ کر چلا جاؤں گا اور یہ جوانا عورتوں کے سلسلے میں دنیا کا سب سے بڑا قصائی سمجھا جاتا ہے۔ یہ تمہیں اس حالت تک پہنچا دے گا کہ تم سب کچھ بتا دینے کے باوجود نہ مر سکو گی اور نہ جی سکو گی۔" ——— عمران نے ہاتھ اٹھا کر ٹموتھی کی طرف بڑھتے ہوئے جوانا کو روکتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا واقعی تعلق سیکرٹ سروس سے ہے، میں درست کہہ رہی ہوں۔" ——— ٹموتھی نے کہا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم درست کہہ رہی ہو لیکن میرا تجربہ بتا رہا ہے کہ تم میں سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میری بات بھی درست ہے اور تمہارا تجربہ بھی، پہلے میں سیکرٹ سروس کے شعبہ ریکارڈ سے متعلق تھی فیلڈ میں ابھی حال ہی میں میرا ٹرانسفر ہوا ہے اور یہ میرا پہلا مشن ہے۔" ——— ٹموتھی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ بہرحال تم یہاں کیوں آئی ہو۔ تمہارے ساتھ اور کون کون آیا ہے۔" ——— عمران نے کہا۔

"میرے ساتھ ——— میرے ساتھ تو کوئی نہیں آیا۔ میں اکیلی آئی ہوں۔" ٹموتھی نے کہا تو عمران کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم مجھے تشدد پر مجبور کر رہی ہو ٹموتھی، تمہارے بازو کی کھال کے اندر موجود ٹیلی ویو بٹن میں نے نکال بھی لیا ہے اور اسے آف بھی کر دیا ہے اور یہ بھی میں نے چیک کر لیا ہے کہ اس کی رینج چند میل سے زیادہ نہیں ہے اس لئے ظاہر ہے کہ اس کا رسیور دارالحکومت میں ہی موجود ہے اور وہاں کچھ افراد اسے چیک کر رہے ہوں گے۔" ——— عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹیلی ویو بٹن اور میرے بازو کی کھال میں، یہ کیسے ممکن ہے۔" ——— ٹموتھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے ہونٹ ایک بار پھر بھنچ گئے۔ ٹموتھی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے خود بھی اس ٹیلی ویو بٹن کا علم نہیں ہے لیکن یہ بات عمران کے حلق سے کسی صورت بھی نہ اتر رہی تھی۔ اب دو ہی صورتیں تھیں کہ یا تو ٹموتھی ایسی شاندار اداکاری کر رہی تھی کہ عمران بھی اس کی اداکاری نہ سمجھ پا رہا تھا یا پھر عمران کا اندازہ غلط تھا۔

"اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس تعاون سے انکار کر دے تو تم کیا کرو گی۔" ——— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"تو میں واپس چلی جاؤں گی اور جا کر چیف کو رپورٹ دے دوں گی۔ اس کے علاوہ میں اور کیا کر سکتی ہوں۔" ——— ٹموتھی نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تعاون کی صورت میں تمہارے پاس کوئی لائحہ عمل ہے۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الہام تو نہیں ہو سکتا کہ سائنسدان راجر کس جگہ بیٹھا ہے۔" عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں، تعاون کی صورت میں میرے پاس لائحہ عمل موجود ہے۔" ——— ٹموتھی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا — کیا لائحہ عمل ہے:" ——— عمران نے چونک کر پوچھا.

"میرے پاس ایک مائیکروفلم موجود ہے جس میں وہ تمام معلومات تفصیل سے دی گئی ہیں جو ہماری سروس کو اس ضمن میں مہیا کی گئی ہیں:" ——— ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا.

"مائیکروفلم — کہاں ہے وہ اور یہ معلومات کس نے مہیا کی تھیں:" ——— عمران نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا.

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہیں آخر راکس پول کا ایجنٹ بن کر میرے پاس آنے کی کیا ضرورت تھی. مجھے یقین ہے کہ اس بارے میں تمہیں یا تمہارے چیف کو ہماری سروس کے چیف نے بتایا ہوگا. لیکن کیا تمہیں ہمارے چیف پر اعتماد نہیں ہے:" ——— ٹموتھی نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا.

"کیا تم نے مجھے پہچان لیا تھا:" ——— عمران نے حیران ہو کر پوچھا.

"نہیں، اس وقت تو نہیں پہچان سکی تھی لیکن اب تمہاری پتلون اور جوتے دیکھ کر پہچان گئی ہوں. گو تمہارا کوٹ مختلف ہے لیکن بہرحال پتلون جرابیں اور جوتے وہی ہیں، تم مرد ہو تمہیں شاید علم نہیں کہ عورتوں کو لباس کی معمولی سی معمولی تفصیلات بھی یاد رہتی ہیں:" ——— ٹموتھی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ایک طویل سانس لے کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا.

"جوانا مس ٹموتھی کو کھول دو، اب تحقیقات مکمل ہو چکی ہے. اب میں انہیں اصل خوشخبری اچھے سے ماحول میں سنانا چاہتا ہوں:" ——— عمران نے کہا اور جوانا تیزی سے مڑ کر دروازے کے قریب نصب سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا. اس نے سوئچ پینل پر موجود ایک بٹن دبایا تو کھٹاک کھٹاک کی آوازوں

کے ساتھ ہی کرسی کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور ٹموتھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی.

"اوہ میرے بازو میں درد ہو رہا ہے. کیا اس میں واقعی کوئی آلہ موجود تھا:" ٹموتھی نے اٹھتے ہوئے کراہ کر کہا. اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے بازو پر موجود زخم پر ہاتھ رکھ کر اس کی پوزیشن کو چیک کرنے لگی.

"بڑا جدید ساخت کا آلہ تھا. بہرحال ہو سکتا ہے تمہارے چیف نے اپنے طور پر تمہاری حفاظت کے خیال سے یہ خفیہ بندوبست کیا ہو:" ——— عمران نے کہا اور پھر ٹموتھی کو ساتھ لئے وہ بلیو روم سے نکل کر ایک اور کمرے میں پہنچ گیا جو سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا.

"بیٹھیں، مس ٹموتھی. آپ کو تکلیف اٹھانی پڑی مجھے افسوس ہے. بہرحال آپ بتائیں آپ کے کمرے میں وہ مائیکروفلم کہاں موجود ہے تاکہ جوانا جا کر اسے وہاں سے لے آئے اور میں اسے چیک کرنے کے بعد اس مشن پر کام کا آغاز کر سکوں:" ——— عمران نے بااخلاق لہجے میں کہا.

"یہاں باتھ روم ہے:" ——— ٹموتھی نے پوچھا اور عمران نے ایک سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف اشارہ کر دیا.

"میں ابھی آتی ہوں:" ——— ٹموتھی نے کہا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی اور عمران سمجھ گیا کہ ٹموتھی نے یہ مائیکروفلم اپنے لباس میں کہیں چھپا کر رکھی ہوئی ہے. اس لئے وہ اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی ہے. اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئی تھیں کیونکہ حالات اور واقعات جس رخ پر جا رہے تھے وہ اس کے نقطہ نظر سے درست نہ تھے بے شمار ایسے پوائنٹس تھے جو اپنی جگہ فٹ نہ ہوتے تھے لیکن ٹموتھی کا رویہ

اور کردار ایسا تھا کہ عمران کو مجبوراً اس پر یقین کرنا پڑ رہا تھا۔

سفید رنگ کی کار عنبر کالونی کی درمیانی سڑک پر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوالس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں کوٹھی کے گیٹس پر موجود نمبروں پر دوڑ رہی تھیں اور پھر جیسے ہی ایک چھوٹی سی کوٹھی پر اسے بارہ کا ہندسہ نظر آیا اس نے کار کا رخ موڑا اور کوٹھی کے گیٹ کے سامنے کار روک دی۔ پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر نکل آیا۔

" اوہ باس آپ — میں پھاٹک کھولتا ہوں "۔ —— نوجوان نے چونک کر کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک پوری طرح کھل گیا اور جوالس نے جو اس دوران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ کار آگے بڑھا دی۔ کوٹھی خاصی چھوٹی تھی۔ پورچ میں ایک کار موجود تھی اور پورچ اس کار سے بھر گیا تھا۔ دوسری کار کی وہاں گنجائش ہی نہ تھی۔ جوالس نے کار پورچ کے باہر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔

" جیک آگیا ہے "۔ —— جوالس نے کار سے نیچے اترتے ہی برآمدے میں کھڑے ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" آپ تشریف رکھیں باس، وہ ابھی آنے ہی والے ہیں "۔ —— نوجوان نے کہا اور جوالس سر ہلاتا ہوا عمارت سے اندر چلا گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

" باس نے کہا تھا کہ آپ ریڈی میڈ میک اپ کر لیں "۔ —— چند لمحوں بعد برآمدے میں ملنے والے نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔

" اوہ اچھا "۔ —— جوالس نے اٹھتے ہوئے کہا اور میک اپ باکس اس نوجوان سے لے کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باتھ روم سے واپس آیا تو اس کا چہرہ کافی حد تک بدل چکا تھا۔ سر سے بالوں کا رنگ اور ڈیزائن بھی بدلا ہوا تھا۔ آنکھوں پر سیاہ شیشوں والی چوڑے فریم کی عینک تھی جس نے اس کے آدھے سے زیادہ چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔ میک اپ باکس لے آنے والا نوجوان وہیں کمرے میں موجود تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر جوالس کے ہاتھ سے میک اپ باکس لیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ جوالس اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ نوجوان دوبارہ کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ہاتھ میں ایک ٹرے اٹھایا ہوا تھا جس میں مشروب کی ایک بوتل اور ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ اس نے بوتل اور گلاس میز پر رکھے اور ٹرے اٹھائے خاموشی سے واپس چلا گیا۔ جوالس نے بوتل کھول کر مشروب گلاس میں ڈالا اور چسکیاں لے لے کر پینے لگا۔ ابھی اس نے آدھا گلاس ہی پیا ہوگا کہ وہی نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

" باس، اس عورت کے ساتھی آگئے ہیں "۔ —— نوجوان نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جوالس نے سر ہلا دیا۔

نوجوان خاموشی سے مڑا اور واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان عورت جس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا اور چہرے پر بے پناہ میک اپ تھوپا ہوا تھا اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے جیک تھا جس نے اپنا چہرہ خاصی حد تک بدل لیا تھا لیکن جوالس چونکہ اس میک اپ کو پہچانتا تھا اس لئے وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ جوالس ان کے اندر داخل ہوتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ بیگم ساجد ہیں باس، دارالحکومت کی انتہائی معزز شخصیت اور بیگم ساجد یہ ہمارے باس ہیں جیکب آرنلڈ۔" ——— جیک نے اس عورت اور جوالس کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو آپ ہیں باس، گلیڈ ٹو میٹ یو۔" ——— بیگم ساجد نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور جوالس نے تھینک یو کہہ کر بڑے پُرجوش انداز میں اس سے مصافحہ کیا۔

"آپ تو میرے تصور سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں مسز ساجد، آپ کے شوہر میرے خیال میں اس دنیا کے سب سے خوش قسمت انسان ہیں۔" ——— جوالس نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا اور بیگم ساجد کے میک اپ زدہ چہرے پر یکلخت تیز روشنی سی چمک گئی۔

"تھینک یو۔" ——— بیگم ساجد نے انتہائی رومانٹک لہجے میں کہا اور پھر وہ جیک کے ساتھ اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ایک بوتل وہسکی کی اور ایک شمپین کی تھی۔ شمپین کی بوتل اس نے بیگم ساجد کے سامنے رکھی جبکہ وہسکی جیک کے سامنے، اور پھر جیک نے ہی شمپین کی بوتل کھول کر بیگم ساجد کے

لئے گلاس بھرا اور اس کے بعد اس نے اپنے اور جوالس کے لئے وہسکی کے گلاس تیار کئے اور وہ تینوں شراب سپ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ بیگم ساجد بڑی ادا سے شراب پینے میں مصروف تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پاکیشیا کی ہونے کی بجائے یورپ یا ایکریمیا کی رہنے والی ہو اور ہمیشہ سے شراب پیتی چلی آ رہی ہو۔

"میرے خیال میں اب کام کی بات ہو جانی چاہیے۔" ——— یکلخت بیگم ساجد نے گلاس میز پر رکھتے ہوئے قدرے مخمور سے لہجے میں کہا۔

"تم نے بات نہیں کی ابھی تک۔" ——— جوالس نے چونک کر جیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ہنری نے بات کی ہے۔ لیکن ان معلومات کا معاوضہ بے حد کم دے رہے ہیں حالانکہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ معلومات انتہائی قیمتی ہیں۔ ان کا معاوضہ بھی اسی حساب سے ہونا چاہیے۔ میرے اصرار پر ہنری نے فیصلہ آپ پر چھوڑ دیا ہے۔" ——— بیگم ساجد نے کہا۔

"قیمتی معلومات ——— وہ کونسی معلومات ہیں۔ میرے خیال میں تو ہمیں کوئی قیمتی معلومات نہیں چاہئیں۔" ——— جوالس نے چونک کر کہا۔

"آپ واقعی بزنس مین لگتے ہیں جو اس طرح کی بات کرتے ہیں۔ سپیشل ریکارڈ روم کے حفاظتی انتظامات کی تفصیلات آپ کے خیال میں قیمتی معلومات نہیں ہیں حالانکہ ان پر پاکیشیا حکومت نے لاکھوں، کروڑوں روپے صرف کئے ہوں گے اور روپے کو چھوڑیں مجھے معلوم ہے کہ اس سپیشل ریکارڈ روم میں پاکیشیا کی انتہائی قیمتی ترین فائلیں موجود ہیں اور آپ یقیناً ان میں سے کوئی فائل حاصل کرنا چاہتے ہوں گے۔" ——— بیگم ساجد نے تیز تیز

لہجے میں کہا تو جوالئس بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے مسز ساجد، ہمارا فائلوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہم اس قماش کے لوگ ہیں۔ ہماری کمپنی ایکریمیا میں حفاظتی سسٹم فروخت کرنے کا کاروبار کرتی ہے۔ ہمیں صرف ان حفاظتی سسٹم کی تفصیلات چاہئیں جو سپیشل ریکارڈ روم میں نصب ہے۔ ہم ان معلومات کے ذریعے اس میں کوئی خرابی پیدا کر دیں گے۔ ظاہر ہے اس سے حکومت پاکیشیا اس سسٹم کو مسترد کر دے گی پھر ہم اپنا سسٹم ان سے متعارف کرا دیں گے۔ اس طرح ہماری کمپنی کا سسٹم نصب ہو جائے گا۔ بس اتنی سی بات ہے۔ یہ تو ایک بزنس ہے۔ اس میں ظاہر ہے ہم اگر صرف معلومات پر اتنی بھاری رقومات خرچ کرنا شروع کر دیں تو ہمیں کیا فائدہ ہوگا"۔ —— جوالئس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بیگم ساجد کے چہرے پر قدرے مایوسی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اگر ایسی بات ہے مسٹر جیکب آرنلڈ تو آئی۔ایم۔سوری۔ آپ کوئی اور راستہ اپنا لیں"۔ —— بیگم ساجد نے منہ بنا کر کہا۔

"کتنی رقم بتائی ہے ہنری تم نے"۔ —— جوالئس نے ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک لاکھ روپے"۔ —— جیک نے جواب دیا۔

"خاصی رقم ہے، بہرحال میں اسے دوگنا کر دیتا ہوں۔ اب تو آپ خوش ہیں مسز ساجد"۔ —— جوالئس نے کہا۔

"نہیں جناب، ان معلومات کا معاوضہ آپ کو پچاس لاکھ روپے دینا ہوگا۔ میں ایک روپیہ بھی کم نہیں لوں گی اور رقم بھی ایڈوانس اور کیش

دینا ہوگی۔ اگر آپ کو میری یہ شرائط منظور ہیں تو ٹھیک ورنہ آپ کسی اور سے بات کر سکتے ہیں"۔ —— بیگم ساجد نے خالص کاروباری انداز میں بات کرتے ہوئے کہی۔

"آپ کے پاس معلومات موجود ہیں یا آپ انہیں حاصل کریں گی"۔ —— جوالئس نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"موجود ہی سمجھیں، میرے شوہر کی نگرانی میں یہ سب انتظامات نصب ہوئے ہیں اور میرے شوہر کے سیف میں اس کی مکمل فائل کی کاپی موجود ہے۔ اس سیف کی ایک چابی میں نے مسٹر ہنری سے ابتدائی بات ہوتے ہی بنوالی تھی۔ اس لئے یوں سمجھیں یہ فائل میری ہی تحویل میں ہے"۔ —— بیگم ساجد نے جواب دیا۔

"آپ کے شوہر کس وقت گھر پر ہوتے ہیں"۔ —— جوالئس نے پوچھا۔

"وہ دفتر سے چار بجے آ کر سو جاتے ہیں اور پھر سات بجے میرے ساتھ کلب جاتے ہیں۔ وہاں سے ہماری واپسی رات کو گیارہ بجے ہوتی ہے۔ میں آج ان کے ساتھ نہیں جاؤں گی اور کسی سہیلی کی آمد کا بہانہ بنا دوں گی۔ پھر جیسے ہی وہ کلب جائیں گے میں یہ فائل نکال کر اس کی کاپی بنا کر آپ کو دے دوں گی اور بس"۔ —— بیگم ساجد نے کہا۔

"او۔کے مسز ساجد —— آپ کے پچاس لاکھ روپے ہمیں منظور ہیں۔ لیکن شرط یہی ہے کہ ہم ابھی آپ کے ساتھ آپ کی کوٹھی جائیں گے۔ آپ ہمارے سامنے وہ فائل نکالیں، آپ کو پچاس لاکھ روپے دیں گے اور واپس آ جائیں گے۔ ابھی چار بجنے میں کافی وقت ہے"۔ —— جوالئس نے کہا۔

" تھینک یو ۔۔۔ آپ نے اگر ابھی فائل لینی ہے تو آپ پچاس لاکھ
مجھے یہیں ادا کر دیں اور پھر بے شک میرے ساتھ چلے چلیں" ۔۔۔
بیگم ساجد نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" باس، پچاس لاکھ روپے بہت بڑی رقم ہے" ۔۔۔ جیک نے
احتجاجی لہجے میں کہا۔
"کوئی بات نہیں ہنری، مسز ساجد کے حسن کے مقابلے میں یہ کوئی رقم
نہیں ہے۔ میں حسن پسند آدمی ہوں۔ اگر مسز ساجد کی بجائے کوئی بدصورت
عورت ہوتی تو میں پچاس ہزار بھی نہ دیتا" ۔۔۔ جوالنس نے کہا اور
بیگم ساجد کے چہرے پر ایک بار پھر روشنی سی پھیل گئی۔
" اس تعریف کا شکریہ مسٹر آرنلڈ، آپ بھی کسی سے کم نہیں ہیں" ۔۔۔
بیگم ساجد نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا۔
" شکریہ، اگر آپ نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا تو آپ سے آئندہ
بھی رابطہ رہے گا اور ہو سکتا ہے اس سے بھی بڑی رقمیں آپ کو مل جائیں"
جوالنس نے کہا اور پھر وہ ہنری سے مخاطب ہو گیا۔
" ہنری رقم کا بیگ لے آؤ اور مسز ساجد کی پوری طرح تسلی کرا دو" ۔۔۔
جوالنس نے کہا۔
" یس باس" ۔۔۔ جیک نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز
اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔
" آپ یہاں کتنا عرصہ رہیں گے مسٹر آرنلڈ" ۔۔۔ بیگم ساجد
جوالنس سے پوچھا۔
" ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ یہ تو ہماری کمپنی پر منحصر ہے" ۔۔۔ ج

نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہنری ایک بریف کیس
اٹھائے اندر داخل ہوا اس نے بریف کیس میز پر بیگم ساجد کے سامنے رکھا
اور اسے کھول دیا۔ اس میں نوٹوں کی گڈیاں موجود تھیں۔
" انہیں شمار کر لیں مسز ساجد، پورے پچاس لاکھ ہیں اور ہر گڈی پر
مقامی بنک کی مہر بھی چیک کر لیں تاکہ آپ کو تسلی ہو جائے کہ ہم صاف ستھرا
کام کرتے ہیں" ۔۔۔ جوالنس نے کہا اور بیگم ساجد سر ہلاتے ہوئے گڈیوں
پر جھپٹ پڑی۔ اس نے باقاعدہ گڈیاں بیگ سے باہر نکال نکال کر گننا
شروع کر دیں۔ وہ کسی بنیئے کی طرح ہر گڈی کو چیک کرتی رہی۔ جب اس کی پوری
طرح تسلی ہو گئی تو اس نے گڈیاں واپس بریف کیس میں رکھیں اور اسے بند
کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔
" ٹھیک ہے، آئیے میں آپ کو فائل دے دیتی ہوں" ۔۔۔ بیگم ساجد
نے کہا اور وہ دونوں مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔
پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب وہ دونوں واپس آئے تو ان کے پاس
واقعی سپیشل روم کے حفاظتی انتظامات کی مکمل فائل کی کاپی موجود تھی۔ عنبر
کالونی کی کوٹھی تو صرف مسز ساجد کے لئے عارضی طور پر حاصل کی گئی تھی اس
لئے ان کی واپسی وہاں نہ ہوئی تھی۔
" یہ ایک اہم مسئلہ حل ہوا ہے۔ اب اس فائل کے حصول کی پلاننگ کرنی
ہوگی" ۔۔۔ جوالنس نے اپنی رہائش گاہ پہنچ کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے
طویل سانس لے کر کہا۔
" باس، میں نے اس کی پلاننگ پہلے سے کر رکھی ہے۔ صرف مسئلہ اس
فائل کے حصول کا تھا۔ اب آپ دیکھیں گے کہ میں کس طرح معاہدے کی کاپی

آسانی سے حاصل کرلوں گا۔" ـــــــ جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے پوری تفصیل بتاؤ کیونکہ میں اس معاہدے کی نقل اس طرح حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ ہماری ذراسی غلطی ہمارے سارے کئے دھرے پر پانی پھیر سکتی ہے۔" ـــــــ جوالس نے کہا۔

" ایسا ہی ہوگا باس، آپ بے فکر رہیں۔ میں نے اس کی پوری پلاننگ کر رکھی ہے۔ میں نے اس دوران سر سلطان کی تمام عادات اور ان کے اندر کی خفیہ فلمیں بنوائی ہیں۔ سر سلطان ٹھیک آٹھ بجے اپنی سرکاری رہائش گاہ سے سیکرٹریٹ جانے کے لئے نکلتے ہیں اور ایک طویل راستے سے گزرنے کے بعد وہ ساڑھے آٹھ بجے دفتر پہنچ جاتے ہیں۔ ان کا عملہ بھی ساڑھے آٹھ بجے دفتر میں موجود ہوتا ہے۔ سر سلطان ساڑھے آٹھ بجے سے نو بجے تک اپنے پورے عملے کے ساتھ ایک خصوصی میٹنگ کرتے ہیں۔ اس میٹنگ کے دوران ان کے چپڑاسی بھی میٹنگ روم میں ہوتے ہیں۔ اس میٹنگ کے دوران سر سلطان عملے کے افراد سے ان کی تکالیف پوچھتے ہیں۔ ان سے روزمرہ کی باتیں کرتے ہیں۔ ان کے مسائل حل کرنے کے اقدامات کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح یہاں مشرق میں مشترکہ فیملی سسٹم میں فیملی کا ہیڈ ساری فیملی کے دکھ درد دور کرنے کے اقدامات کرتا ہے۔ نو بجے جب دفتر کا وقت ہوتا ہے تو سر سلطان بھی اپنے دفتر پہنچ جاتے ہیں اور باقی عملہ بھی اور اس کے بعد سرکاری کام شروع ہو جاتا ہے۔ ـــــــ یہ سر سلطان کی روزانہ کی روٹین ہے۔ اس دوران ان کے دفتر میں صرف ایک جمعدار ہوتا ہے جو صفائی وغیرہ کرتا ہے۔ یہ جمعدار سیکرٹریٹ کے ایک کونے میں اکیلا رہتا ہے اور ریٹائرمنٹ کے قریب ہے۔ بوڑھا آدمی ہے۔ ہم

اسے کوارٹر میں ہی رات کو گیس کی مدد سے بیہوش کر دیں گے۔ اس طرح کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو۔ الیگزینڈر اس جمعدار کا انتہائی کامیاب روپ دھار سکتا ہے۔ وہ ساڑھے آٹھ بجے سر سلطان کے دفتر میں صفائی کے لئے پہنچ جائے گا اور پھر صفائی کے دوران وہ سپیشل ریکارڈ روم میں پہنچے گا۔ وہاں سے مخصوص کیمرے کی مدد سے اس معاہدے کی کاپی حاصل کرے گا اور کیمرہ اور معاہدے کی نقل اپنے صفائی والے تھیلے میں ڈال کر واپس آجائے گا۔ میں نے چیک کرلیا ہے جمعدار چونکہ پرانا اور بوڑھا آدمی ہے اس لئے رسمی طور پر ہی اس کا تھیلا چیک کیا جاتا ہے۔ اس جمعدار کو الیگزینڈر کی واپسی پر ایسا انجکشن لگا دیا جائے گا جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ واپسی پر اس کی طبعیت خراب ہو گئی اور وہ ہارٹ اٹیک سے مر گیا ہے الیگزینڈر واپسی کے وقت طبعیت کی خرابی کی بات بھی سیکورٹی والوں سے کر دے گا۔ اس کا صفائی والا تھیلا بھی وہیں کوارٹر میں موجود ہوگا مگر اس میں کیمرہ اور معاہدے کی نقل موجود نہ ہو گی۔ باقی روٹین کی ہر چیز ہو گی۔ اس طرح کسی کو ذرا بھی اس پر شک نہ ہو سکے گا۔" ـــــــ جیک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ پلاننگ ـــ جیک واقعی تمہارے اندر بے داغ پلاننگ بنانے کی خداداد صلاحیتیں موجود ہیں۔ ٹھیک ہے تم اس پلاننگ پر عمل کرو مگر جلد سے جلد۔" ـــــــ جوالس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں، زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر معاہدے کی کاپی آپ کے سامنے ہو گی۔ مجھے اگر فکر ہے باس تو ٹھوتھی کی طرف سے، کیونکہ اس سے ہمارا رابطہ ختم ہو چکا ہے اور آپ نے اس کی نگرانی کرنے

"اور اس سے کسی قسم کا رابطہ رکھنے سے بھی منع کر رکھا ہے:" ـــــ جیک نے کہا تو جوالس مسکرا دیا۔

"تمہیں ٹموتھی کے بارے میں کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اس بار پلاننگ ہی ایسی کی ہے کہ سیکرٹ سروس لاکھ سر پٹک لے وہ کسی صورت بھی ٹموتھی سے کچھ حاصل نہیں کر سکتی۔ وہ یقیناً اس فرضی سائنسدان راجر کو ہی تلاش کرتی پھر رہی ہوگی۔ یہ ٹیلی ویلو بھی میں نے صرف اس لئے اس کے بازو میں لگانے کی اجازت دے دی تھی کہ اس سے کم از کم ہمیں اتنا معلوم ہو جائے گا کہ ٹموتھی نے کام شروع کر دیا ہے اور بس:" جوالس نے کہا۔

"لیکن باس، وہ عمران انتہائی خطرناک حد تک شاطر اور ذہین آدمی ہے۔ ٹموتھی لاکھ ذہین سہی لیکن پھر بھی:" ـــــ جیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چونکہ تمہیں پوری پلاننگ کا علم نہیں ہے اس لئے تم فکر مند ہو رہے ہو۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ ٹموتھی کو سرے سے یہ علم نہیں ہے کہ ہم یہاں موجود ہیں یا ہمارا کوئی مشن ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ریکارڈ شعبے سے ابھی حال ہی میں اس کا فیلڈ شعبے میں ٹرانسفر ہوا ہے اس لئے ابھی اس میں سیکرٹ ایجنٹوں والی وہ خصوصیات بھی موجود نہیں ہیں جو اس میں بطور سیکرٹ ایجنٹ ہونی چاہئیں۔ اسے باس نے براہ راست کال کیا اور اسے یہ مشن دیا کہ وہ جا کر پاکیشیا میں مشن مکمل کرے۔ اس کے نقطہ نظر سے اس کا مشن سو فیصد درست اور اصل ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ وہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس جس قدر چاہے تحقیقات کرے اسے

ہمارے متعلق یا ہمارے مشن کے متعلق ٹموتھی سے کچھ حاصل نہ ہو سکے۔ اور پھر ٹموتھی کی سادگی بھی کام دکھائے گی۔ اگر انہوں نے باس سے رابطہ قائم کیا تو باس انہیں پوری طرح ٹموتھی کے بارے میں مطمئن کر دے گا جب ہم معاہدے کی کاپی لے کر پاکینڈو پہنچ جائیں گے تو باس خود ہی ٹموتھی سے رابطہ کر کے اسے واپسی کا پیغام دے دے گا کہ مشن ڈراپ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ہمارے متعلق کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکے گا۔ وہ اگر شک وشبہ بھی کریں گے تو ٹموتھی پر کریں گے، کرتے رہیں انہیں وہاں سے کیا حاصل ہوگا۔ اس طرح وہ مکمل طور پر الجھ جائیں گے اور وہ الجھتے رہیں گے:" ـــــ جوالس نے کہا۔

"لیکن باس جس طرح انہوں نے ٹیلی ویلو کو بیکار کیا ہے اس سے انہیں ٹموتھی پر شک نہ ہوگا:" ـــــ جیک نے کہا۔

"ہوتا رہے، اس سے کیا حاصل ہوگا کچھ نہیں۔ اگر وہ اس سلسلے میں باس سے بات کریں گے تو باس بھی اس سے لاعلمی کا اظہار کر دے گا اس طرح وہ مزید الجھ جائیں گے:" ـــــ جوالس نے جواب دیا اور جیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے باس اب میں پوری طرح سمجھ گیا ہوں۔ آپ نے واقعی شاندار پلاننگ کی ہے۔ بہرحال اب مجھے اجازت دیں تاکہ میں اپنی پلاننگ پر عمل درآمد کرانے کے انتظامات کر دوں:" ـــــ جیک نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور جوالس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہر لحاظ سے محتاط رہنا:" ـــــ جوالس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس:" ـــــ جیک نے کہا اور بیگم ساجد کے

ذریعے حاصل ہونے والی فائل اٹھا کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ لو مائیکرو فلم "۔ ـــــ باتھ روم سے باہر آ کر ٹموتھی نے
مسکراتے ہوئے ایک مائیکرو فلم عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" جوزف "۔ ـــــ عمران نے فلم لے کر دروازے کے باہر موجود
جوزف کو آواز دی۔

" یس باس "۔ ـــــ جوزف نے اندر داخل ہو کر کہا۔

" مائیکرو فلم پروجیکٹر لے آؤ "۔ ـــــ عمران نے کہا اور جوزف
سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

" یہ دونوں سیاہ دیو کون ہیں "۔ ـــــ ٹموتھی نے جوزف کے جانے
کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" باڈی گارڈ ہیں "۔ ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب
دیا۔

" باڈی گارڈ ـــ کیا مطلب "۔ ـــــ ٹموتھی نے چونک کر پوچھا۔

" مطلب کیا بتاؤں مس ٹموتھی جولین، یہ ایک درد بھری کہانی ہے۔

اماں بی نہیں چاہتیں کہ مجھے کوئی نقصان پہنچے اس لئے انہوں نے یہ باڈی
گارڈ مجھ پر مسلط کر رکھے ہیں "۔ ـــــ عمران نے کہا۔

" نقصان نہ پہنچے ـــ کیا تمہاری جان کو خطرہ ہے "۔ ـــــ ٹموتھی
نے حیران ہو کر پوچھا۔

" جان کے خطرے کی تو اماں بی پرواہ نہیں کرتیں انہیں یقین ہے کہ
موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ وقت آجائے تو کوئی بھی اسے روک
نہیں سکتا۔ انہیں خطرہ میری معصومیت سے ہے کہ میں ایک معصوم سا بچہ ہوں
جسے کوئی بھی آسانی سے بہلا سکتا ہے۔ اور میری معصومیت کو نقصان پہنچ
سکتا ہے "۔ ـــــ عمران نے جواب دیا۔

" معصومیت ـــ بچہ ـــ یہ تم کیا کہہ رہے ہو "۔ ـــــ ٹموتھی اور زیادہ
حیران ہو گئی۔

" تم اسے نہ سمجھ سکو گی، تم مغرب کی رہنے والی ہو، یہ مشرق کی روایات
ہیں۔ یہاں کسی بھی ماں کے نزدیک اس کا لڑکا بوڑھا ہو جانے کے باوجود
بچہ ہی رہتا ہے، معصوم اور بھولا بھالا بچہ جو کسی بھیڑ میں بھی ہو سکتا
ہے اور کسی ملکی اور غیر ملکی ٹافی کے حصول کے لئے بہلایا بھی جا سکتا
ہے اور اماں بی تو خالصتاً مشرقی ماں ہیں "۔ ـــــ عمران نے جواب
دیا تو ٹموتھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" کمال ہے، اس عمر میں بھی تم ٹافی سے بہل سکتے ہو "۔ ـــــ ٹموتھی
نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آج کل ٹافیاں بڑے خوبصورت، دلکش اور چمکیلے ریپر میں لپٹی ہوتی
ہیں اور غیر ملکی ٹافی کے تو کیا ہی کہنے، دیکھتے ہی دل مچل اٹھتا ہے مگر

کیا کروں یہ دونوں دیو ہزار آنکھیں رکھتے ہیں :" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے جوزف ایک جدید ساخت کا پروجیکٹر اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے پروجیکٹر عمران کے سامنے رکھا اور خود بغیر کوئی بات کئے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

" کیا تم واقعی اس عمر میں بھی ٹافی کے حصول کے لئے مچل اُٹھتے ہو اور یہ باڈی گارڈ کیا کرتے ہیں۔ کیا تم سے ٹافی چھین لیتے ہیں لیکن اگر تم ٹافی کھا بھی لو تو اس پر تمہاری اماں بی کو آخر کیا اعتراض ہے۔ ٹافی تو ہوتی ہی کھائے جانے کے لئے ہے۔ بچے بھی کھاتے ہیں اور بڑے بھی :" ——— ٹموتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی سمجھ میں عمران کی بات واقعی نہ آ رہی تھی۔

" کھانا تو دور کی بات ہے مس ٹموتھی، چھونا بھی منع ہے :" ——— عمران نے مائیکرو فلم پروجیکٹر میں ایڈجسٹ کرتے ہوئے کہا۔

" چھونا بھی منع ہے ——— کیوں :" ——— ٹموتھی اور زیادہ حیران ہو گئی۔

" اماں بی کا بھی حکم ہے اور ہمارے دین کا بھی ——— اور دونوں ہی اس معاملے میں انتہائی سخت ہیں اس لئے مجبوری ہے :" ——— عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ چلو ٹافی نہ کھانے کی بات تو سمجھ میں آتی ہے مگر چھونا بھی منع ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے :" ——— ٹموتھی کی حیرت واقعی عروج پر پہنچی ہوئی تھی۔

" کمال ہے ——— تم خود اس کی بہترین مثال ہو۔ میں نے اب تک تمہیں چھوا ہے ——— بتاؤ :" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پہلے تو ٹموتھی منہ بند کئے چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی پھر یکلخت کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" اوہ، اوہ تو یہ بات ہے۔ اوہ تو تم عورتوں کو ٹافی کہتے ہو ——— اب سمجھی :" ٹموتھی نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

" تو کیا یہ ٹافیاں نہیں ہوتیں ——— کھٹی میٹھی، خوبصورت اور دلکش ریپر میں :" ——— عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو ٹموتھی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

" باس، آپ کا فون آیا ہے۔ کیا جواب دوں :" ——— جوزف نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کڑی نظروں سے ٹموتھی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" کہہ دو کہ ٹافی کو دیکھنا تو منع نہیں ہے :" ——— عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے مگر زیادہ ہنسنا بھی اچھا نہیں ہوتا :" ——— جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔

" کیا مطلب ——— اب اسے میرے ہنسنے پر بھی اعتراض ہے :" ——— ٹموتھی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ابھی صرف اعتراض کیا ہے۔ یہ اس کی مہربانی ہے ورنہ اسے تو یہ بھی حکم ہے کہ زیادہ میٹھی ٹافی کو توڑ کر گٹر میں بہا دے اور اب تک نجانے کتنی ٹافیاں اس کے ہاتھوں گٹر میں بہہ چکی ہیں :" ——— عمران نے جواب دیا تو ٹموتھی یکلخت اس طرح سنجیدہ ہو گئی جیسے اس نے دل ہی دل میں ہنسنا تو ایک طرف مسکرانے سے بھی توبہ کر لی ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پروجیکٹر آن کر دیا اور اس کی سکرین پر اُبھرنے والی تحریر کو غور سے دیکھنے لگا۔

ٹموتھی بھی سکرین کی طرف متوجہ ہوگئی. فلم چلتی رہی اور عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا. اس میں واقعی راکس پول کی طرف سے باقاعدہ معلومات پہنچائی گئی تھیں. جب فلم ختم ہوگئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پروجیکٹر آف کر دیا.

" اس میں یہ کلیو موجود ہے کہ سائنسدان راجر جس لیبارٹری میں بھی کام کر رہا ہے وہ لیبارٹری پہاڑی سلسلہ ڈوجی میں ہے" ——— ٹموتھی نے کہا.

" ہاں ڈوجی نام کا ایک ویران پہاڑی سلسلہ کافرستان اور پاکیشیا کی سرحد پر ہے لیکن یہ انتہائی وسیع سلسلہ ہے. وہاں کسی لیبارٹری کو تلاش کرتے کرتے عمریں گزر جائیں گی" ——— عمران نے کہا.

" تو پھر" ——— ٹموتھی نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا.

" اس میں ایک اور کلیو موجود ہے. اس پر کام ہو سکتا ہے" ——— عمران نے پروجیکٹر سے فلم نکال کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا.

" کونسا" ——— ٹموتھی نے چونک کر پوچھا.

" اس میں دارالحکومت کی ایک فرم رابرٹ اینڈ کو کا حوالہ موجود ہے کہ یہ سائنسدان راجر اس فرم کے کاغذات پر دارالحکومت آیا تھا" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا.

" اوہ ہاں واقعی ——— یہ بھی اچھا کلیو ہے" ——— ٹموتھی نے کہا اور عمران مسکرا دیا.

" آؤ میں تمہیں تمہارے ہوٹل ڈراپ کر دوں" ——— عمران نے

کہا اور ٹموتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا.

عمران ٹموتھی کو ہوٹل میں ڈراپ کر کے سیدھا دانش منزل پہنچ گیا.

" کچھ پتہ چلا عمران صاحب اس ٹموتھی سے" ——— بلیک زیرو نے عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی تجسس بھرے لہجے میں پوچھا.

" بیچاری صرف میٹھی ٹافی ہے، کھٹاس تو اس میں نام کو بھی نہیں ہے" عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے منہ بناتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ فقرہ وہ انتہائی مایوسی کے عالم میں کہہ رہا ہو.

" کیا مطلب" ——— بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا.

" مطلب ہے بالکل ہی سیدھی سادھی سی لڑکی ہے. اس میں سیکرٹ ایجنٹوں جیسی کھٹاس سرے سے موجود ہی نہیں ہے اور یہی بات مجھے الجھن میں ڈال رہی ہے" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹموتھی سے ہونے والی گفتگو اور پھر اس فلم تک ساری صورت حال بتا دی.

" ڈوجی والا کلیو تو خاصا اہم ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا.

" ہاں بظاہر تو بے حد اہم ہے لیکن یہی بات مجھے کھٹک رہی ہے کہ راکس پول اس قدر باخبر کیسے ہو سکتا ہے. ہم یہاں رہتے ہیں ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم نہیں ہے. اب یہ لیبارٹری کسی غار میں تو نہ بنائی گئی ہوگی کہ کسی کو سرے سے اس کا علم ہی نہ ہو اور ایکریمیا کی معلومات فروخت کرنے والی ایک نامعلوم تنظیم کو اس کے محل وقوع کا بھی علم ہو، مجھے یہ ساری صورت حال ایک باقاعدہ ٹریپ لگتی ہے لیکن اگر یہ ٹریپ ہے تو بہر حال ٹموتھی اس سے قطعی بے خبر ہے اور پھر ٹموتھی جیسی سادہ اور عام سی

لڑکی کو بھیج دینے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکینڈ سیکرٹ سروس اس پُرگن کے فارمولے میں دلچسپی نہیں رکھتی :" ـــــ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے ٹھوبھی کو یہاں اس لئے بھیجا ہو کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پر پورا بھروسہ کر رہے ہوں :" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ بہرحال اس میں رابرٹ اینڈ کمپنی کا حوالہ موجود ہے۔ میں سب سے پہلے اس حوالے کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ حوالہ درست ہے تو پھر میں اسے سنجیدگی سے لوں گا :" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ٹیلیفون اپنی طرف کھسکا کر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز :" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ اینڈ کو کا نمبر دیجئے :" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر آپریٹر کے بتائے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ اینڈ کو :" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں، مینیجر سے بات کرائیں :" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر :" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس مارکن بول رہا ہوں۔ مینیجر رابرٹ اینڈ کو :" ـــــ بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا۔

"آپ کی فرم کیا بزنس کرتی ہے :" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ٹریولنگ بزنس جناب :" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"پوری تفصیل بتائیں کہ ٹریولنگ میں آپ کیا کیا خدمات مہیا کرتے ہیں :" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہم بزنس ٹرپ، تفریحی ٹرپ، اندرون ملک، بیرون ملک ترتیب دیتے ہیں، افراد اور گروپس کو ویزے جاری کرانے میں خدمات مہیا کرتے ہیں۔ اندرون ملک اور بیرون ملک ہر قسم کی سفری سہولیات میں ہماری کمپنی خدمات مہیا کرتی ہے۔ مگر آپ یہ ساری تفصیل کیوں پوچھ رہے ہیں :" ـــــ مینیجر نے تفصیل بتاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکینڈ سے ایک سائنسدان فرار ہو کر پاکیشیا آیا ہے اور ہمارے محکمے کو یہ اطلاع ملی ہے کہ اس کا ویزا آپ کی کمپنی نے بنوا کر دیا ہے۔ کیا آپ اپنا مکمل ریکارڈ رکھتے ہیں :" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس سر، ہماری کمپنی گذشتہ بیس سالوں سے قائم ہے اور ٹریولنگ بزنس میں اس کی شہرت تو پورے پاکیشیا میں ہے۔ اس کا ہیڈ آفس ایکریمیا میں ہے اور برانچیں پوری دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں قائم ہیں۔ پاکینڈ سے اگر وہ سائنسدان یہاں آیا ہوگا تو اس کا ویزا تو جناب پاکینڈ سے ہی لگوایا گیا ہوگا البتہ یہاں اس ویزے کے سلسلے میں کسی خدمت کی ضرورت انہیں پڑی ہوگی تو ان کی خدمت کرنا ہمارا فرض تھا جناب :" ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کی یہ ایجنسی کہاں ہے ؟" ــــ عمران نے پوچھا۔

"ڈیوس روڈ پر جناب ۔" ــــ مینیجر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ۔ میں خود وہیں آ رہا ہوں ۔" ــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بات تو وہ صحیح کہہ رہا ہے کہ اگر پاکیشیا کا ویزہ پاکینڈ سے جاری کیا گیا ہو گا تو پاکینڈ میں پاکیشیا کے ہائی کمیشن نے اسے جاری کیا ہو گا ۔" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اصولاً تو ایسا ہی ہونا چاہیے لیکن اگر وہ سائنسدان واقعی فرار ہوا ہے تو ظاہر ہے اس نے اپنے نام سے پاسپورٹ تو نہ بنوایا ہو گا اور ظاہر ہے جو نام پاسپورٹ پر لکھا گیا ہو گا اسی نام سے ویزہ دیا گیا ہو گا۔ اور لازماً یہ نام جعلی ہو گا۔ راجر نہیں ہو گا پھر اس راکس پول کو کیسے علم ہو گیا کہ سائنسدان راجر رابرٹ اینڈ کمپنی کے ذریعے پاکیشیا پہنچا ہے ۔" ــــ عمران نے کہا۔

"آپ کی بات بھی درست ہے ۔ اب تو واقعی مجھے بھی یہی محسوس ہو رہا ہے کہ راکس پول شرلاک ہومز کا نیا نام ہے ۔" ــــ بلیک زیرو نے کہا اور عمران مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ریکارڈ چیک کر لوں کہ پاکینڈ سے کتنے افراد اس کمپنی کے ذریعے آئے ہیں۔ پھر شاید بات آگے بڑھے ۔" ــــ عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوالس انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ جیک نے اسے بتا دیا تھا کہ اس نے معاہدے کی نقل حاصل کرنے کے تمام انتظامات کر لئے ہیں اور آج نو بجے صبح سے پہلے پہلے فائل کی کاپی سپیشل ریکارڈ روم سے باہر آ جائے گی اور اس وقت ساڑھے نو بج رہے تھے۔ وہ آٹھ بجے سے ہی ٹہلنے میں مصروف تھا اور بار بار گھڑی دیکھتا رہا اور پھر اچانک میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی تو جوالس بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔" ــــ جوالس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"جیک بول رہا ہوں باس ـــ وکٹری ، میں آ رہا ہوں ۔" ــــ دوسری طرف سے جیک کی مسرت سے کانپتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس

کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا، آخر کار ہم کامیاب ہو گئے۔ آخر کار فتح ہمارا مقدر بن گئی:" ـــــ جوالس نے پاگلوں کے سے انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے میز پر مکہ مارا اور پھر ریوالونگ چیئر پر بیٹھ کر بچوں کے سے انداز میں جھولنے لگا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ وہ اس قدر مسرت کے اظہار میں حق بجانب بھی تھا کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے نہ صرف معاہدے کی نقل حاصل کرلی تھی بلکہ اس انداز میں کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی تھی پاکیشیا سیکرٹ سروس، سنٹرل انٹیلی جنس پولیس سب اس سے قطعی بے خبر رہی تھیں اور یہ واقعی حیرت انگیز اور عظیم الشان کامیابی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی تو جوالس اس طرح چونک پڑا جیسے خواب سے بیدار ہوا ہو۔

"یس کم اِن:" ـــــ جوالس نے چونک کر کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور مسکراتا ہوا روشن چہرے والا جیک اندر داخل ہوا۔ جیک کا چہرہ کامیابی کی مسرت سے گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا۔ اس کی نس نس سے مسرت کی روشنی پھوٹ رہی تھی۔

"مبارک ہو باس، ہم اپنی پلاننگ میں کامیاب ہو گئے۔ یہ لیجئے فلم:" جیک نے جیب سے ایک مائیکرو فلم نکال کر جوالس کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا اور جوالس اُٹھ کر بے اختیار جیک سے بغلگیر ہو گیا۔

"یہ سب تمہاری ذہانت ہے جیک، مجھے تم پر فخر ہے:" ـــــ جوالس نے اس کی پشت کو بڑے خلوص اور محبت سے تھپکتے ہوئے کہا۔

"میری نہیں باس، آپ کی کامیابی ہے:" ـــــ جیک نے کہا۔

"پہلے میں چیک کرلوں کہ اس فلم میں کیا ہے پھر تمہاری رپورٹ سنوں گا:" ـــــ "علیحدہ" ہوتے ہی جوالس نے کہا اور پھر مڑ کر عقبی الماری کھول کر اس نے مائیکرو فلم پروجیکٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے مائیکرو فلم اٹھائی اور اسے پروجیکٹر میں ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے پروجیکٹر کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے پروجیکٹر پر موجود سکرین روشن ہو گئی اور پھر اس پر تحریریں اُبھرنے لگیں۔ جوالس ایک بٹن دبا کر تحریر کو اس وقت تک روکے رکھتا جب تک وہ اسے پورا پڑھ نہ لیتا۔ اس طرح ایک ایک کر کے صفحے سامنے آتے رہے۔ جوالس اور جیک دونوں انہیں پڑھتے رہے۔ یہ واقعی پاکیشیا اور ولیسٹرن کارمن کے درمیان ایک معاہدے کا ڈرافٹ تھا۔ یہ معاہدہ ایک ہتھیار ایس۔ دی۔ ایس کے بارے میں تھا اور اس میں کافی پیچیدہ قسم کی شرائط اور تجاویز درج تھیں جن کی ان دونوں کو پوری طرح سمجھ نہ آئی تھی لیکن بہرحال جوالس اس بارے میں پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا کہ یہ اس معاہدے کی مائیکرو فلم ہے جس کے حصول کے لئے وہ یہاں آئے تھے۔ اس فائل کا کوڈ نام بھی فلم میں موجود تھا اور یہ مکمل کوڈ نام تھا جو انہیں بتایا گیا تھا۔ جوالس نے پروجیکٹر آف کیا اور پھر فلم اس میں سے نکال کر پروجیکٹر اٹھایا اور مڑ کر اسے الماری میں رکھ کر اس نے الماری میں موجود ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھ دیا۔

"باس یہ ٹرانسمیٹر:" ـــــ جیک نے چونک کر پوچھا۔

"کیا مطلب ـــ تم حیران کیوں ہو رہے ہو ٹرانسمیٹر ہے۔ میں چیف باس کو خوشخبری بھی سنانا چاہتا ہوں اور ان سے مزید ہدایات بھی لینا چاہتا

ہوں "۔۔۔۔ جوالس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"باس شاید آپ کو یاد نہیں رہا کہ چیف باس نے خاص طور پر ٹرانسمیٹر کال سے منع کیا تھا کیونکہ کافرستان نے اس بارے میں خصوصی ہدایات دی ہوئی ہیں۔ یہاں ٹرانسمیٹر کالیں باقاعدگی سے چیک کی جاتی ہیں۔ اس طرح تو سیکرٹ سروس کو فوری اس سارے واقعے کا علم ہو جائے گا"۔۔۔۔ جیک نے کہا تو جوالس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"اوہ واقعی تم نے بروقت یاد دلا دیا ورنہ میں زندگی کی سب سے بڑی حماقت کرنے ہی والا تھا، بے پناہ مسرت کی وجہ سے مجھے واقعی یاد ہی نہیں رہا تھا کہ چیف باس نے خاص طور پر ٹرانسمیٹر کال سے منع کیا تھا"۔۔۔۔ جوالس نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر دی۔

"آپ فون پر بات کر سکتے ہیں باس، آپ کے فون میں این۔ سی فٹ ہے"۔۔۔۔ جیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں، این۔ سی کی وجہ سے کال تو چیک ہی نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ جوالس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کو اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔ پاکینڈو میں سیکرٹ سروس کا باقاعدہ اوپن ہیڈ کوارٹر تھا۔ عام دفتروں کے انداز میں اور وہاں باقاعدہ دفتری انداز میں کام ہوتا تھا صرف فیلڈ شعبے کے افراد مخصوص کال پر ہیڈ کوارٹر آتے تھے اور دفتر

والوں کو بھی یہ علم نہ ہوتا تھا کہ کون کون فیلڈ شعبے سے متعلق ہے کیونکہ سیکرٹ سروس کے کئی مختلف شعبے ایکسٹنز میں کام کرتے تھے۔

"چیف باس سے بات کراؤ، میں جوالس بول رہا ہوں"۔۔۔۔ جوالس نے کہا۔

"یس سر، ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد چیف باس کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جوالس بول رہا ہوں باس، مشن ٹارگٹ سے"۔۔۔۔ جوالس نے کہا۔

"ہاں، کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف باس نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کامیابی باس ۔۔ مکمل اور بے داغ کامیابی"۔۔۔۔ جوالس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا فون محفوظ ہے"۔۔۔۔ چیف باس نے پوچھا۔

"یس باس، اس میں این۔ سی فٹ ہے"۔۔۔۔ جوالس نے کہا۔

"او۔ کے، مجھے پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ چیف نے پوچھا اور جواب میں جوالس نے سپیشل ریکارڈ روم کے حفاظتی اقدامات کی فائل حاصل کرنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کے بعد تفصیل آپ کو جیک بتائے گا کیونکہ بعد کا سارا کام جیک نے کیا ہے۔ البتہ پلاننگ میں بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔ جوالس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیک کے ساتھ طے شدہ وہ پلاننگ بتا دی کہ کس طرح

جمعدار کے روپ میں الیگزینڈر اس معاہدے کی کاپی نکال لائے گا۔

" اوہ اچھی اور بے داغ پلاننگ تھی لیکن کیا پلاننگ پر عمل درآمد کے دوران کوئی رکاوٹ تو پیدا نہیں ہوئی۔" ——— چیف باس نے کہا۔

" یہ تو جیک ہی بتا سکتا ہے۔ فلم مل جانے کی خوشی میں ابھی تک میں نے اس سے رپورٹ ہی نہیں سنی" ——— جوالس نے کہا اور چیف باس بے اختیار ہنس پڑا۔

" او۔ کے۔ رسیور جیک کو دے دو اور میرے ساتھ ساتھ تم بھی رپورٹ سن لو" ——— چیف باس نے ہنستے ہوئے کہا اور جوالس نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور جیک کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو چیف باس' آپ نے پلاننگ تو سن لی ہے۔ اس پلاننگ پر میں نے اور میرے سیکشن نے عمل درآمد شروع کیا۔ حفاظتی اقدامات کا تفصیل سے مطالعہ کیا گیا۔ یہ ڈی۔ ایکس سُپر سسٹم تھا۔ انتہائی جدید طرز کا لیکن آپ جانتے ہیں کہ میرے سیکشن میں اس سسٹم کے ماہر موجود ہیں چنانچہ ہم نے اس کا توڑ نکال لیا۔ اس کے بعد اس جمعدار کی نگرانی کی گئی۔ اس کی مصروفیات' اس کا انداز سب کچھ چیک ہوا اور آج رات الیگزینڈر اور میں سامان سمیت اس جمعدار جس کا نام روشن تھا' کے کوارٹر میں پہنچ گئے۔ روشن سو رہا تھا' میں نے اسے گیس کی مدد سے بیہوش کر دیا۔ الیگزینڈر کا میک اپ میں نے وہیں بیٹھ کر کیا۔ روشن کا یونیفارم نما لباس موجود تھا چنانچہ وہ لباس الیگزینڈر نے پہن لیا۔ اس کے بعد اس نے اس کے بولنے چلنے اور بات کرنے کی باقاعدہ ریہرسل کی۔ جب میں پوری طرح مطمئن ہو گیا تو میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی۔ اس کے لباس میں ٹیلی ویژو آلہ لگا دیا تھا تا کہ میں کوارٹر میں بیٹھ کر

اسے چیک کرتا ہوں۔ الیگزینڈر نے کمال کی اداکاری کی کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ ہو سکا اور الیگزینڈر سیکرٹری وزارت خارجہ کے دفتر میں پہنچ گیا۔ پہلے تو اس نے وہاں کی صفائی کی۔ اس کے بعد وہ سپیشل ریکارڈ روم میں چلا گیا۔ پندرہ منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی اور اس نے باقی ماندہ صفائی کی اور پھر تھیلا لے کر وہ دفتر بند کر کے باہر آ گیا۔ سیکورٹی نے حسب دستور رسمی چیکنگ کی۔ الیگزینڈر نے انہیں طبیعت کی خرابی کی بات کی تو سپاہیوں نے اُسے آرام کا مشورہ دیا چنانچہ الیگزینڈر تھیلا لئے سیدھا کوارٹر میں آ گیا حالانکہ پہلے تھیلے میں موجود ردی کاغذات سیکورٹی کے تحت ایک مخصوص ڈبے میں ڈالے جاتے ہیں تا کہ انہیں سیکورٹی کے لحاظ سے مکمل طور پر ضائع کر دیا جائے بہرحال الیگزینڈر کوارٹر میں پہنچ گیا۔ وہ کامیاب لوٹا تھا۔ اس نے تھیلے میں سے فلم نکال کر مجھے دے دی اور کیمرہ خود رکھ لیا۔ باقی تھیلا اسی طرح رکھ دیا گیا۔ البتہ میں نے تھیلے کے پکڑنے والی جگہ پر الیگزینڈر کی انگلیوں کے نشانات مٹا کر بیہوش پڑے روشن کی انگلیوں اور ہاتھوں کے نشانات لگا دیئے۔ اس کے بعد میں نے بیہوش روشن کا عام لباس اتار کر ایک طرف رکھا اور الیگزینڈر نے وہ مخصوص یونیفارم نما لباس اتار کر اس روشن کو پہنا دیا۔ پھر روشن کو ٹی۔ الیون انجکشن لگا دیا گیا اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم کچھ دیر پھڑکتا رہا' اسے ہوش آ گیا تھا۔ وہ کراہتا رہا' پھڑکتا رہا اور پھر مر گیا۔ جب ہمیں اس کی موت کا مکمل یقین ہو گیا تو ہم دونوں احتیاط سے اس کے کوارٹر کی عقبی سمت سے نکلے اور بغیر کسی کی نظروں میں آئے سیکرٹریٹ سے باہر آ گئے۔ الیگزینڈر کا روشن والا میک اپ پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے کسی کے چونکنے اور پہچان لئے جانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ الیگزینڈر

سیکشن کوارٹر چلا گیا جبکہ میں نے ایک پبلک فون بوتھ سے باس کو کامیابی کی خبر سنائی اور پھر میں ان کے پاس آگیا. فلم میں نے ان کے حوالے کردی. باس نے پروجیکٹر پر اسے چیک کیا. فلم درست اور اصل ہے:" جیک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا.

"گڈ شو — جیک تم نے واقعی حیرت انگیز اور قابل فخر کارنامہ انجام دیا ہے. ریسیور جوالس کو دو:" —— چیف باس نے کہا اور جیک نے شکریہ ادا کر کے ریسیور جوالس کی طرف بڑھا دیا.

"یس باس:" —— جوالس نے ریسیور لے کر کہا.

"ویری گڈ جوالس. تم نے اور تمہارے سیکشن نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ جس کی مثال نہیں مل سکتی. تم اب ایسا کرو کہ مائیکرو فلم سمیت فوری طور پر واپس آجاؤ. اب تمہارا وہاں ایک لمحہ رہنا بھی خطرناک ہے:" چیف باس نے کہا.

"ٹھیک ہے باس' اب یہاں رہنے کا کوئی فائدہ بھی تو نہیں. لیکن باس جیک اور اس کے ساتھیوں کو تمام سامان سمیٹنے اور یہاں سے روانگی میں ایک دو روز لگ ہی جائیں گے:" —— جوالس نے کہا.

"وہ بعد میں آتے رہیں گے تم اکیلے فلم لے کر پہلی فلائٹ سے واپس آجاؤ:" —— چیف باس نے کہا.

"یس باس — جیسے آپ کا حکم:" —— جوالس نے کہا اور دوسری طرف سے او.کے کے الفاظ سن کر اس نے ریسیور رکھ دیا.

"تم اپنے سیکشن کو لے کر اطمینان سے آجانا' میں آج رات کو ہی نکل جانا ہوں:" —— جوالس نے جیک سے مخاطب ہو کر کہا.

"سیٹ ملنے پر ہی آپ جائیں گے' پہلے سیٹ کا تو پتہ کر لیں:" —— جیک نے مسکراتے ہوئے کہا.

"اوہ ہاں ٹھیک ہے:" —— جوالس نے کہا اور اس نے ریسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر ڈائل کیے. پھر انکوائری آپریٹر سے ایئر پورٹ بکنگ کا نمبر پوچھ کر اس نے وہاں فون کیا اور دوسرے لمحے یہ سن کر اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا کہ رات کو آٹھ بجے جانے والی فلائٹ پر سیٹ موجود تھی.

"او.کے باس اب مجھے اجازت' اب آپ سے ملاقات پاکینڈ میں ہی ہو گی:" —— جیک نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا.

"ہاں:" —— جوالس نے کہا اور اس نے اٹھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں جیک سے مصافحہ کیا اور جیک مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا. جیک کے جانے کے بعد جوالس اٹھا اور اس نے الماری کھول کر ایک ڈبے میں وہ فلم احتیاط سے رکھی اور پھر الماری بند کر کے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا. گو فلائٹ کی روانگی رات کے آٹھ بجے تھی لیکن جوالس فوری طور پر یہ رہائش گاہ چھوڑ دینا چاہتا تھا. وہ کسی قسم کا رسک لینے کا قائل نہ تھا. ڈریسنگ روم سے نکل کر اس نے الماری سے سب سے پہلے وہ فلم اٹھائی اور اسے کوٹ کی ایک خاص جیب میں اطمینان سے رکھنے کے بعد اس نے الماری کے نچلے خانے میں موجود اپنا خاص بریف کیس اٹھایا. اس میں موجود کاغذات کو چیک کیا اور پھر مطمئن ہو کر وہ بریف کیس اٹھائے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا چونکہ جب سے وہ پاکیشیا آیا تھا مسلسل اس رہائش گاہ میں ہی بند رہا تھا اس لئے اب رات کے آٹھ بجے تک وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر دارالحکومت کے خاص خاص علاقوں کی سیر کر لینا چاہتا تھا. اس طرح وقت بھی آسانی سے گزر جاتا تھا اور اس کی سیر بھی ہو جاتی تھی.

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا گہری سوچ میں غرق تھا۔ بلیک زیرو سامنے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"عجیب کیس ہے یہ، کوئی سر پیر ہی نہیں۔" ـــــ آخر کار عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب، اب تو آپ کا یہ خیال مجھے بھی درست محسوس ہو رہا ہے کہ یہ سرے سے کوئی کیس ہی نہیں ہے۔ یہ ہمیں کسی مخصوص وجہ سے الجھایا جا رہا ہے۔" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"کس وجہ سے ـــ آج کتنے دن ہو گئے ہیں، نہ ہی ٹموتھی نے کسی سے رابطہ قائم کیا ہے، نہ کسی نے ٹموتھی سے رابطہ قائم کیا ہے، نہ ہی کوئی خاص بات اس دوران سامنے آئی ہے۔ رابرٹ اینڈ کمپنی کے ریکارڈ کے مطابق پاکینڈ سے اس کمپنی کے ذریعے بیس افراد یہاں آئے ہیں۔ ان میں سے سولہ واپس بھی جا چکے ہیں اور چار کو چیک کیا گیا ہے، وہ درست ہیں۔ ڈوجی کی پہاڑیوں کا بھی باقاعدہ

سپیشل سروے کرایا گیا ہے وہاں کوئی لیبارٹری دریافت نہیں ہوئی۔ کافرستان سے تاٹران نے بھی یہی رپورٹ دی ہے کہ کسی سائنسدان راجر کے ساتھ کسی سپر گن کے معاہدے اور پاکیشیا میں کسی کافرستان کی لیبارٹری کی کوئی سن گن اسے نہیں مل سکی لیکن ٹموتھی اور اس کے باس کا یہی اصرار ہے کہ ایسا ہوا ہے۔ راکس پول کے بارے میں دنیا کی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیاں سرے سے جانتی ہی کچھ نہیں۔" ـــــ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے، جب ان میں سے کسی کا کوئی وجود ہوگا تو کوئی انہیں جانے گا بھی۔" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹموتھی کو میں نے باقاعدہ ہپناٹائز کر کے اس کے ذہن کو اچھی طرح کھنگالا ہے۔ وہ اپنی جگہ سچی ہے۔ اسے باقاعدہ اس کے چیف باس نے یہ مشن دے کر بھیجا ہے۔" ـــــ عمران نے کہا۔

"اب آخری چارہ کار تو یہی رہ گیا ہے کہ پاکینڈ سیکرٹ سروس کے چیف کے ذہن کا تجزیہ کرایا جائے۔" ـــــ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی تکدر کی تہہ یکلخت غائب ہو گئی۔

"واہ اچھا آئیڈیا ہے، بلکہ پاکینڈ سیکرٹ سروس کا چیف ہی کیوں سب چیفس کا ذہنی تجزیہ ہونا چاہیے۔" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ دونوں ہی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے۔ میں نے فلیٹ پر فون کیا

سے وہاں بھی وہ موجود نہیں ہے۔" ——— دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"اسے ذہنی تجزیے کی غرض سے مینٹل ہسپتال بھیج دیا گیا ہے۔" ——— عمران نے اپنی اصلی آواز میں کہا۔

"اوہ تم — کیا مطلب۔ یہ کیا مذاق ہے۔" ——— سر سلطان نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"بلیک زیرو سے یہی طے ہوا تھا کہ تمام دنیا کی سیکرٹ سروس کے چیفس کے ذہنوں کا تجزیہ کرایا جائے۔ میں نے فوراً ہاں کر دی کیونکہ مجھے یقین تھا بلیک زیرو کے ذہنی تجزیے کی رپورٹ آنے کے بعد ڈاکٹروں نے اسے مینٹل ہسپتال سے باہر ہی نہیں آنے دینا۔ اس طرح میرا ایکسٹو بننے کا چانس بن جائے گا لیکن اب کیا کیا جائے۔ چیف آخر چیف ہوتا ہے اس نے حکم دے دیا کہ چیف تو میں ہوں لیکن ذہنی تجزیہ عمران کا ہوگا۔" ——— عمران نے کہا اور دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"بات تو اس نے ٹھیک کی ہے لیکن یہ ذہنی تجزیے کی آخر ضرورت کیا آپڑی ہے۔" ——— سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آج کل ایک کیس میں مغز کھپا رہے ہیں مگر اس میں اتنا مغز کھپ گیا ہے کہ اب شاید باقی کچھ رہا ہی نہیں لیکن وہ کیس ابھی تک لاینحل ہے۔ بہرحال آپ فرمائیں کیسے یاد فرمایا ہے شہنشاہ وقت نے مجھ جیسے حقیر فقیر کو۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں گذشتہ دو روز سے شدید الجھن کا شکار ہوں۔ اگر تم میرے دفتر آجاؤ تو شاید میں اس کی پوری وضاحت کر سکوں۔" ——— سر سلطان

نے کہا۔

"آسان حل ہے ——— ریٹائرمنٹ لے لیجئے اور باقی عمر یاد اللہ میں گزاریئے۔ کوئی الجھن نہیں رہے گی۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یاد اللہ میں عمر گزارنے کے لئے ریٹائرمنٹ ضروری نہیں ہوتی سمجھے۔ یہ ان لوگوں کا فریبانہ نقطہ نظر ہے جو کہتے ہیں کہ ابھی تو دنیا کے دھندے پورے کر لیں جب بوڑھے ہو جائیں گے فارغ ہو جائیں گے تو اللہ اللہ کر لیں گے حالانکہ مسلمان کا دل اللہ کی طرف اور ہاتھ اور ذہن کام کی طرف بیک وقت رہنے چاہئیں۔" ——— سر سلطان نے پورا وعظ کر ڈالا۔

"ماشاءاللہ۔ ماشاءاللہ ——— وہ غالب کا کیا مصرعہ ہے۔ تجھے ہم ولی سمجھتے جو گر . . . . ." ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"آجاؤ میں انتظار کر رہا ہوں۔" ——— دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"ایکسٹو۔" ——— عمران نے دوبارہ رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔" ——— دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"باس ٹموتھی نے ہوٹل والوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ وہ آج شام ہوٹل چھوڑ رہی ہے اور اس نے پاکینڈو جانے والی شام کی فلائٹ میں سیٹ بھی بک کرادی ہے۔" ——— دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران

بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے نگرانی جاری رکھو"۔ ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ٹموتھی کو ـــ وہ کیوں جا رہی ہے"۔ ـــــ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"شاید پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے مایوس ہو گئی ہے۔ نجانے وہ کیا کیا خیالات لے کر آئی ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس قدر فعال ہے اس قدر تیز ہے مگر یہاں جمود ہی جمود ہے"۔ ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر ریسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس جولین بول رہی ہوں"۔ ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ٹموتھی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بزبان خود بول رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہم دونوں ڈوجی کی پہاڑیوں کا خود جا کر سروے کریں۔ بڑی ویران اور بنجر پہاڑیاں ہیں اس لئے اکیلے جاتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں ساتھ لے چلوں تاکہ کچھ تو رنگینی اور دلکشی نظر آئے"۔ ـــــ عمران نے اپنی آواز میں کہا۔

"تعریف کا شکریہ علی عمران، لیکن میں تو آج شام کی فلائٹ سے واپس جا رہی ہوں۔ میں نے تمہارے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن تم نہیں ملے تو میں نے تمہارے باورچی کو پیغام دے دیا تھا"۔ ـــــ دوسری طرف سے ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے کیا ہوا ـــ کیا پاکیشیا پسند نہیں آیا"۔ ـــــ عمران

نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو انتہائی حسین ملک ہے۔ یہاں کے لوگ بھی انتہائی بااخلاق ہیں لیکن میرا مشن ختم ہو گیا ہے اس لئے مجبوری ہے"۔ ـــــ ٹموتھی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"مشن ختم ہو گیا ہے، کیا مطلب۔ اس سائنسدان راجر کا پتہ چل گیا ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں، ابھی تھوڑی دیر پہلے چیف باس کا فون آیا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ سائنسدان راجر پرگن کے فارمولے سمیت پاکیشیا سے فرار ہو کر واپس پاکینڈو پہنچ گیا ہے۔ یہاں کافرستان والوں نے اس سے دھوکہ کیا تھا۔ وہ اسے مارنا چاہتے تھے چنانچہ وہ یہاں سے بھی فرار ہو گیا۔ بقول باس اس نے معافی مانگ لی ہے اور حکومت پاکینڈو نے اسے معاف کر دیا ہے"۔ ـــــ ٹموتھی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ چلو اچھا ہوا۔ مسئلہ حل ہو گیا لیکن مس ٹموتھی جولین میں تمہیں ائیرپورٹ پر سی آف کرنے نہ آ سکوں گا۔ کیونکہ مجھے ایک انتہائی ضروری کام ہے۔ اپنے چیف باس کو میرا سلام کہہ دیں ـــ گڈ بائی"۔ ـــــ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے کچھ سنے بغیر اس نے ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ فراخ پیشانی لکیروں سے بھر گئی۔

"یہ سب کیا ہوا۔ کیا واقعی وہ سائنسدان واپس چلا گیا ہے"۔ ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں بلکہ جو کچھ پاکینڈو سیکرٹ سروس کا چیف چاہتا تھا وہ پورا ہو گیا

ہے۔ اس لئے ٹموتھی کو واپس بلا لیا گیا ہے:"—— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب، میں سمجھا نہیں۔ کیا کچھ پورا ہو گیا ہے:"—— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو ہمیں معلوم نہیں ہو سکا لیکن میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ ہمارے خلاف اس بار انتہائی خوبصورتی سے جال بچھایا گیا ہے اور ہم اس جال میں پھنس کر پھڑپھڑاتے رہے ہیں اور وہ اپنا کام کر گزرے ہیں۔ بہر حال ٹھیک ہے میں بھی اس مسئلے کی تہہ تک پہنچ کر ہی دم لوں گا:"—— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اُٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سر سلطان کے دفتر پہنچ چکا تھا۔

"کیا بات ہے، کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہو:"—— سر سلطان نے اس کا چہرہ دیکھتے ہی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"سوچ رہا ہوں کہ آخر آپ کو اس عمر میں کیا الجھن پیش آ سکتی ہے:"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم واقعی شیطان ہو، معمولی سی بات کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہو۔ آؤ میرے ساتھ میں تمہیں ایک چیز دکھانا چاہتا ہوں:"—— سر سلطان نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا اور عمران بھی کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ تو واقعی آج پہیلیاں بجھوانے پر تلے ہوئے ہیں:"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں، بعض اوقات ایسا کرنے کو بھی جی چاہتا ہے:"—— سر سلطان نے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لے کر سپیشل ریکارڈ روم میں داخل

ہو گئے۔ عمران چونکہ اس کے حفاظتی نظام سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے وہ خاموشی سے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ سپیشل ریکارڈ روم میں پہنچ کر سر سلطان ایک الماری کے پاس جا کر رک گئے۔ انہوں نے الماری کے خاص حفاظتی نظام کا خفیہ بٹن آف کیا اور پھر الماری کھول دی۔

"یہ فائل دیکھو —— یہ سرخ رنگ کی۔ کیا تمہیں اس میں اور دوسری فائلوں میں کچھ فرق نظر آ رہا ہے:"—— سر سلطان نے کہا۔ اور عمران آگے بڑھ کر غور سے اس سرخ کور کی فائل اور دوسری فائلوں کو دیکھنے لگا۔

"میرا خیال ہے کہ ذہنی تجزیہ مینٹل ہسپتال میں ہی ہوتا ہے لیکن اب مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کا انتظام وزارت خارجہ کے سپیشل ریکارڈ روم میں بھی ہے۔ مجھے تو کوئی خاص بات نظر نہیں آ رہی:"—— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے دیکھا نہیں کہ یہ سرخ رنگ کی فائل ذرا سی ترچھی رکھی ہوئی ہے حالانکہ باقی فائلیں بالکل سیدھی ہیں:"—— سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جلدی میں رکھتے ہوئے فائل ذرا سی ترچھی بھی ہو سکتی ہے۔ بس معمولی سا ہی فرق ہے۔ آپ پہیلیاں بجھوانے کی بجائے اگر کھل کر بات کریں تو شاید مجھ جیسے موٹے دماغ کے آدمی کی عقل میں کچھ بات آ سکے:"—— عمران نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سرخ کور والی فائل پاکیشیا اور ویسٹرن کارمن کے درمیان ایک خاص ہتھیار کے بارے میں ہونے والے معاہدے کی فائل ہے۔ ابھی یہ معاہدہ مکمل نہیں ہو سکا لیکن اگر یہ مکمل ہو گیا تو پاکیشیا کا دفاع کافرستان سے خاصی حد

تک محفوظ ہو جائے گا۔ اس لئے میرے نقطہ نظر سے خاص اہمیت ہے
حالانکہ اس معاہدے کی شرائط حتمی طور پر طے نہیں ہوئیں اس کی۔ اس کے
باوجود میں نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے سپیشل ریکارڈ روم میں
رکھا ہوا ہے اور تم جانتے ہو کہ سپیشل ریکارڈ روم کا حفاظتی نظام ایسا
ہے کہ اس میں میرے علاوہ یا میری موجودگی کے بغیر کوئی ذی روح اندر
داخل نہیں ہو سکتا اور میں اپنی اس عادت سے بخوبی واقف ہوں کہ
میں کسی فائل کو اس طرح کبھی ترچھی رکھ ہی نہیں سکتا۔ یہ میرے مزاج
کے خلاف ہیں۔ اس الماری میں اور بھی فائلیں موجود ہیں تم انہیں بھی
دیکھ سکتے ہو۔ اس کے علاوہ باقی فائلوں کو بھی چیک کر سکتے ہو۔"۔۔۔
سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

عمران نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اور فائل اٹھا کر اسے غور
سے دیکھنے لگا۔ فائل دیکھتے دیکھتے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا آپ نے اس کی آئی۔ ٹی کیمرے سے مائیکرو فلم بنوائی ہے۔"
عمران نے چونک کر سر سلطان سے پوچھا۔

" فلم ۔۔۔ نہیں۔ مجھے کیا ضرورت تھی اس کی فلم بنوانے کی۔ یہ تم
کیا کہہ رہے ہو۔"۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے
میں کہا۔

" اس فائل کی آئی۔ ٹی انسٹنٹ کیمرے سے فلم بنائی گئی ہے دیکھیں
فائل کے ہر کاغذ کے کنارے پر دھوئیں کی ہلکی سی تہہ ۔۔۔ یہ آئی۔ ٹی
کیمرے سے نکلنے والی مخصوص کیمیکلز ٹائپ روشنی کا نتیجہ ہے۔ جیسے جیسے
وقت گزرتا جائے گا دھوئیں کی تہہ مدھم پڑتی جائے گی اور تقریباً ایک

ہفتے بعد مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔ موجودہ تہہ سے یہی لگتا ہے کہ یہ
فلم زیادہ سے زیادہ چار روز پہلے تیار کی گئی ہے۔"۔۔۔ عمران
نے کہا۔

" چار روز پہلے ۔۔۔ اوہ چار روز پہلے تو میرے دفتر کا پرانا جمعدار
روشن فوت ہوا ہے۔ اوہ ۔۔۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے عمران حفاظتی انتظامات
درست ہیں۔ ان کی موجودگی میں کوئی اندر جا نہیں سکتا پھر۔۔۔"۔۔۔
سر سلطان نے کہا۔

" روشن وہی جمعدار ہے جو بوڑھا سا ہے اور خاصی دلچسپ اور پر
مزاح باتیں کرتا ہے۔"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں۔ دفتر کا سب سے پرانا اور انتہائی ذمہ دار جمعدار تھا بیچارہ۔
بیوی بچے ایک حادثے میں مر گئے تھے۔ اکیلا کوارٹر میں رہتا تھا۔
چار روز پہلے وہ صبح صفائی کے لئے آیا۔ جاتے وقت اس نے
سکیورٹی کو بتایا کہ اس کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ سکیورٹی والے
اسے اچھی طرح جانتے تھے۔ انہوں نے اسے آرام کا مشورہ دیا اور وہ سیدھا
اپنے کوارٹر چلا گیا۔ دوپہر کو جب وہ صفائی کرنے نہ آیا تو چپڑاسیوں نے
جا کر معلوم کیا تو وہ کوارٹر میں مردہ پڑا ہوا تھا۔ صبح کی صفائی والا تھیلا اور
جھاڑو بھی وہیں پڑا تھا۔ اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا بوڑھا آدمی تھا۔۔۔
سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس فائل کی کیا اہمیت ہے۔ آپ تو کہہ رہے ہیں کہ ابھی معاہدہ
ہوا ہی نہیں۔"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ معاہدہ تو ابھی نہیں ہوا لیکن بہرحال اس فائل میں جو شرائط

وغیرہ موجود ہیں۔ وہ تقریباً حتمی ہیں معمولی سا ردوبدل ہو تو ہو باقی تو صرف رسمی دستخط رہ جاتے ہیں لیکن یہ ٹاپ سیکرٹ معاہدہ ہے۔ اس میں چند ایسی شرائط بھی موجود ہیں کہ اگر ان کا علم ہمارے ہمسایہ ملک کو ہو گیا تو پاکیشیا کے لئے خاصی پریشانیاں پیدا ہو جائیں گی اور دوسری بات یہ کہ اگر یہ معاہدہ مکمل ہونے سے پہلے افشا ہو گیا تو پھر ولیسٹرن کارمن اسے منسوخ بھی کر سکتا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ جو ہتھیار اس معاہدے کے تحت پاکیشیا کو مل رہا ہے وہ ولیسٹرن کارمن کا انتہائی ٹاپ سیکرٹ ہتھیار ہے اور ولیسٹرن کارمن کے بعد صرف پاکیشیا کو مل رہا تھا۔ اس طرح اس معاہدے کے افشا سے وہ ہتھیار بھی افشا ہو جائے گا اور اس کا نتیجہ تم سمجھ سکتے ہو کہ کیا نکلے گا لیکن اب بھی مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں آ رہا کہ اس کی فلم بن چکی ہے۔ میرا خیال ہے یہ تمہارا وہم ہے:۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"پھر آپ یہ فائل ترچھی بھی رکھ سکتے ہوں گے:۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں، ایسا ناممکن ہے۔ یہ میرے مزاج کے خلاف ہے۔ اسی لئے تو مجھے الجھن ہو رہی تھی:۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"آئیے باہر دفتر میں چلتے ہیں:۔۔۔۔ عمران نے کہا اور فائل سر سلطان کی طرف بڑھا دی۔ سر سلطان نے فائل واپس الماری میں رکھی اور عمران نے دیکھا کہ انہوں نے اسے واقعی انتہائی احتیاط سے بالکل سیدھا رکھا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ دفتر میں پہنچ گئے تھے۔

"سپیشل ریکارڈ روم کے حفاظتی انتظامات کا علم آپ کے علاوہ کس کس کو ہے:۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"میرے علاوہ اور کسی کو بھی نہیں:۔۔۔۔ سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"آپ نے یہ کیسے دعویٰ کر دیا۔ ان انتظامات کا تو مجھے بھی علم ہے:۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اور بات ہے۔ میرا مطلب کسی اجنبی سے تھا:۔۔۔۔ سر سلطان نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ عمران دیکھ رہا تھا کہ جب سے اس نے فائل کی فلم بنانے کی بات کی تھی سر سلطان کے چہرے پر انتہائی پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"اور بات کو چھوڑیں ۔۔۔ سب کی بات کریں:۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ انتظامات چار سال پہلے کرائے گئے ہیں۔ سسٹم بیرون ملک سے آیا تھا لیکن اس کی فٹنگ ملٹری انٹیلی جنس کے ایک ماہر نے کی تھی اور اس کی معاونت جنرل ریکارڈ روم کے انچارج ساجد نے کی تھی:۔۔۔۔ سر سلطان نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"ساجد:۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں، وزارت خارجہ کے جنرل ریکارڈ روم کا انچارج لیکن وہ انتہائی با اعتماد، ایماندار اور محب وطن آدمی ہے۔ اس پر شک کرنا ایسا ہی ہے جیسے مجھ پر شک کرنا ہو:۔۔۔۔ سر سلطان نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اس جمعدار کا کوارٹر کہاں ہے۔ کیا وہ ابھی خالی پڑا ہے یا وہاں کوئی دوسرا آگیا ہے۔ اس کا سامان وغیرہ تو ہوگا۔" ——— عمران نے پوچھا۔

"کوارٹر تو دوسرے روز ہی کسی اور جمعدار کو الاٹ کر دیا گیا تھا کیونکہ کوارٹرز کی سخت شارٹیج ہے۔ البتہ میرا خیال ہے اس کا سامان اس کے گاؤں میں اس کے رشتہ داروں کو بھجوا دیا گیا تھا اور سامان بھی کیا تھا ایک صندوق تھا جس میں چند کپڑوں کے جوڑے تھے اور شاید دو چار ہزار کے انعامی بانڈز تھے اور بس۔" ——— سر سلطان نے کہا۔

"آپ کو اس قدر تفصیل کا کیسے علم ہوا ہے۔ ظاہر ہے آپ تو سیکرٹری ہیں محکمے کے سب سے بڑے افسر اور وہ بیچارہ معمولی سا جمعدار تھا۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس افسری ماتحتی کا صرف ایک حد تک قائل ہوں ورنہ وہ بھی میری طرح انسان تھا اور میں خود اس کے کوارٹر میں گیا تھا۔ اس کے جنازے میں مجھ سمیت محکمے کا پورا عملہ شامل تھا۔ سامان بھی میں نے خود اپنے سامنے پیک کرا کر بھجوایا تھا۔" ——— سر سلطان نے کہا۔

"آپ نے اس کا پوسٹ مارٹم کرایا تھا؟" ——— عمران نے پوچھا۔

"پوسٹ مارٹم ——— اس کی کیا ضرورت تھی۔ ڈاکٹر نے اسے چیک کر کے ہارٹ فیلور بتایا تھا اور بوڑھا آدمی تھا۔ اس کی کسی سے کوئی دشمنی تو نہ تھی اور نہ اسے قتل کیا گیا تھا۔" ——— سر سلطان نے کہا۔

"کس ڈاکٹر نے چیک کیا تھا؟" ——— عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر حنیف ارشد، محکمے کا ڈاکٹر ہے۔" ——— سر سلطان نے

کہا۔

"ٹھیک ہے، میں اس سلسلے میں مزید انکوائری کرتا ہوں۔ ویسے ہو سکتا ہے کہ کاغذ کی ساخت ہی ایسی ہو، مجھے غلط فہمی ہوئی ہو۔" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو لیکن میرا دل کہہ رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ تمہاری بات مجھے درست محسوس ہو رہی ہے۔ اس معاہدے کی فلم بنائی گئی ہے پہلے تو میں صرف الجھن میں تھا لیکن اب میرا دل گواہی دے رہا ہے اور اگر واقعی ایسا ہے تو عمران بیٹے تم جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس فلم کو واپس حاصل کرو ورنہ پاکیشیا کے لئے یہ معمولی سی فلم انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس قدر نقصان دہ کہ شاید تم اس کا صحیح طور پر اندازہ بھی نہ کر سکو۔" ——— سر سلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں، میں کچھ کرتا ہوں۔" ——— عمران نے کہا اور اٹھ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر سے باہر آگیا۔ اس کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ریکارڈ روم کے انچارج ساجد کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ ساجد چونکہ اسے اچھی طرح جانتا تھا اس لئے وہ اچانک عمران کو اپنے دفتر میں آتے دیکھ کر پریشان سا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"خیریت عمران صاحب، آپ اور میرے دفتر میں۔" ——— ساجد نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیوں، کیا میں اب اتنا سبز قدم ہو گیا ہوں کہ میرے آنے سے لوگ پریشان ہو جاتے ہیں۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں عمران صاحب' آپ کی آمد غیر متوقع ہے کیونکہ آپ سرسلطان کے پاس ہی جاتے رہتے ہیں. یہاں پہلے تو کبھی تشریف نہیں لائے." ——— ساجد نے بھی مسکراتے ہوئے کہا.

"سرسلطان کے بعد آپ بڑے افسر ہیں اور سرسلطان تو ریٹائر ہونے والے ہیں اس لئے عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ پہلے سے تعلقات بنا کر رکھے جائیں." ——— عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو ساجد بے اختیار ہنس پڑا.

"آپ یہ باتیں اس سے کریں عمران صاحب جو آپ کو جانتا نہ ہو' یہ فرمایئے کیا پئیں گے' ٹھنڈا یا گرم." ——— ساجد نے ہنستے ہوئے کہا.

"نہ ٹھنڈا نہ گرم ——— صرف سادہ پانی." ——— عمران نے کہا اور ساجد نے گھنٹی دے کر چپڑاسی کو بلوایا اور اسے سادہ پانی لے آنے کے لئے کہا کیونکہ سرسلطان کے محکمے کا ہر آدمی عمران کی عادتوں سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے ساجد نے کوئی تکلف نہ کیا تھا.

"وزارت خارجہ کے سپیشل ریکارڈ روم کے حفاظتی انتظامات کی تنصیب میں آپ نے معاونت کی تھی." ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو ساجد بے اختیار چونک پڑا.

"جی ہاں کیوں ——— خیریت." ——— ساجد نے پریشان سے لہجے میں کہا.

"ویسے پوچھ رہا ہوں ——— سپیشل ریکارڈ روم کے انتظامات کو ختم کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے." ——— عمران نے کہا.

"اوہ کب' مجھے تو علم ہی نہیں کہ کس نے ایسا کیا ہے." ———

ساجد حقیقتاً بے حد پریشان ہو گیا تھا اور عمران جو اسے غور سے دیکھ رہا تھا سمجھ گیا کہ اس معاملے میں ساجد کا ہاتھ نہیں ہے.

"اس سسٹم کی تنصیب کس نے کی تھی." ——— عمران نے پوچھا.

"میجر رزاق نے ——— وہ ملٹری انٹیلی جنس سے متعلق تھے. ان معاملات کے بے حد ماہر تھے." ——— ساجد نے جواب دیا.

"اس تنصیب کی فائل تو ہو گی." ——— عمران نے پوچھا. اسی لمحے چپڑاسی ٹرے میں سادہ پانی کا جگ اور گلاس لے کر آیا اور جگ اور گلاس میز پر رکھ کر واپس مڑنے لگا تو عمران نے اسے روک لیا.

"سنو." ——— عمران نے کہا.

"جی ہاں." ——— چپڑاسی نے رک کر مؤدبانہ لہجے میں پوچھا.

"روشن جمعدار کو جانتے تھے تم." ——— عمران نے پوچھا.

"جی ہاں سر ——— انتہائی اچھا اور نیک آدمی تھا جناب." ——— چپڑاسی نے جواب دیتے ہوئے کہا.

"کیا وہ بیمار رہتا تھا." ——— عمران نے پوچھا.

"نہیں جناب' چھوٹی موٹی بیماریاں نزلہ' زکام' بخار وغیرہ تو جس طرح سب کو ہو جاتی ہیں ایسے ہی اس کو بھی ہو جاتی تھیں لیکن کوئی بڑی بیماری تو نہ تھی جناب." ——— چپڑاسی نے جواب دیا.

"وہ کس وقت یہاں آتا تھا صفائی کرنے." ——— عمران نے پوچھا.

"جناب وہ صرف بڑے صاحب کا دفتر صاف کرتا تھا. بڑے صاحب

پر بے حد اعتماد کرتے تھے:" ——— چپڑاسی نے جواب دیا۔

"کیا وہ اکیلا صفائی کرتا تھا یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہوتا تھا۔ کس وقت آتا تھا وہ:" ——— عمران نے پوچھا۔

"وہ اکیلا جناب صرف بڑے صاحب کا دفتر صاف کرتا تھا اور پھر چلا جاتا تھا۔ صبح آٹھ بجے سے نو بجے کے درمیان کام کرتا تھا۔ جب بڑے صاحب ہم سب کی میٹنگ بلاتے تھے:" ——— چپڑاسی نے جواب دیا۔

"میٹنگ — کیا مطلب؟" ——— عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میں بتاتا ہوں عمران صاحب:" ——— ساجد نے کہا اور چپڑاسی کو جانے کا اشارہ کیا۔ عمران نے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا اور پھر آہستہ آہستہ پینے لگا۔

"بڑے صاحب نے گذشتہ کئی سالوں سے یہ روٹین رکھی ہوئی ہے کہ وہ ساڑھے آٹھ بجے دفتر آجاتے ہیں اور باقی تمام عملے کو بھی ساڑھے آٹھ بجے پہنچنا پڑتا ہے۔ بڑے میٹنگ ہال میں سب اکٹھے ہو جاتے ہیں بڑے صاحب کی طرف سے سب کو چائے پلوائی جاتی ہے اور دفتر کے روزمرہ کے مسائل، تکالیف، پریشانیاں سب پر باتیں ہوتی ہیں۔ انہیں حل کیا جاتا ہے اور پھر نو بجے سب اپنے اپنے دفتروں میں پہنچ کر کام شروع کر دیتے ہیں۔ اس دوران جمعدار صفائی کر لیتے ہیں۔ اس طرح سارا عملہ بھی بروقت دفتر پہنچ جاتا ہے۔ خوش بھی رہتا ہے اور ان کے مسائل بھی حل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح پورا دفتر انتہائی خوش اسلوبی اور انتہائی کامیابی سے چلتا رہتا ہے:" ——— ساجد نے تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

"کیا چپڑاسی بھی اس میں شامل ہوتے ہیں:" ——— عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں — سوائے جمعداروں کے کیونکہ انہوں نے صفائی کرنی ہوتی ہے یا سیکورٹی کے افراد کے باقی تمام عملہ میٹنگ میں شامل ہوتا ہے:" ساجد نے کہا۔

"ویری گڈ — واقعی یہ بہترین طریقہ ہے، او۔ کے آپ بتا رہے تھے کہ فائل کس کے پاس ہے، حفاظتی انتظامات کی:" ——— عمران نے کہا۔

"جناب اصل فائل تو ریکارڈ روم میں ہی ہے البتہ اس کی ایک کاپی میری تحویل میں رہتی ہے تاکہ سر سلطان کی عدم موجودگی میں یا ان کے بیرونی دورے کے وقت اگر کسی فائل کی فوری ضرورت پڑ جائے تو میں اس فائل کی مدد سے سپیشل ریکارڈ روم سے فائل حاصل کر سکوں لیکن میں اندر نہیں جا سکتا صرف کمپیوٹر کی مدد سے مطلوبہ فائل خود بخود باہر آجاتی ہے مگر سیکورٹی کے تین اعلیٰ افسران اور دو سپرنٹنڈنٹ میرے ساتھ رہتے ہیں:" ——— ساجد نے کہا۔

"کیا ہر وقت آپ ایسا کر سکتے ہیں:" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں، جب سر سلطان دارالحکومت سے باہر یا ملک سے باہر جاتے ہیں تو کمپیوٹر سسٹم آن کر جاتے ہیں۔ یہ سسٹم ریکارڈ روم کے اندر سے ہوتا ہے۔ جب واپس آتے ہیں تو پھر یہ سسٹم آف کر دیتے ہیں:"

ساجد نے جواب دیا۔

" یہ فائل کہاں ہے ۔ دکھائیں :" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" وہ میری رہائش گاہ پر ہے۔ میرے کانفیڈنشل باکس میں، یہاں سیکورٹی کے تحت میں اسے نہیں رکھ سکتا اس لئے سر سلطان نے خصوصی طور پر آرڈر دیئے ہوئے ہیں کہ میں اسے اپنی رہائش گاہ پر رکھوں :" ـــــ ساجد نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ تو آپ میرے ساتھ چلیں اور مجھے وہ فائل دکھائیں :" ـــــ عمران نے کہا۔

" میں چپڑاسی کے ہاتھ کانفیڈنشل باکس یہیں منگوا لیتا ہوں :" ـــــ ساجد نے کہا۔

" نہیں ۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ باکس کہاں رکھا ہوا ہے اور کس انداز میں رکھا ہوا ہے :" ـــــ عمران نے کہا تو ساجد سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ اس نے انٹر کام پر اپنے اسسٹنٹ کو ہدایات دیں اور پھر عمران کے ساتھ دفتر سے باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران اس کی سرکاری رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ ساجد کی نوجوان بیوی گھر پر ہی تھی۔ وہ ساجد کے اس طرح غیر متوقع طور پر گھر آنے پر بے حد حیران نظر آ رہی تھی۔

" خیریت ۔ بغیر اطلاع کے آپ آئے ہیں :" ـــــ رسمی تعارف کے بعد بیگم ساجد نے ساجد سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں خاصی تلخی تھی جیسے اسے ساجد کا اس طرح بے وقت گھر آ جانا انتہائی برا لگا ہو۔

" ایک ضروری کام تھا، عمران صاحب کو لے آنا تھا :" ـــــ ساجد

نے جواب دیا اور پھر عمران کو ساتھ لے کر وہ اپنے بیڈ روم میں آ گیا۔ بیگم ساجد بھی پیچھے پیچھے اندر آ گئی لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" اس الماری کے اندر ہے :" ـــــ ساجد نے الماری کھول کر اس کے سب سے نچلے خانے کے اندر ایک خفیہ خانہ کھول کر باکس باہر نکالتے ہوئے کہا۔

" یہ کیا بدتمیزی ہے، اجنبی لوگوں کو بھی بیڈ روم میں کوئی لے آتا ہے آخر آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ اگر آپ نے یہ باکس ہی لینا تھا تو مجھے کہتے میں لے آتی :" ـــــ بیگم ساجد نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" تم خاموش رہو بیگم، یہ سرکاری معاملات ہیں :" ـــــ اس بار ساجد نے بھی اسے جھڑک دیا۔

" کیا سرکاری معاملات ہیں۔ کسی کا بیڈ روم سرکاری معاملہ کیسے ہو گیا :" بیگم ساجد نے اور زیادہ غصے میں کہا۔

" آپ کو علم تھا بیگم ساجد کہ یہ باکس کہاں رکھا ہوا ہے :" ـــــ عمران نے غور سے بیگم ساجد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں کیوں نہیں علم ہو گا۔ میں اس گھر کی مالکہ ہوں۔ مجھ سے کیا چیز چھپ سکتی ہے :" ـــــ بیگم ساجد نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

" آیئے عمران صاحب، ڈرائینگ روم میں چلتے ہیں :" ـــــ ساجد نے بات کو ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔

" اس کی چابی کہاں ہے :" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" میرے پاس ہے۔ میرے کی رنگ میں دوسری چابیوں کے ساتھ :"

ساجد نے کہا۔

"کیا آپ اسے ہر وقت ساتھ رکھتے ہیں؟" ——— عمران نے بیڈ روم سے باہر نکلتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں' ہر وقت یہ صرف میری تحویل میں رہتی ہیں!" ——— ساجد نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے' اسے کھولیں اور وہ فائل مجھے دکھائیں!" ——— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بیگم کسی نوکر سے کہو کچھ پینے کے لئے لے آئے۔" ——— ساجد ڈرائینگ روم میں پہنچتے ہی بیگم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا!" ——— بیگم نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کر رہی ہو۔ پھر اس نے وہیں سے زور زور سے نوکر کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ایک نوکر اندر آیا تو بیگم ساجد نے اسے فرج سے لائم جوس لے آنے کے لئے کہا اور نوکر واپس چلا گیا۔ عمران کی ساری توجہ باکس کی طرف تھی۔ ساجد نے جیب سے کی رنگ نکالا اور اس میں سے ایک چابی نکال کر اس نے باکس کے کی ہول میں ڈالی اور اُسے گھمایا لیکن چابی اٹک گئی۔

"ارے یہ کیا' یہ اٹک کیوں گئی؟" ——— ساجد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اسے زور لگا کر گھمایا لیکن چابی اٹکی ہوئی تھی۔

"مجھے دکھائیے!" ——— بیگم ساجد نے جھک کر کہا اور پھر اس نے خود ہی ساجد کو ایک طرف ہٹا کر چابی کو باہر نکالا۔ ایک لمحے کے لئے اسے غور سے دیکھا اور پھر دوبارہ کی ہول میں ڈال کر اس نے گھمایا تو

لاک کھل گیا۔

"کمال ہے بیگم' تم تو بڑی ماہر ہو!" ——— ساجد نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"بیگمات ایسے معاملات میں بھی تو ماہر ہوتی ہیں!" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں' میں نے کبھی ساجد کے سرکاری کاموں میں مداخلت نہیں کی' یہ تو اناڑیوں کی طرح چابی گھما رہے تھے اس لئے میں نے صحیح طریقے سے اسے گھما کر باکس کھول دیا ہے!" ——— بیگم ساجد نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ لیجئے جناب فائل!" ——— ساجد نے اندر سے فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ایسی کیا ضرورت پڑ گئی تھی اس فائل کی اور تم نے عمران صاحب کا تفصیلی تعارف بھی نہیں کرایا!" ——— بیگم ساجد نے کہا۔

"یہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمٰن کے صاحبزادے ہیں۔ اور ہمارے چیف سر سلطان کے خاص آدمی ہیں!" ——— ساجد نے تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس!" ——— بیگم ساجد کے منہ سے ایسے انداز میں یہ الفاظ نکلے کہ عمران جو فائل کھول کر دیکھنے میں مصروف تھا چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔

"گھبرانے یا مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں بیگم ساجد ——— یہ تعارف تو ڈیڈی کا ہے!" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیگم ساجد بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کے چہرے کا ہلکا پڑتا ہوا رنگ یکلخت بحال

ہو گیا۔

عمران نے صفحے کھول کر فائل دیکھی اور پھر اسے بند کر کے اس نے میز پر رکھ دیا۔

"بیگم ساجد، آپ نے اس باکس کی چابی کس سے بنوائی تھی؟" ——— عمران نے یکلخت بیگم ساجد سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا تو بیگم ساجد بے اختیار اچھل پڑی۔

"چ چ - چ چ - چابی ——— مم - مم مگر ——— آپ کو کیسے . . . . میں نے بنوائی تھی۔ کیا مطلب ——— یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" ——— بیگم ساجد کی حالت یکلخت غیر سی ہو گئی۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا۔ ادھر عمران کے اس فقرے پر ساجد کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھنے لگا تھا جیسے اسے اس کی دماغی صحت پر شک پڑ گیا ہو۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب؟" ——— ساجد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کانفیڈنشل باکس کو دوسری چابی بنوا کر کھولا گیا ہے اور اس فائل کی مائیکرو فلم بنائی گئی ہے۔ فائل پر مائیکرو فلم بنائے جانے کے نشانات واضح طور پر موجود ہیں اور یہ کام بیگم ساجد کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا؟" ——— عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"کیا بکواس ہے۔ آپ کو جرأت کیسے ہوئی مجھ پر جھوٹا الزام لگانے کی؟" بیگم ساجد نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"دیکھیں بیگم ساجد، آپ کی اور آپ کے شوہر کی بھلائی اسی میں ہے کہ

آپ سب کچھ سچ سچ بتا دیں ورنہ؟" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

اسی لمحے نوکر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس پر لائم جوس کے تین گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس تینوں کے سامنے رکھا اور پھر حیرت بھری نظروں سے بیگم ساجد اور ساجد کو دیکھتا ہوا باہر چلا گیا کیونکہ ان دونوں کے چہروں کے تاثرات اسے عجیب سے لگ رہے تھے لیکن ظاہر ہے وہ ملازم تھا نہ کچھ کہہ سکتا تھا اور نہ کچھ پوچھ سکتا تھا۔

"میں پولیس کو فون کرتی ہوں۔ آپ آخر ہیں کون مجھ پر الزام لگانے والے میرا کیا تعلق اس باکس سے یا فائل سے ——— ساجد تم خاموش کیوں بیٹھے ہو کیا تم اسے دھکے مار کر گھر سے نہیں نکال سکتے؟" ——— بیگم ساجد نے غراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ساجد ——— آپ اپنے آپ کو اور اپنی بیگم دونوں کو حراست میں سمجھیں، آپ نے ملک سے غداری کی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ملک سے غداری کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟" ——— عمران نے جیب سے ریوالور نکال کر انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ساجد یکلخت بیہوش ہو کر صوفے پر گر گیا۔ جبکہ بیگم ساجد کا رنگ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا لیکن وہ شاید ساجد سے زیادہ حوصلہ مند تھی اس لئے بیہوش نہ ہوئی۔

"یہ ——— یہ - الزام ہے ——— سراسر غلط اور جھوٹا الزام ہے؟" ——— بیگم ساجد نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی صوفے سے نیچے جا گری۔ عمران کا زور دار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔

"تم جیسی عورتوں سے مجھے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی بیگم ساجد، بولو سب کچھ بتا دو ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔" ——— عمران نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"تم ۔ تم ۔ تم مجھے مار رہے ہو، میرے ہی گھر میں۔" ——— بیگم ساجد نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیخ چیخ کر نوکروں کو بلانا شروع کر دیا۔ وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"تو تم سیدھی طرح نہیں بتاؤ گی، او کے۔" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بیگم ساجد ایک بار پھر چیختی ہوئی اچھل کر نیچے فرش پر جا گری اور چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گئی کیونکہ کنپٹی پر پڑنے والی ضرب خاصی زوردار تھی۔ اسی لمحے وہی نوکر جو لائم جوس لایا تھا اندر داخل ہوا مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔

"ادھر آؤ ——— میرا تعلق پولیس سے ہے۔" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا تو نوکر کا رنگ زرد ہو گیا۔

"م ۔ مم مگر . . . . ." ——— نوکر کے منہ سے آواز نہ نکل سکی تھی۔

"تمہارے علاوہ اور کتنے ملازم ہیں یہاں؟" ——— عمران نے پوچھا۔

"جی میں اکیلا ہوں ——— چوکیدار رات کو آتا ہے۔" ——— ملازم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اپنے صاحب کو ہوش میں لے آؤ۔ یہ نجانے کیوں بیہوش ہو گئے ہیں۔" ——— عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور نوکر تیزی سے صوفے پر پڑے ساجد کی طرف بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ اس پر جھکا، عمران کا ہاتھ جس میں ریوالور دبا ہوا تھا تیزی سے حرکت میں آیا اور ریوالور کا دستہ پوری قوت سے نوکر کے سر پر پڑا اور وہ بری طرح چیختا ہوا ساجد پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے قالین پر جا گرا۔ ایک ہی ضرب سے وہ ساکت ہو گیا تھا۔ عمران نے اس کی نبض چیک کی تو دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ ملازم کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ دو تین گھنٹوں سے پہلے کسی صورت میں ہوش میں نہیں آ سکتا۔ اس نے اب ساجد کی نبض چیک کی تو وہ چونک پڑا کیونکہ نبض بتا رہی تھی کہ وہ ہوش میں آنے والا ہے۔ عمران کو چونکہ معلوم تھا کہ ساجد اس ساری کارروائی سے بے خبر ہے اس لئے اس نے ریوالور کا دستہ اس کے سر پر زور سے مار کر اسے بھی ملازم کی طرح گہری بیہوشی میں دھکیل دیا۔ وہ صرف بیگم ساجد سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے بیگم ساجد کو اٹھا کر صوفے پر ڈال دیا اور پھر اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد بیگم ساجد ہوش میں آ گئی۔ بیگم ساجد نے ہوش میں آتے ہی بری طرح چیخنا شروع کر دیا مگر دوسرے لمحے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ پڑا اور بیگم ساجد کی چیخ سے ڈرائنگ روم گونج اٹھا۔

"شرافت سے سب کچھ بتا دو ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور اس کی نوک بیگم ساجد کی آنکھ کی طرف بڑھا دی۔

"ایک لمحے میں آنکھ نکال دوں گا جو دیکھے گا تھوکے گا تم پر، بتاؤ، کس کو تم نے یہ فائل دی تھی۔" ——— عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ بیگم ساجد کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھرے اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار زار و قطار رونا شروع کر دیا۔

"مجھے کچھ نہ کہو وہ پچاس لاکھ تم لے لو مجھے کچھ نہ کہو، مجھے مت مارو مجھے مت مارو۔" ——— بیگم ساجد نے بری طرح ہچکیاں لیتے ہوئے کہا۔ اب تک وہ جو مزاحمت ظاہر کر رہی تھی وہ سب ختم ہو گئی تھی۔

"کس نے دیئے تھے پچاس لاکھ، بولو۔" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ دو غیر ملکی تھے، ایک باس تھا آرنلڈ اور دوسرا اس کا ماتحت تھا ہنری، میں نے اس باکس کی خفیہ چابی بنوائی ہوئی تھی کیونکہ باکس میں جیولری بھی میں نے رکھی ہوئی ہے۔ اس کے ایک خالی خفیہ خانے میں ان لوگوں نے مجھے کہا کہ اس کے اندر جو فائل ہے۔ اس کی وہ فوٹو بنانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ سپیشل ریکارڈ روم میں جو سسٹم لگا ہوا ہے اس کو فیل کر کے اپنی کمپنی کا سسٹم فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے پچاس لاکھ روپے دیئے۔ میں انہیں ساتھ لے آئی، میں نے اپنے سامنے باکس کھولا۔ انہوں نے ایک عجیب سے کیمرے سے اس کی فلم بنائی اور پھر چلے گئے۔ میں نے کوئی غداری نہیں کی، میں نے انہیں فائل نہیں دی مگر تمہیں کیسے علم ہوا ہے۔" ——— بیگم ساجد نے روتے ہوئے کہا۔

اور پھر عمران کے مختلف سوالوں کے جواب میں اس نے ان دو

کے حلیے، وہ کوٹھی جہاں ان کا سودا طے ہوا تھا اور دیگر تمام تفصیلات بتا دیں۔

عمران نے بڑبڑاتے ہوئے ٹیلیفون کا ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ۔" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں، سر سلطان سے بات کراؤ۔" ——— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ بیگم ساجد اپنے دونوں ہاتھوں سے منہ ڈھانپے بیٹھی ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔

"یس سر۔" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔" ——— چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"میں عمران بول رہا ہوں۔ ریکارڈ روم کے انچارج ساجد کی رہائش گاہ سے ——— گیارہ بی آفیسرز کالونی۔ آپ فوراً یہاں پہنچیں۔" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ساجد کی کوٹھی پر — مگر کیوں، کیا بات ہے۔" ——— سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"آپ آئیں تو سہی۔" ——— عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ بیگم ساجد کی طرف بڑھا۔ اس کا بازو گھوما اور بیگم ساجد چیختی ہوئی دوبارہ فرش پر جا گری۔ وہ ایک بار پھر بیہوش ہو چکی تھی۔

عمران ڈرائینگ روم سے نکل کر باہر پورچ میں آ گیا۔ اس کے

چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کے باہر سے ہارن کی آواز سنائی دی۔ تو عمران آگے بڑھا اور اس نے خود ہی پھاٹک کھول دیا۔ سر سلطان سرکاری گاڑی پر آئے تھے۔

"کیا بات ہے عمران بیٹے — خیریت ہے:" —— سر سلطان نے کار سے اترتے ہوئے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ آیئے:" —— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر انہیں لے کر وہ ڈرائینگ روم میں آگیا۔

"ارے یہ کیا — یہ سب کیوں بیہوش پڑے ہیں:" —— سر سلطان نے ڈرائینگ روم میں بیہوش پڑے ساجد' اس کی بیوی اور ملازم کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے انہیں بیہوش کیا ہے:" —— عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے اب تک ہونے والی تمام کارروائی کی پوری تفصیل بتادی۔

"اوہ - اوہ ویری بیڈ' یہ تو غداری ہے۔ ملک سے غداری مگر ان لوگوں کو اس فائل کے حاصل کرنے کا کیا فائدہ ہوا:" —— سر سلطان نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ اب میں ساری واردات سمجھ گیا ہوں۔ بیگم ساجد کو پچاس لاکھ روپے دے کر مجرموں نے اس فائل کی فوٹو کاپی حاصل کی۔ اسی لئے انہیں سپیشل ریکارڈ روم کے حفاظتی انتظامات کا پوری طرح علم ہو گیا جس کا ظاہر ہے انہوں نے توڑ نکالا اور پھر انہوں نے اس جمعدار روشن کو اس کے کوارٹر میں گھیر لیا۔ اس کی جگہ اپنا آدمی بھیجا۔ اس نے ریکارڈ روم کے اندر جا کر معاہدے کی فائل کی مائیکرو فلم بنائی اور

واپس چلا گیا۔ اس روشن جمعدار کو کوئی ایسا انجکشن لگایا گیا جس سے اس کی موت ہارٹ فیلور کی صورت میں سامنے آئی اور وہ معاہدے کی کاپی لے کر نکل گئے:" —— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"ویری بیڈ — یہ تو بہت برا ہوا مگر یہ کون لوگ تھے:" —— سر سلطان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"بیگم ساجد انہیں غیر ملکی بتا رہی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ میک اپ میں ہوں۔ بہرحال میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے میں اس پر مزید انکوائری کروں گا۔ یہ ساجد آپ کے محکمے کا آدمی ہے اور یہ اس کی بیوی ہے اب آپ جانیں اور یہ میں بھی جا رہا ہوں:" —— عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سر سلطان کچھ کہتے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیسڈ روم سے باہر نکل آیا۔

ٹموتھی ہوٹل کے کمرے میں بیٹھی ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھی کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔ ٹموتھی بے اختیار چونک پڑی۔

"یس کم ان"۔۔۔۔ ٹموتھی نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا اور ٹموتھی اسے دیکھ کر بے اختیار اُٹھ کھڑی ہوئی۔ مقامی نوجوان نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ٹموتھی کی طرف بڑھنے لگا۔

"کون ہو تم — میں سمجھی ویٹر ہو گا"۔۔۔ ٹموتھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"گھبرائیں نہیں مس جولین۔ میں دوست ہوں دشمن نہیں"۔۔۔ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹموتھی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب — میں سمجھی نہیں"۔۔۔ ٹموتھی نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے اور میرا تعلق پاکیشیا کی زیر زمین دنیا سے ہے۔ پاکینڈو سے ایک سرکاری گروپ یہاں پاکیشیا آیا۔ انہوں نے اپنا تعلق پاکینڈو سیکرٹ سروس سے بتایا۔ انہوں نے یہاں میرے ذریعے ایک اہم مشن مکمل کیا۔ وہ مشن یہ تھا کہ انہوں نے وزارت خارجہ کے سپیشل ریکارڈ روم سے ایک مخصوص فائل کی مائیکرو فلم حاصل کرنی تھی لیکن سپیشل ریکارڈ روم کے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت تھے۔ میں نے جنرل ریکارڈ روم کے انچارج ساجد کی بیوی سے رابطہ قائم کیا اور اس سے پچاس لاکھ روپے میں ان حفاظتی انتظامات کی فائل کی فلم حاصل کرنے کا سودا ہوا چنانچہ یہ فلم اُڑا لی گئی۔ اس طرح انہیں سپیشل ریکارڈ روم میں موجود حفاظتی انتظامات کا علم ہو گیا اور انہوں نے اس کا توڑ بھی معلوم کر لیا۔ وہ اس معاملے میں بے حد ماہر تھے۔ پھر میرے ذریعے سیکرٹریٹ کے ایک جمعدار کو اغوا کیا گیا۔ اس کے روپ میں ان کا آدمی سپیشل ریکارڈ روم میں گیا اور وہاں سے اس فائل کی مائیکرو فلم بنا کر لے آیا۔ ان کے کہنے پر میں نے اس جمعدار کو اس طرح ہلاک کر دیا کہ وہ ہارٹ فیلور کا کیس بن گیا۔ اس طرح کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی اور اس اہم ترین فائل کی مائیکرو فلم حاصل کر لی گئی لیکن ان لوگوں نے آخر میں مجھ سے بھی دھوکہ کیا اور وہ لوگ مجھے معاوضہ دینے کی بجائے اچانک غائب ہو گئے۔ میں انہیں تلاش کرتا رہا لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ واپس پاکینڈو جا چکے ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر میں کیا کروں، آپ یہ جاسوسی کہانی مجھے کیوں سنا رہے ہیں۔ میرا

اس سے کیا تعلق ہے؟" ـــــ ٹموتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ سے تعلق ہے۔ اس لئے کہ آپ بھی پاکینڈ سیکرٹ سروس کی رکن ہیں اور آپ کو یہاں ایک جعلی مشن دے کر اس لئے بھیجا گیا تھا کہ آپ یہاں کی مقامی سیکرٹ سروس کو اس جعلی مشن میں الجھا سکیں اور آپ نے یہ کام بخوبی کر دیا ہے۔ مجھے یہ بات انہوں نے خود بتائی تھی۔ اس لئے میں اب آپ کے پاس آیا ہوں کہ یا تو آپ میرا معاوضہ خود ادا کریں یا پھر اپنے چیف باس سے رابطہ قائم کر کے اسے ساری صورت حال بتائیں تاکہ میری حق رسی ہو سکے۔ اگر آپ نے ان دونوں میں سے کوئی بھی کام نہ کیا تو پھر آخری صورت یہ ہو گی کہ میں آپ کو یرغمال بنا کر رکھ لوں تاکہ جب آپ کی سروس میرا معاوضہ دے گی تو میں آپ کو رہا کر دوں گا اگر نہیں دے گی تو پھر آپ کی لاش تحفے اور وارننگ کے تحت انہیں بھجوا دی جائے گی" ـــــ ٹائیگر کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"وہ کون لوگ تھے، یقین جانیں آپ نے جو کچھ بتایا ہے مجھے اس کا قطعی علم نہیں ہے۔ میں تو یہاں ایک سرکاری مشن پر آئی تھی لیکن پھر چیف باس کی کال آ گئی کہ مشن خود بخود مکمل ہو گیا ہے اس لئے میں اب واپس جا رہی ہوں۔ دو گھنٹے بعد میری فلائٹ جانے والی ہے" ـــــ ٹموتھی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کو اس مشن سے باخبر نہیں رکھا گیا۔ انہوں نے اپنا نام آرنلڈ اور ہنری بتایا تھا۔ بہر حال میں جانتا ہوں کہ یہ دونوں نام فرضی تھے لیکن آپ اپنے چیف باس سے اس موضوع پر بات تو کر سکتی ہیں" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"سوری میں ایسا نہیں کر سکتی" ـــــ ٹموتھی نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں، مس ٹموتھی جولین آپ سے یہاں اب تک انتہائی شرافت کا سلوک ہوتا رہا ہے۔ آپ یہاں کی زیر زمین دنیا کی وحشت کو نہیں جانتیں، ابھی تک آپ کے جسم کو کسی نے انگلی تک نہیں لگائی لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے خوبصورت جسم کو یہاں خونخوار کتوں کے حوالے کر دیا جائے۔ آپ کو انتہائی زخمی کر کے آپ کا چہرہ بگاڑ کر آپ کے جسم کو گلیوں میں گھسیٹا جائے یہ شرق ہے، یہاں محبت بھی عروج پر ہوتی ہے اور درندگی بھی، میں آپ سے صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ میرے سامنے چیف باس سے فون پر بات کر کے اسے معاہدے کی نقل کا حوالہ دے کر بات کریں اور بس ـــــ اور اگر آپ اس لئے ہچکچا رہی ہوں کہ آپ مجھے اپنے چیف باس کا نمبر نہ بتانا چاہتی ہوں تو وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ آرنلڈ نے کئی بار میرے سامنے چیف باس سے بات کی تھی" ـــــ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں نمبر معلوم ہے" ـــــ ٹموتھی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ـــــ ٹائیگر نے لاپرواہی سے جواب دیا اور نمبر بتا دیا۔ ٹموتھی کے چہرے پر نمبر سن کر واقعی انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس کا مطلب ہے تم نے جو کچھ بتایا ہے درست ہے۔ اس کا نمبر سوائے خاص افراد کے اور کسی کو علم نہیں ہو سکتا۔ ٹھیک ہے میں بات کرتی ہوں" ٹموتھی نے کہا اور رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر پاکینڈ کا رابطہ نمبر ملانے

کے بعد اس نے وہی نمبر ڈائل کر دیا جو ٹائیگر نے اسے بتایا تھا۔

"یس سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے ٹموتھی جولین بول رہی ہوں، چیف باس سے بات کراؤ"۔ ٹموتھی جولین نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"یس چیف سپیکنگ"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"ٹموتھی جولین بول رہی ہوں باس، پاکیشیا سے"۔۔۔۔ ٹموتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے، کیوں کال کی ہے"۔۔۔۔ باس کے لہجے میں اور زیادہ سختی آ گئی۔

"باس، کیا آپ نے پاکیشیا میں وزارت خارجہ کے سپیشل ریکارڈ روم سے کسی معاہدے کی فوٹو کاپی کے حصول کا مشن مکمل کرایا ہے"۔۔۔۔ ٹموتھی نے کہا۔

"کیا۔۔ کیا کہہ رہی ہو، تمہیں اس کا علم کیسے ہو گیا۔ کس نے بتایا ہے تمہیں۔ کیا عمران نے بتایا ہے"۔۔۔۔ چیف کی حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ نہیں باس۔۔ عمران سے تو ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ دراصل جس سیکشن کے ذمہ آپ نے یہ کام لگایا تھا۔ اس نے یہاں بدعہدی کی

ہے۔ ایسا ہونا نہیں چاہیے تھا"۔۔۔۔ ٹموتھی نے کہا۔

"بدعہدی کی ہے۔۔ کیا مطلب، جوانس نے بدعہدی کی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا بات ہے کھل کر بات کرو"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"جوانس نے۔۔ تو یہ مشن جوانس کے سیکشن نے مکمل کیا ہے۔ وہ تو واقعی بدعہدی نہیں کر سکتا۔ مگر ہو سکتا ہے شاید اس کے کسی ماتحت نے کی ہو"۔ ٹموتھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر سے ہونے والی ساری بات چیت بتا دی۔

"اوہ ویری بیڈ۔۔ جوانس نے زبردست حماقت کی ہے۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ تم ایسا کرو کہ اس آدمی کو تسلی دے دو کہ اس کی رقم چند گھنٹوں میں پہنچ جائے گی۔ میں اس کا فوری طور پر بندوبست کرتا ہوں۔ کتنی رقم ہے"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"پانچ لاکھ روپے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے آہستہ سے کہا۔

"پانچ لاکھ روپے باس"۔۔۔۔ ٹموتھی نے کہا۔

"معمولی رقم ہے۔ کیا یہ آدمی تمہارے پاس موجود ہے"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ٹموتھی نے کہا۔

"او۔ کے تم اس آدمی کو تسلی دو۔ میں ابھی پاکیشیا میں اپنے خاص آدمی سے رابطہ کرتا ہوں۔ وہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر پانچ لاکھ روپے تمہارے ہوٹل کے کمرے میں پہنچا دے گا۔ تم آنے والے کو صرف اپنا پورا نام بتاؤ گی اور بس"۔۔۔۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ٹموتھی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"لو تمہارا کام بن گیا. ابھی آدھے گھنٹے کے اندر اندر تمہیں رقم مل جائے گی"۔ —— ٹموتھی نے ریسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا.

"شکریہ مس ٹموتھی، آپ واقعی بے حد معاملہ فہم اور سمجھدار ہیں. میں نے ایک فوری کام جانا ہے. آپ یہ رقم لے کر رکھ لیں میں ایک گھنٹے بعد اس کام سے فارغ ہو کر آؤں گا اور آپ سے رقم لے لوں گا"۔ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا.

"عمران صاحب آپ نے ٹائیگر کے ذمے یہ بات کیوں ڈالی، آپ بھی تو ٹموتھی کو مجبور کر سکتے تھے"۔ —— بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا. وہ دونوں دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھے ہوئے تھے.

"نہیں —— میرے متعلق چونکہ وہ جانتی ہے اس لئے لازماً بدک جاتی. ٹائیگر قطعی غیر متعلق آدمی بن کر بات کرے گا. اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ کامیاب لوٹے گا"۔ —— عمران نے جواب دیا.

"آپ کو نمبر تو معلوم تھا، آپ ٹموتھی کے لہجے میں بات کر کے بھی اس چیف سے سب کچھ اگلوا سکتے تھے"۔ —— بلیک زیرو اپنی بات پر مصر تھا.

"وہ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے. ہو سکتا ہے وہاں کوئی چیکنگ کمپیوٹر ہو یا کوئی مخصوص کوڈ ہو"۔ —— عمران نے جواب دیا اور

بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ساجد کی رہائش گاہ سے واپسی پر ٹائیگر کو تلاش کیا تھا اور پھر اس نے ٹائیگر کو تفصیل بتا کر ٹوتھی کے پاس بھیجا تھا تا کہ اس گروپ کا پتہ چلایا جا سکے جس نے یہ مشن مکمل کیا تھا۔

" ویسے ان لوگوں نے کمال ہوشیاری سے کام لیا ہے۔ ہمیں اس مشن کی بھنک بھی نہیں پڑی اور وہ مشن مکمل کر کے واپس بھی لوٹ گئے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ اس بار واقعی مکمل طور پر اندھیرے میں رہے ہیں اور اگر سر سلطان اپنی عادت اور مزاج کی وجہ سے اس فائل کو ذرا سا ترچھا پڑا دیکھ کر نہ چونکتے تو ہمیں قیامت تک بھی خبر نہ ہو سکتی" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس معاہدے میں تبدیلی کر دی جائے۔ اس طرح ان کا مشن خود بخود ناکام ہو جائے گا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" معاہدہ کی شرائط تو تبدیل ہو سکتی ہیں بلیک زیرو۔ لیکن اس میں اصل مسئلہ اس ہتھیار کے دنیا کے سامنے آنے کا ہے جسے ولیسٹرن کارمن نے پوری دنیا سے خفیہ رکھا ہوا ہے اور دوسری بات یہ کہ پاکینڈو ایسا ملک نہیں ہے جسے اس ہتھیار کی ضرورت ہو اس لئے یہ تمام کارروائی پاکینڈو سیکرٹ سروس نے کسی اور ملک کی خاطر کی ہے اور وہ ملک ایسا ہے جسے اس معاہدے میں دلچسپی بھی ہے اور وہ سامنے بھی نہیں آنا چاہتا۔ اب اگر اس بات پر غور کیا جائے کہ معاہدے کی ایک کاپی ولیسٹرن کارمن کی

حکومت کے پاس بھی نہیں اور پاکیشیا کے پاس بھی، اور ولیسٹرن کارمن پاکینڈو سے نسبتاً پاکیشیا زیادہ نزدیک تھا لیکن پاکینڈو نے معاہدے کی کاپی پاکیشیا سے اڑائی ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی ایسا ملک اس معاہدے میں دلچسپی رکھتا ہے جس کا تعلق براہ راست پاکیشیا سے ہے اور جہاں تک معاہدے کی نقل حاصل کرنے کی بات ہے اس سے تو بظاہر کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ حکومتوں کے درمیان معاہدے ہوتے رہتے ہیں لیکن جب ولیسٹرن کارمن کی حکومت کو پاکیشیا میں موجود انتہائی ٹاپ سیکرٹ معاہدے کی فوٹو کاپی بھیجی جائے گی تو ولیسٹرن کارمن کا پاکیشیا کے متعلق کیسا اندازہ رہے گا۔ کیا ولیسٹرن کارمن کی حکومت یہ بات سوچنے پر مجبور نہیں ہو جائے گی کہ جو ملک معاہدے کی حفاظت نہیں کر سکتا وہ ملک اس خفیہ ہتھیار کی ٹیکنالوجی کی حفاظت کیسے کرے گا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ اس سے تو لازماً یہ معاہدہ ہی منسوخ کر دیا جائے گا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ظاہر ہے ۔۔۔ اور اب سوچو کہ اس معاہدے کی منسوخی کا فائدہ پاکیشیا کے کس حریف ملک کو پہنچے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ہونہہ، اب میں سمجھ گیا آپ کا مطلب ہے کہ کافرستان کی حکومت نے پاکیشیا کے خلاف سازش پاکینڈو کے ذریعے کرائی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اگر کافرستان براہ راست اس میں ملوث ہوتا تو لازماً ہمیں اطلاع مل جاتی اس لئے اس بار انہوں نے ایسے ملک کی خدمات حاصل کی

ہیں جن کے ایجنٹوں سے ہمارا کبھی پہلے واسطہ ہی نہیں پڑا اور پھر پاکینڈو سیکرٹ سروس نے حیرت انگیز حد تک ذہانت سے بھرپور پلاننگ کی ہے انہوں نے ایک عام اور سادہ لوح ایجنٹ کو باقاعدہ سرکاری طور پر ہمارے پاس بھیجا ہے۔ ایک جعلی اور خود ساختہ مشن دے کر اور سرکاری طور پر اس مشن کی تصدیق بھی کر دی جبکہ انہوں نے دوسرے ایجنٹوں کو یکسر علیحدہ یہاں بھیج دیا اور ان ایجنٹوں نے اس حیرت انگیز حد تک خفیہ رہ کر یہ سارا مشن سرانجام دیا ہے کہ ہمیں اس کی بھنک تک نہیں پڑ سکی اور وہ اپنا مشن مکمل بھی کر کے لے گئے ہیں۔" ——— عمران نے کہا۔

" تو اب آپ کی کیا پلاننگ ہے۔" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

" اب ہمارے سامنے دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس مائیکرو فلم کو پاکینڈو سے فوری طور پر واپس لے آیا جائے لیکن یہ مشن چار روز پہلے مکمل ہوا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ پاکینڈو حکومت نے یہ مائیکرو فلم کافرستان کی حکومت تک پہنچا بھی دی ہو۔ اس صورت میں ہمارا پاکینڈو جا کر کام کرنا بیکار رہے گا۔ اس لئے میں نے فوری طور پر ناٹران کے ذمے یہ ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ کافرستان میں پاکینڈو سفارت خانے کی مکمل نگرانی کرائے کیونکہ بہر حال یہ فلم جب بھی کافرستان بھیجی جائے گی، سفارت خانے کے ذریعے ہی بھیجی جائے گی اور ادھر ٹائیگر ٹموتھی کے ذریعے اس گروپ کا سراغ لگائے گا جس نے پاکیشیا میں یہ مشن سرانجام دیا ہے کیونکہ ہمارے پاس خواہ مخواہ ضائع کرنے کے لئے بالکل وقت نہیں ہے اور آخری صورت یہ ہو گی کہ حکومت پاکیشیا سرکاری طور پر ولسٹرن کارمن حکومت کو اطلاع دے دے کہ معاہدے کی نقل کافرستان پہنچ

گئی ہے پھر ولسٹرن کارمن کا جو بھی ردعمل ہوا اسے برداشت کرنا پڑے گا۔" ——— عمران نے تفصیل سے پوری صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "۔ ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہے۔" ——— دوسری طرف سے سرسلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

" بغیر سر کے آخر آپ بول کیسے لیتے ہیں۔ آج تک یہی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے اس فقرے پر بلیک زیرو کے انتہائی سنجیدہ اور تنے ہوئے چہرے پر بھی بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

" مذاق مت کرو عمران۔ میں سخت پریشان ہوں۔ ساجد نے انتہائی اہم فائل کو گھر میں رکھ کر اور اس کی بیوی نے اسے غیر ملکیوں کے ہاتھ فروخت کر کے ملک سے غداری کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ میں نے ان دونوں کو اعلیٰ حکام کے حوالے کر دیا ہے تاکہ ان پر غداری کے جرم میں خصوصی مقدمہ چلایا جا سکے لیکن بہر حال میں اس محکمے کا انچارج ہوں۔ یہ میری بھی ذمہ داری تھی کہ میں ہر لحاظ سے باخبر رہتا لیکن مجرم اتنی بڑی کارروائی کر جانے میں کامیاب رہے ہیں اور مجھے اس کی کانوں کان خبر تک نہیں ہوئی۔ اس سے میری ذہنی نااہلی بھی ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے اس سارے واقعے کی مکمل ذمہ داری قبول کرتے ہوئے وزیر اعظم

صاحب کو اپنا استعفیٰ بھجوا دیا ہے جو اول تو منظور ہو جانا چاہیے لیکن اگر منظور نہ ہوا تو تب بھی میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ میں ریٹائرمنٹ لے لوں گا۔ اس نااہلی کے بعد اس سیٹ پر میری موجودگی کا اخلاقی طور پر کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ تمہاری سروس وزارت خارجہ کے تحت کام کرتی ہے اس لئے میرے جانشین کا مسئلہ حکومت کے لئے خاصا مشکل ثابت ہوگا۔ بہتر یہی ہے کہ تم اس بارے میں خود کسی کو نامزد کر دو۔" ——— سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ اور گھمبیر لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں آغا سلیمان پاشا اس سیٹ کے لئے مناسب رہے گا۔ بس شرط یہ ہے کہ اسے سر کے ساتھ ساتھ پائے کا بھی ڈبل خطاب دے دیا جائے۔ یعنی سری پائے مکمل ہو جائیں۔" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ فقرہ تم نے مذاق میں کیا ہے یا اس فقرے سے تمہارا مقصد میری توہین کرنا ہے۔" ——— سر سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لاحول ولاقوۃ ——— آپ کی توہین کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ باقی رہا مذاق تو آپ بزرگ ہیں اور بزرگوں سے بھلا کوئی مذاق کرنے کی جرات کر سکتا ہے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تم نے یہ توہین آمیز بات کیوں کی ہے کہ اپنے باورچی کو میری سیٹ پر بٹھانے کے لئے کہا ہے۔ کیا تمہارے خیال میں اب میری حیثیت

تمہارے باورچی سے بھی کم ہو گئی ہے۔" ——— سر سلطان کا لہجہ اور زیادہ تلخ ہو گیا تھا۔ انہیں حقیقتاً عمران کا یہ فقرہ بے حد برا لگا تھا۔

"اگر آپ مزید ناراض نہ ہوں تو عرض کروں کہ آپ نے خود ہی ایسی بات کی ہے۔ بالکل وہی جذباتی انداز جو سلیمان اختیار کرتا ہے۔ جناب سر سلطان صاحب آپ صرف تنخواہ لینے کے لئے اس سیٹ پر نہیں بیٹھے بلکہ آپ نے پاکیشیا کے کروڑوں عوام کے مفادات کی نگہبانی بھی کرنی ہوتی ہے۔ آپ نے اسے ذاتی نااہلی کا سبب بنا کر استعفیٰ دینے کی تو بات کر دی یعنی صرف اپنی ذات کی حد تک سوچا اور بات کی لیکن آپ نے پاکیشیا کے عوام کے مفاد کے بارے میں کوئی بات نہیں سوچی۔ آپ نے اس معاہدے کی نقل کی بازیابی کے بارے میں کوئی بات ہی نہیں کی جس سے پاکیشیا کا مفاد وابستہ ہے بالکل سلیمان کی طرح وہ بھی بس ہانڈی چولہے تک ہی سارے مسائل کو محدود رکھتا ہے۔" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کی بات کرنے کا اب فائدہ ہی کیا۔ اب ظاہر ہے اس معاہدے کے افشا ہو جانے کے بعد ولیٹرن کارمن نے لازماً معاہدہ ہی منسوخ کر دینا ہے اور ہم اس سلسلے میں اسے مورد الزام بھی نہیں ٹھہرا سکتے۔" ——— سر سلطان نے جواب دیا۔

"کیا آپ نے ولیٹرن کارمن کو اس واقعے کی اطلاع دے دی ہے۔" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی دی تو نہیں ہے۔ بہرحال دینی تو پڑے گی۔ ہم اسے اب چھپا تو نہیں سکتے۔" ——— سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر معاہدے کی نقل جس ملک نے فائدہ اٹھانے کے لئے حاصل

ہ لی ہے۔ اس تک پہنچنے سے پہلے ہی واپس حاصل کرلی جائے تو"۔ ـــــ عمران نے کہا۔

"جس ملک نے فائدہ اٹھانے کے لئے ـــ کیا مطلب، میں سمجھا نہیں"۔ سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب اگر میں کچھ کہوں گا تو آپ اسے اپنی شان میں براہ راست گستاخی سمجھ لیں گے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ سب کچھ صرف کھیل تماشہ کے لئے کیا گیا ہے۔ اس کے پس منظر میں کوئی اہم بات نہیں ہے۔ اگر اس معاہدے کی نقل کافرستانی ایجنٹوں نے حاصل کی ہے تو اس کے ظاہر ہونے سے انہیں کیا فائدہ ہوگا یہ آپ سوچ لیں"۔ ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ ـــ واقعی مجھے اس بات کا خیال نہیں آیا کہ اس معاہدے کی تنسیخ سے یقیناً کافرستان کو فائدہ پہنچ سکتا ہے"۔ ـــــ سر سلطان نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"سر سلطان، آپ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس قدر جذباتی نہ ہو جایا کریں دشمن ایجنٹ تو بہرحال اپنے ملک کے مفاد کے لئے کام کرتے ہی رہتے ہیں۔ البتہ ہمارا کام یہ نہیں کہ ان کی کامیابی کے بعد ہم سیٹیں چھوڑ کر ملکی مفادات کو اور زیادہ الجھا کر رکھ دیں بلکہ ہمیں ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے کہ جس سے دشمن ایجنٹوں کی کامیابی کو ناکامی میں بدلا جا سکے، یہی ان سیٹوں کا بلکہ ملک کے مفادات کا تقاضا ہے، جذباتی ہو جانے سے مسائل حل نہیں ہوا کرتے بلکہ اور زیادہ الجھ جایا کرتے ہیں"۔ ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بزرگانہ اور عالمانہ نصیحتیں کر رہے ہو، اب تو میرا خیال ہے کہ میری

بجائے تمہیں ریٹائرمنٹ لے لینی چاہیے"۔ ـــــ سر سلطان نے اس بار مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو ابھی تک نوکری ہی نہیں ملی، میں کیا ریٹائر ہوں گا اور آپ جیسے بزرگوں کی صحبت میں بیٹھ کر نصیحت کا ہی علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اب ظاہر ہے فلمی ڈائیلاگ تو نہیں سنے جا سکتے"۔ ـــــ عمران نے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"شکریہ عمران، میں اس واقعے سے حقیقتاً بے حد جذباتی ہو رہا تھا دراصل مجھے ساجد اور بیگم ساجد کے اس خلاف توقع اقدام سے اس قدر گہرا صدمہ پہنچا ہے کہ میں بتا نہیں سکتا۔ بہرحال استعفیٰ میں واپس منگوا لوں گا لیکن اب تم بتاؤ کہ اس معاملے کو کیسے حل کیا جائے"۔ ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر ویسٹرن کارمن کو اس بات کی اطلاع دے دی جائے کہ معاہدے کی شرائط کی کاپی کسی دشمن ایجنٹ نے اڑا لی ہے تو کیا وہ نیا معاہدہ کرنے پر تیار ہو جائیں گے یا نہیں"۔ ـــــ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــ اس معاہدے کی بنیادی شرط یہی تھی کہ اسے ہر صورت میں خفیہ رکھا جائے گا۔ جیسے ہی ویسٹرن کارمن کو یہ اطلاع ملے گی کہ معاہدہ خفیہ نہیں رہا انہوں نے معاہدہ لامحالہ منسوخ کر دینا ہے اس لئے اب دو صورتیں ہیں یا تو انہیں اطلاع ملنے سے پہلے ہی یہ نقل واپس حاصل کر لی جائے یا پھر انہیں اطلاع دے کر معاہدہ منسوخ کرا دیا جائے تیسری کوئی صورت نہیں ہے"۔ ـــــ سر سلطان نے واضح

طور پر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ پھر آپ سرکاری طور پر خاموش رہیں۔ میں کوشش کر رہا ہوں۔ اگر میری کوشش کامیاب رہی تو معاملہ یہیں ختم ہو جائے گا اور اگر ناکام رہی اور نقلی ویلیٹن کارمن کے حکام تک پہنچ گئی تو پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"موجودہ حالات میں واقعی تمہاری یہ تجویز بے حد عقلمندانہ ہے، شکریہ"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"ویسے آپ خواہ مخواہ آغا سلیمان پاشا کے نام سے ناراض ہو گئے ہیں۔ اسی کی مونگ کی دال کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ بھی مجھے عقلمند تسلیم کر رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان اس بار ناراض ہونے کی بجائے بے اختیار ہنس پڑے لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے رابطہ بھی ختم کر دیا۔

"سر سلطان سلیمان کی مثال پر واقعی ناراض ہو گئے تھے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب سب تو بلیک زیرو نہیں ہو سکتے کہ ہر قسم کے احساسات ہی زیرو ہو جائیں۔ تمہاری جگہ جب سلیمان ایکسٹو بنتا ہے تو تم الٹا خوش ہو جاتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"سلیمان میں واقعی ایسی صلاحیتیں ہیں کہ وہ سیکرٹری وزارت خارجہ بھی بن جائے تو کام چلا لے گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے دنیا بھر کے خارجہ حکام کو مونگ کی دال کھلا کھلا کر اتنا عقلمند بنا دے گا کہ خارجہ کے ہجے ہی بھول جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو عمران چونک پڑا۔ ظاہر ہے یہ ٹائیگر کی کال ہی ہو سکتی ہے اور عمران کو اس کال کا شدت سے انتظار تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو، کیا رپورٹ ہے، اوور"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جواب میں ٹائیگر نے ٹموتھی سے ملنے سے لیکر واپس آنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"جوائس گروپ نے یہ کام کیا ہے، ٹھیک ہے تم نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ تم اس وقت کہاں سے کال کر رہے ہو، اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اسی ہوٹل سے باس، کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ اس ٹموتھی کو قتل کر دیا جائے گا، اوور"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ویری گڈ ٹائیگر، تم نے بالکل درست سوچا ہے۔ چیف باس کا اتنی جلدی رقم دینے پر آمادہ ہو جانے کا مطلب یہی ہے کہ وہ یہاں کسی گروپ کی خدمات حاصل کرے گا تاکہ تمہیں اور اس ٹموتھی دونوں کو ختم کر دیا جائے۔ خاص طور پر وہ تمہیں ہر صورت میں ختم کرانے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے جو بھی اس چکر میں آئے تم نے اسے اغوا کر کے

رانا ہاؤس پہنچا دینا ہے۔ ٹو تھی اگر یہاں سے واپس جانا چاہے تو اسے جانے دینا۔ اب ہمیں اس کی ضرورت نہیں رہی' اوور" ـــــ عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس' اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے جلدی سے ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس البرٹ فاؤنڈیشن" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی ہی تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے' جنرل منیجر راجر سے بات کراؤ" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کیجئے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو راجر بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکینڈ سیکرٹ سروس کا ایک ایجنٹ ہے جوانس' اس کے بارے میں تفصیلی کوائف فوری طور پر چاہئیں" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کے کوائف" ـــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کہ وہ اس وقت کہاں ہے، کیا کر رہا ہے، کہاں رہتا ہے تفصیلی

کوائف" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دو گھنٹے بعد مل جائیں گی معلومات ـــ دس ہزار ڈالر معاوضہ ہو گا" ـــــ راجر نے جواب دیا۔

"اکاؤنٹ نمبر بتا دو' معاوضہ پہنچ جائے گا" ـــــ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر اور بنک کا نام اور برانچ بتا دی گئی۔

عمران نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ پاکینڈ کی ایجنسی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں' ایکریمین ایجنسی ہے لیکن اس کی شاخیں یورپ اور ایکریمیا کے ہر ملک کے دارالحکومتوں میں قائم ہیں البرٹ فاؤنڈیشن کے نام سے' پرنس آف ڈھمپ کے کوڈ نام سے میں کسی بھی ایجنسی سے کسی قسم کی معلومات فوری طور پر حاصل کر سکتا ہوں کیونکہ میں اس ایجنسی کا لائف ممبر ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"تم یہ رقم بھجوا دو اکاؤنٹ میں' میں اس دوران لائبریری میں بیٹھ کر پاکینڈ سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات پڑھ لوں" ـــــ عمران نے کہا اور اٹھ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر لائبریری تھی لیکن لائبریری میں باوجود تلاش کے اسے اس سلسلے میں کوئی تفصیلی معلومات نہ مل سکی تھیں۔ البتہ فائل موجود تھی لیکن یہ فائل اپ ٹو ڈیٹ نہ تھی۔

پھر دو گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر البرٹ فاؤنڈیشن سے رابطہ قائم کیا۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔" ——— راجر کے لائن پر آتے ہی عمران نے کہا۔

"یس تمہاری رقم موصول ہو گئی ہے۔ معلومات حاصل کر لی گئی ہیں۔ کیا اسے سپیشل مینیجر کے ذریعے بھجوایا جائے یا سپیشل ڈاک سے۔ اپنا تفصیلی پتہ نوٹ کرا دیں۔" ——— دوسری طرف سے راجر نے کہا۔

"موٹی موٹی باتیں زبانی بتا دیں، پھر پتہ بھی بتا دیتا ہوں۔" ——— عمران نے کہا اور راجر نے جوالس کا حلیہ، اس کا قد و قامت، اس کی رہائش گاہ کی تفصیلات، جن کلبوں میں وہ مستقل اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔ عمران خاموشی سے سنتا رہا۔

"اور شاید یہ بات آپ کے لئے کارآمد ہو یا نہ ہو۔ بہرحال رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جوالس گذشتہ دنوں پاکیشیا میں ایک مشن سرانجام دینے میں مصروف رہا ہے اور آج رات کی فلائٹ سے اس نے کافرستان کے لئے ٹکٹ بک کرایا ہوا ہے۔" ——— راجر نے کہا تو عمران بری طرح چونک پڑا۔

"کس نام سے۔" ——— عمران نے پوچھا۔

"تفصیل تو درج نہیں ہے۔" ——— راجر نے جواب دیا۔

"یہ میرے لئے انتہائی اہم بات ہے۔ فوری طور پر اس بارے میں تفصیلی معلومات چاہئیں مجھے۔" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"او۔ کے دو ہزار ڈالر مزید بھجوا دیں۔ آدھے گھنٹے بعد تفصیلات مہیا کر دی جائیں گی۔" ——— دوسری طرف سے راجر نے جواب دیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ فلم یہ جوالس خود کافرستان لے جا رہا ہے۔" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے ٹموتھی کی کال کے بعد اس چیف نے فوری فیصلہ کیا ہوگا کہ اس فلم کو کافرستان پہنچا دیا جائے کیونکہ ٹموتھی کی کال سے اسے یقیناً یہ شبہ پڑ گیا ہوگا کہ سیکرٹ سروس اس مشن سے واقف ہو چکی ہے۔" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر آدھے گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ راجر کو کال کیا۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔" ——— راجر کے لائن پر آنے کے بعد عمران سے کہا۔

"پرنس، جوالس اصل نام کی بجائے مارتھیلو ارنسٹ کے نام سے کافرستان جا رہا ہے۔ اس نے اس نام سے ٹکٹ بک کرایا ہے۔" ——— راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات حتمی ہے۔ میرا مطلب ہے اس میں کوئی شک وشبہ والی بات تو نہیں۔" ——— عمران نے کہا۔

"البرٹ فاؤنڈیشن ہمیشہ حتمی معلومات ہی فروخت کرتی ہے۔ پرنس یہ ہمارا ریکارڈ ہے۔" ——— راجر نے جواب دیا۔

"او۔ کے، اب یہ معلومات مجھے بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا کام ہو گیا ہے شکریہ۔" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"دو ہزار ڈالر اور بھجوا دینا۔ یہ سب سے اہم بات معلوم ہوئی ہے۔ میں ٹاٹران کو ہوشیار کر دوں۔" ——— عمران نے کہا۔ اور

ٹرانسمیٹر پر ناٹران کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا
فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو باس کالنگ' اوور" ـــــ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا لیکن ایکسٹو کا نام نہ لیا۔

" یس ناٹران اٹنڈنگ' اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" پاکینڈو سے آج رات کی فلائٹ میں ایک آدمی مارتھیلو ارنسٹ کے نام سے کافرستان پہنچ رہا ہے۔ ایئر پورٹ سے اس فلائٹ کا کافرستان پہنچنے کا وقت معلوم کر لینا۔ یہ ایک یورپین ملک کی سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ہے اور ایک اہم راز کی مائیکرو فلم لے کر پہنچ رہا ہے۔ اس نے یہ فلم کافرستانی حکام کے حوالے کرنی ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے وہاں کوئی خاص سیٹ اپ کر رکھا ہو لیکن تم نے بہر حال اسے ہر صورت میں ایئر پورٹ سے ہی اغوا کر لینا ہے اور اس سے وہ فلم برآمد کرنی ہے' اوور" ـــــ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس' اوور" ـــــ دوسری طرف سے ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جیسے ہی تمہارا یہ کام مکمل ہو تم نے فوری طور پر اطلاع دینی ہے' اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس' اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اسے اس کا قد و قامت تو بتا دینا تھا" ـــــ بلیک زیرو

نے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں' نام ہی کافی ہے۔ ناٹران ہوشیار آدمی ہے وہ اسے تلاش کر لے گا" ـــــ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

" آپ فلیٹ پر جا رہے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" نہیں' میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔ ٹائیگر یقیناً کسی کو وہاں پہنچائے گا تو اس سے یہاں پاکینڈو سیکرٹ سروس کے سیٹ اپ کے بارے میں معلومات مل جائیں گی" ـــــ عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوالس اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں ایک آرام کرسی پر دراز اطمینان سے بیٹھا ہوا رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جوالس نے چونک کر رسیور اٹھالیا۔

"یس جوالس بول رہا ہوں" ــــ جوالس نے کہا۔

"مسٹر جوالس میں آپ کا ایک ہمدرد بول رہا ہوں۔ کیا آپ آج رات کی فلائٹ سے کافرستان جارہے ہیں" ــــ دوسری طرف سے ایک اجنبی سی آواز سنائی دی تو جوالس بری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید ترین حیرت کے تاثرات نمودار ہوگئے۔

"میں کافرستان جارہا ہوں۔ یہ آپ سے کس نے کہہ دیا۔ میرا کافرستان سے کیا تعلق ہے۔ مگر آپ کون ہیں" ــــ جوالس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جوالس، یہ درست ہے کہ آپ کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے لیکن شاید آپ کو معلوم نہیں کہ یہاں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو آپ کی نقل و حرکت کی رپورٹیں بھاری قیمت پر آپ کے دشمنوں کو فروخت کرنے کا دھندہ کرتے ہیں۔ مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ مارتھیلو ارنسٹ کے نام سے کافرستان جارہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کا کافرستان سے کوئی تعلق نہیں ہے" ــــ دوسری طرف سے طنز یہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا مطلب ــ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں کھل کر بات کریں" ــــ جوالس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ مسٹر جوالس کہ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے متعلق تفصیلی معلومات کس ملک کے کس باشندے کو فروخت کی گئی ہیں اور کیا کیا معلومات فروخت کی گئی ہیں تو اس کے لئے آپ کو دس ہزار ڈالر خرچ کرنے پڑیں گے۔ اگر آپ تیار ہوں تو فوری طور پر دس ہزار ڈالر اپنے کسی آدمی کے ذریعے ایک گھنٹے کے اندر اندر نیشنل گارڈن کے چوکیدار فرانس کو پہنچا دیں۔ یہ بتا دوں کہ وہ صرف کمیشن ایجنٹ ہے۔ اسے ہمارے متعلق کچھ معلومات نہیں ہیں۔ اس لئے اگر آپ نے اس سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی تو آپ کو کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اگر رقم اس تک پہنچ گئی تو اس فون پر آپ کو سب کچھ تفصیل سے بتا دیا جائے گا اور اگر رقم نہ پہنچی تو پھر یہ معلومات آپ کے کسی حریف کو فروخت کردی جائیں گی ــــ گڈ بائی" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ جوالس کے چہرے پر تناؤ کے

آثار نمودار ہو گئے۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور
اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس جیری سپیکنگ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے ایک آواز سنائی دی۔

"جوالس بول رہا ہوں" ـــــ جوالس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس حکم" ـــــ دوسری طرف سے جیری کا لہجہ یکلخت
مؤدبانہ ہو گیا۔ جیری اس سیکشن کا انچارج تھا جو سیکشن جوالس کی ماتحتی
میں کام کرتا تھا۔

"جیری دس ہزار ڈالر نقد فوری طور پر پرینشل گارڈن کے چوکیدار
فرانس کو پہنچوا دو" ـــــ جوالس نے کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور جوالس نے
رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اس کے ذہن میں
آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ وہ بار بار اس معاملے میں سوچ رہا تھا کہ
اس کے متعلق معلومات کس نے حاصل کی ہوں گی اور کسے فروخت کی
جا رہی ہوں گی اور کیوں ـــ لیکن اسے اپنے سوالوں کے جواب نہ
مل رہے تھے۔ اسی طرح ٹہلتے ٹہلتے اسے کافی دیر گزر گئی تو وہ دوبارہ
کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اسے اس آدمی کی کال کا انتظار تھا اور پھر واقعی
ایک گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس جوالس بول رہا ہوں" ـــــ جوالس نے جھپٹ کر
رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بھیجی ہوئی رقم بھی مل گئی ہے اور یہ بھی چیک کر لیا گیا ہے

کہ تم نے اس بارے میں غیر ضروری انکوائری کرانے کی کوشش نہیں
کی اس لئے تمہیں یہ معلومات دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اب غور سے
سنو، کسی پرنس آف ڈھمپ نے یہاں معلومات فروخت کرنے والی ایک
خفیہ ایجنسی سے رابطہ قائم کیا اور ایجنسی سے تمہارے متعلق تفصیلی
کوائف معلوم کرنے کے لئے کہا۔ دو گھنٹے کے اندر اس ایجنسی نے یہ
تفصیلی کوائف اکٹھے کر لئے۔ تمہاری گرل فرینڈ ٹینیسی کو مخصوص قسم کی
شراب پلا کر اس کا ذہن کنٹرول میں کیا گیا اور اس سے تفصیلی معلومات
حاصل کر لی گئیں۔ تمہارا حلیہ، تمہارا قد و قامت، رہائش گاہ، تمہاری
مصروفیات وغیرہ کی تفصیلی معلومات اور یہ بھی کہ تم آج رات کی فلائٹ
سے کافرستان جا رہے ہو۔ اس پر اس پرنس آف ڈھمپ نے اس
بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا جس پر اس ایجنسی
سے مزید معلومات حاصل کیں تو انہیں معلوم ہو گیا کہ تم مارتھیلو ارنسٹ
کے نام سے رات کو نو بجے والی فلائٹ سے کافرستان جا رہے ہو چنانچہ
یہ معلومات بھی پاکیشیا میں اس پرنس آف ڈھمپ تک پہنچا دی گئیں"۔
دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"یہ معلومات کس ایجنسی نے حاصل کی ہیں" ـــــ جوالس
نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سوری ـــ یہ پیشہ وارانہ راز ہے" ـــــ دوسری طرف سے
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اس ایجنسی سے مجھے نمٹنا پڑے گا، لازماً" ـــــ جوالس
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"پرنس آف ڈھمپ نام تو سنا ہوا ہے، اوہ - اوہ ...." ___ جوالس بڑبڑاتے ہوئے اچانک اچھل کر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ یہ نام تو اس علی عمران کی فائل میں موجود ہے" ___ جوالس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا اور اس کمرے سے نکل کر دوڑتا ہوا ساتھ والے کمرے میں آیا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سیٹ کیا گیا تھا۔ اس نے دفتری میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس کے اندر موجود کئی فائلوں میں سے ایک فائل نکال کر اس نے اسے کھولا اور پھر اسے میز پر رکھ کر وہ اس کے صفحات پلٹنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کر دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس عمران کو ہمارے مشن کے بارے میں بھی تفصیلات مل چکی ہیں اور اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مشن میں نے مکمل کیا ہے" ___ جوالس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"جوالس بول رہا ہوں، چیف سے بات کرائیں" ___ جوالس نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ہولڈ آن کریں" ___ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، چیف بول رہا ہوں" ___ چند لمحوں بعد چیف کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"جوالس بول رہا ہوں باس، ایک انتہائی اہم رپورٹ دینی ہے" ___ جوالس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسی رپورٹ" ___ چیف نے چونک کر پوچھا۔

اور جواب میں جوالس نے پراسرار فون کال سے ملنے والی تمام معلومات کی تفصیل بتا دی۔

"واقعی اہم رپورٹ ہے ___ اس کا مطلب ہے کہ میرا شک درست ثابت ہوا ہے۔ ٹموتھی کے پاس آنے والا آدمی سیکرٹ سروس کا بھیجا ہوا تھا اور ٹموتھی کی کال کی وجہ سے ہی تمہارا نام سامنے آیا ہے اور یہ نام معلوم ہونے کے بعد انہوں نے فوری طور پر تمہارے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور اب وہ لوگ وہاں کافرستان میں تمہارے استقبال کے لئے پوری طرح تیار ہوں گے" ___ چیف نے کہا۔

"تو پھر اب کیا ہدایات ہیں" ___ جوالس نے کہا۔

"یہ فلم تو ہر صورت میں کافرستان پہنچانی ہے۔ میں نے تو ان سے کہا تھا کہ وہ یہ فلم ہمارے سفارت خانے کے ذریعے وصول کر لیں لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ سفارت خانے کو درمیان میں نہیں ڈالنا چاہتے۔ اسی وجہ سے میں تمہیں بھیج رہا تھا لیکن اب تمہارا وہاں جانا بھی فضول ہے۔ اب تو یہی ہو سکتا ہے کہ میں کافرستان والوں سے کہوں کہ وہ خود یہاں آ کر یہ فلم ہم سے لے لیں" ___

چیف نے کہا۔

"باس، اگر میں وہاں نہ پہنچا تو پھر یقیناً سیکرٹ سروس فوری طور پر پاکینڈ پہنچے گی اور جب تک یہ فلم ہمارے پاس رہے گی یہ مسئلہ اسی طرح لٹکا رہے گا۔ اس لئے میرے ذہن میں ایک تجویز ہے کہ میں اپنی جگہ کسی دوسرے کو کافرستان بھجوا دوں۔ کسی ایسے آدمی کو جس کا تعلق سیکرٹ سروس سے نہ ہو اور خود فلم لے کر کسی اور نام سے وہاں پہنچ جاؤں۔ یہ لوگ یقیناً مارتھیلو ارنسٹ کے چکر میں پڑے رہیں گے اور میں یہ فلم کو محفوظ ہاتھوں میں پہنچا دوں گا۔"——— جوالئس نے کہا۔

"تمہارے قدوقامت کی تفصیلات انہیں معلوم ہو چکی ہیں، اس لئے تمہاری یہ تجویز قابل عمل نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم یہ سیٹ فوری طور پر کینسل کرا دو اور خود چارٹر جہاز کے ذریعے براہ راست کافرستان جانے کی بجائے اس کے ہمسایہ ملک اپ لینڈ پہنچ جاؤ۔ میں کافرستانی حکام کو اطلاع کر دوں گا۔ وہ تم سے اپ لینڈ میں مل کر مخصوص کوڈ دوہرانے کے بعد تم سے وہ فلم لے لیں گے۔ اس طرح کام فوری طور پر مکمل ہو جائے گا۔"——— چیف نے کہا۔

"یہ تجویز بالکل درست ہے باس۔"——— جوالئس نے کہا۔

"او۔ کے، تم پہلے معلوم کرو کہ کوئی باقاعدہ فلائٹ اپ لینڈ جا رہی ہے یا نہیں۔ اگر جا رہی ہے تو اس پر اپنی سیٹ عام مسافر کے طور پر بک کرالو۔ نئے نام اور نئے کاغذات کے ساتھ لیکن اگر نہ جا رہی ہو تو پھر خصوصی جیٹ جہاز چارٹرڈ کرالینا۔ وہاں پہنچ کر تم نے ٹرانسمیٹر

کے ذریعے مجھے اطلاع دینی ہے کہ تم کس جگہ ٹھہرے ہو۔ پھر میں کافرستانی حکام کو تمہارے متعلق اطلاع کر دوں گا۔"——— چیف نے کہا۔

"یس باس۔"——— جوالئس نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے باہر آ گیا۔ وہ اب فوری طور پر اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہتا تھا تاکہ نئی صورت حال کے مطابق نئے انتظامات فائنل کر سکے۔

فیصل جان نے کار ہیڈ کوارٹر کے پورچ میں روکی اور پھر نیچے اُتر آیا۔

" باس دفتر میں ہے :" ——— فیصل جان نے برآمدے میں موجود اپنے ساتھی سے پوچھا۔

" ہاں :" ——— اس نے جواب دیا اور فیصل جان اثبات میں سر ہلاتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا ناٹران کے مخصوص دفتر کی طرف بڑھ گیا ، دفتر کا دروازہ بند تھا۔ فیصل جان نے ہاتھ اٹھا کر اس پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

" یس کم اِن :" ——— اندر سے ناٹران کی آواز سنائی دی اور فیصل جان دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہوا۔ ناٹران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

" آؤ فیصل جان — کیا رپورٹ ہے :" ——— ناٹران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" مارتھیلو ارنسٹ کی فلائٹ تو کل دس بجے صبح یہاں پہنچے گی ناں :" ——— فیصل جان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں کیوں :" ——— ناٹران نے چونک کر پوچھا۔

" تو کل صبح تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ مارتھیلو ارنسٹ سرے سے فلائٹ پر سوار ہی نہیں ہوا۔ اس کی سیٹ کینسل کرا دی گئی ہے :" فیصل جان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ ویری بیڈ — مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم نے پاکینڈو کال کی تھی :" ——— ناٹران نے کہا۔

" ہاں ، میں نے ویسے ہی حفظ ماتقدم کے طور پر ایئر پورٹ مینجر سے کہا کہ وہ پاکینڈو سے معلوم کر کے بتائے کہ کیا اس فلائٹ میں کوئی سیٹ تو کینسل نہیں ہوئی۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ مینجر میرا گہرا دوست ہے۔ چنانچہ اس نے میرے کہنے پر کال کی تو پتہ چلا کہ ارنسٹ کی سیٹ بک تھی جو عین آخری لمحات میں کینسل کرا دی گئی اس لئے وہ سیٹ خالی ہے :" ——— ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ مجھے فوری طور پر ایکسٹو کو آگاہ کرنا چاہیے :" ——— ناٹران نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس نے مخصوص ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ اس پر ایکسٹو کی مخصوص فریکوئنسی مستقل طور پر فکسڈ رہتی تھی اور اس جدید اور مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی کال چیکنگ سے محفوظ رہتی تھی۔

" ہیلو ہیلو ناٹران کالنگ ، اوور :" ——— ناٹران نے بٹن آن کر کے

بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"ایکسٹو، اوور:"۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"باس، مارتھیلو ارنسٹ جس کے بارے میں آپ نے پہلے ہدایات دی تھیں وہ پاکینڈو سے فلائٹ پر سوار ہی نہیں ہوا۔ اس نے آخری لمحات میں سیٹ کینسل کرا دی اور یہ سیٹ خالی آ رہی ہے، اوور:"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا۔

"اس کے باوجود تم چیکنگ جاری رکھو۔ اس کے قد و قامت کی تفصیل بھی سن لو۔ ہو سکتا ہے اس نے دو سیٹیں مختلف ناموں سے بک کرائی ہوں، اوور:"۔۔۔۔ ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوالس کے قد و قامت وغیرہ کی تفصیل بتا دی۔

"یس سر، اوور:"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چیف باس نے واقعی انتہائی ذہانت آمیز بات کی ہے۔ مجھے تو لگ رہا ہے کہ اس جوالس نے واقعی ایسا کیا ہوگا کہ دو مختلف ناموں پر سیٹیں بک کرائی ہوں گی اور پھر آخری لمحات میں ایک سیٹ کینسل کرا دی ہوگی اور دوسری سیٹ پر اطمینان سے آ رہا ہوگا:"۔۔۔۔ فیصل جان نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں، چیف آخر چیف ہے۔ میرا تو اس پوائنٹ کی طرف خیال بھی نہ گیا تھا لیکن میں اب سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ اس بارے میں کچھ مزید تحقیقات بھی کی جائے کیونکہ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے اپنے معمول

کی قد و قامت میں بھی کسی طرح فرق ڈال لیا ہو۔ ایسے لوگ ان معاملات میں بھی خاصے ماہر ہوتے ہیں:"۔۔۔۔ ناٹران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"کس طرح کی تحقیقات:"۔۔۔۔ فیصل جان نے چونک کر پوچھا۔

"بقول چیف، یہ جوالس پاکیشیا کے ایک اہم راز کی مائیکرو فلم کافرستان کے اعلیٰ حکام کو پہنچانے آ رہا ہے تو ظاہر ہے یہاں کچھ لوگوں کو اس کی آمد کا علم ہوگا اور وہ اس سے یہ فلم حاصل کریں گے۔ سوچنا یہ ہے کہ یہ کون لوگ ہوں گے۔ اگر ان کا پتہ چل جائے تو ان کی نگرانی کر کے بھی اس جوالس کو ٹریس کیا جا سکتا ہے:"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا۔

"ویری گڈ۔۔ میں تو خواہ مخواہ چیف باس کی ذہانت کے قصیدے کہہ رہا تھا۔ تم اس سے کسی طرح بھی کم نہیں ہو:"۔۔۔۔ فیصل جان نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا تو ناٹران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں، بس ذہن میں ایک پوائنٹ آ گیا ہے:"۔۔۔۔ ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ کام مقامی سیکرٹ سروس کے ذریعے کیا جائے گا:" فیصل جان نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے شاگل کے ذریعے نہیں اس معاملے میں اسے استعمال نہیں کیا جائے گا کیونکہ کافرستان والے سمجھتے ہیں کہ شاگل کو پاکیشیائی ایجنٹ اچھی طرح جانتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر اس راز کو حاصل کرنے کا کام بھی شاگل کے ذریعے کرایا جاتا۔ اس کے لئے پاکینڈو سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل نہ کی جاتیں:"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا۔

"اوہ اوہ ایک منٹ ـــ میں ابھی معلوم کرلیتا ہوں' ایک منٹ"۔ اچانک فیصل جان نے ایک خیال کے آتے ہی چونک کر کہا اور پھر تیزی سے میز پر موجود ٹیلیفون کا ریسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس کستوری بلڈنگ"ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"فلیٹ نمبر بارہ کی مس ریحانہ سے بات کرائیے' میں شہزادہ بول رہا ہوں"۔ فیصل جان نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے"ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میری ایک ملنے والی ہے کستوری بلڈنگ میں رہتی ہے"ـــــ ناٹران کی سخت نظریں دیکھ کر فیصل جان نے جلدی سے مائیک پر ہاتھ رکھتے ہوئے ناٹران سے کہا اور ناٹران نے سر ہلا دیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لاوڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

"ہیلو ریحانہ بول رہی ہوں"ـــــ چند لمحوں بعد ایک دلکش نسوانی آواز سنائی دی۔

"شہزادہ بول رہا ہوں ہنی ـــ کیا ہو رہا ہے"ـــــ فیصل جان نے بڑے رومانٹک سے لہجے میں کہا تو ناٹران کے پہلے سے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے اور بھنویں تن گئیں۔ وہ اب واقعی قہر آلود نظروں سے فیصل جان کو دیکھ رہا تھا اور فیصل جان کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے بھی ناٹران کی اس کیفیت کا پوری طرح احساس ہے مگر وہ جان بوجھ کر نظریں چرا کر بات کر رہا تھا۔

"کیا ہونا ہے ـــ اکیلی پڑی ہوں۔ رسالہ پڑھ رہی ہوں' آج اتنی مدت بعد کیسے یاد آ گئی ہوں۔ دوسری طرف سے شکوہ بھرے لہجے میں بات کی گئی۔

"میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔ اب تمہیں معلوم تو ہے کہ بزنس کے کام ہی ایسے ہوتے ہیں۔ اتنی مصروفیت رہی کہ بس کچھ نہ پوچھو لیکن یقین کرو آنکھوں کے سامنے تمہاری تصویر سی رہی"ـــــ فیصل جان اس وقت واقعی کوئی گھاگ عاشق لگ رہا تھا۔

"بس بس باتیں کرنا تو کوئی تم سے سیکھے ـــ سخت کٹھور آدمی ہو تم آجاؤ میرے پاس' پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی"ـــــ ریحانہ نے کہا۔

"اس وقت تو ناممکن ہے کیونکہ ابھی پاکینڈو سے ایک پارٹی نے آنا ہے' بڑی اہم ملاقات ہے اس سے' پاکینڈو گئی ہو کبھی۔ بڑا خوبصورت سا ملک ہے"ـــــ فیصل جان نے کہا اور اس بار ناٹران دھیرے سے مسکرا دیا۔

"خاک خوبصورت ملک ہے۔ ایک تو میں تمہاری اس عادت سے بیحد تنگ ہوں کہ جو دنیا کی بور ترین چیز ہو اسے ہی تم اچھا کہنے لگ جاتے ہو۔ انتہائی ردی ملک ہے دو روز ٹھہری تھی' سخت بوریت رہی"ـــــ ریحانہ نے کہا۔

"ارے کب گئی تھیں تم۔ اکیلے ہی سیر کر ڈالی' ارے مجھے تو بتایا ہوتا"ـــــ فیصل جان نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا جیسے وہ اس کے اکیلے جانے پر سخت ناراض ہو رہا ہو۔

"ارے میں کوئی سیر کرنے تھوڑی گئی تھی۔ سرکاری کام تھا' سیکرٹری

راجیش گیا تھا۔ باس نے مجھے ساتھ بھیج دیا تھا:" ——— ریحانہ نے جواب دیا۔

"ارے سرکاری دورہ، واہ پھر تو مزہ آگیا ہوگا۔ سرکاری دعوتیں، سرکاری دورے، اہم مقامات کی سیر — واہ:" ——— فیصل جان نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ کر بڑی خوشی سے وہاں گئی تھی لیکن سخت بور ہوئی بس ایک آدمی سے ملاقات ہوئی۔ راجیش نے بتایا کہ پاکینڈو سیکرٹ سروس کا سربراہ ہے مگر مجھے تو وہ سربراہ کی بجائے گھامڑ سا آدمی لگ رہا تھا، بہرحال اس سے رسمی سی بات ہوئی تھی پھر ہم نے اکٹھے کھانا کھایا۔ اس کے بعد ہم سب ہوٹل آگئے۔ راجیش انچارج تھا اس نے منع کر دیا تھا کہ سیکرٹ مشن ہے اس لئے کوئی باہر نہ نکلے، پڑی رہی سڑتی کرے میں — دوسرے روز واپسی ہوگئی:" ——— ریحانہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی پھر تو تم بڑی بور ہوئی ہوگی۔ بہرحال فکر نہ کرو میں تمہیں ساتھ لے جا کر پاکینڈو کی سیر کرا دوں گا۔ سچ پوچھو بڑا ہی خوبصورت ملک ہے۔ تم نے اسے دیکھا ہی نہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مجھے تو بزنس ویزہ مل ہی جائے گا تم سرکاری ملازم ہو، تمہیں کیسے ویزہ ملے گا:" ——— فیصل جان نے کہا۔

"اس کی تم فکر نہ کرو، ویزہ حاصل کرنا میرا کام ہے۔ تم پروگرام تو بناؤ:" ریحانہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔کے، اب کل ملاقات ہوگی تو اس موضوع پر تفصیل سے بات کریں گے:" ——— فیصل جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ریسیور رکھ دیا۔

"یہ کون ہے — مس ریحانہ:" ——— ناٹران نے سخت لہجے میں کہا۔

"وزارت امور خصوصی — میرا مطلب ہے اسپیشل منسٹری کے چیف سیکرٹری عادل محمود کی پی۔ اے ہے۔ ایک کلب میں اتفاقاً ملاقات ہوگئی تھی۔ بعد میں دلچسپی لینے لگی۔ پہلے تو میں نے گھاس نہ ڈالی مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ اسپیشل منسٹری کے چیف سیکرٹری کی پی اے ہے تو میں نے بھی اس میں مصنوعی دلچسپی لینا شروع کر دی۔ آپ کو معلوم تو ہے کہ یہاں سیکرٹ سروس سنٹرل انٹیلی جنس اور اس قسم کی دیگر تمام ایجنسیاں اسپیشل منسٹری کے تحت ہی کام کرتی ہیں اس لئے اگر اس سے مفید معلومات مل جاتی ہیں تو کیا حرج ہے۔ اب بھی مجھے اچانک خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ پاکینڈو سیکرٹ سروس کے ساتھ اسپیشل منسٹری نے ہی رابطہ قائم کیا ہو۔ اس لئے میں نے فون کیا تھا اور آپ نے دیکھا کہ میرا خیال درست ثابت ہوا ہے۔ سیکنڈ سیکرٹری راجیش نے سارا رابطہ کیا ہے اور اب بھی یقیناً وہی اس جوالس سے ملے گا:" ——— فیصل جان نے جلدی جلدی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح کان کھول کر سن لو فیصل جان، اگر کسی بھی وقت مجھے یہ اطلاع ملی کہ تمہارے کردار میں کہیں جھول آیا ہے تو اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گا، سمجھے:" ——— ناٹران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"لاحول ولاقوۃ — آپ مجھے اس قدر گھٹیا سمجھتے ہیں:" ——— فیصل جان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو، میری یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنا کہ جب تک تمہارا کردار مضبوط رہے گا ہر میدان میں کامیابی اور کامرانی تمہارے قدم چومے گی لیکن جیسے ہی کردار میں جھول آیا پھر ناکامیاں تمہارا مقدر ہوں گی۔ یہ قدرت کا

فیصلہ ہے۔" ـــــ ناٹران نے کہا۔

"سُن لیا ہے جناب ـــ بالکل سُن لیا ہے۔ یا اللہ کس بنجر اور ویران باس سے پالا پڑ گیا ہے۔ ذرا کسی سے بات کی اور جناب کے تیور بگڑے بہرحال بے فکر رہیں۔ فیصل جان کی طرف سے کبھی کوئی شکایت نہ ہو گی۔" فیصل جان نے زچ ہونے کے سے انداز میں کہا اور ناٹران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ویسے تم نے کمال ہوشیاری سے اس سے سب کچھ اگلوایا ہے۔ بڑے شاطرانہ انداز میں۔" ـــــ ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب آخر شاگرد کس کا ہوں۔" ـــــ فیصل جان نے سینہ تانتے ہوئے کہا اور ناٹران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں اس راجیش کی نگرانی کا حکم دے دیتا ہوں۔ تم نے واقعی انتہائی شاندار کلیو تلاش کر لیا ہے۔ اب اس جوالس کو آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔" ـــــ ناٹران نے کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"ارے ارے یہ کلیو میں نے ڈھونڈھا ہے تو کامیابی کا سہرا بھی میں اپنے سر باندھوں گا۔ آپ بے شک چھوہارے تقسیم نہ کریں مگر مجھے سہرا باندھنے کے لُطف سے تو محروم نہ کریں۔" ـــــ فیصل جان نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"بڑا شوق ہو رہا ہے تمہیں سہرا باندھنے کا۔ یقیناً اس ریحانہ سے گفتگو کا اثر ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے تم اس پر کام کرو لیکن یہ سُن لو کہ ناکامی کی رپورٹ میں نہیں سنوں گا۔" ـــــ ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ـــ اب میں چلتا ہوں تاکہ اس معاملے میں ابتدائی انتظامات کر لوں۔" ـــــ فیصل جان نے کہا اور ناٹران کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوالس کو اپ لینڈ پہنچے ہوئے آج دوسرا دن تھا۔ وہ اپ لینڈ کے سب سے بڑے کوہسار ہوٹل میں مقیم تھا۔ اس کے چہرے پر ایکریمین میک اپ تھا اور ان دو روز میں اس نے سیاحوں کے انداز میں پورے اپ لینڈ کی سیر کر ڈالی تھی لیکن سیر کے ساتھ ساتھ اس کا مقصد اپنی نگرانی کو چیک کرنا تھا لیکن ان دو روز کے دوران اسے یہ دیکھ کر پوری طرح اطمینان ہو گیا تھا کہ اس کی نگرانی کسی طرح بھی نہ کی جا رہی تھی۔

اس وقت وہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا شراب پینے میں مصروف تھا۔

"اب کام مکمل ہو جانا چاہیے، اب کوئی مسئلہ نہیں رہا۔" ـــــ جوالس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا جام اس نے میز پر رکھا اور اُٹھ کر وارڈ روب کی طرف بڑھ گیا جس میں اس کا سامان موجود تھا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود اپنا بریف کیس

نکال کر اسے کھولا اور اس کے اندر موجود جدید ساخت کا کیمرہ اٹھا کر اس نے بریف کیس بند کر کے واپس الماری میں رکھا اور کیمرہ لے کر واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ یہ کیمرہ دراصل ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جسے کسی صورت بھی چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ایئرپورٹ پر اس کیمرے کو اچھی طرح چیک کیا گیا تھا لیکن کسی کو یہ علم نہ ہو سکا تھا کہ اس کے اندر ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر مخفی ہے۔ اس نے کیمرے کو کھولا اور اس کے اندر ایک مخصوص جگہ پر انگلی کو آہستہ سے تین بار دائیں بائیں پھیرا تو کیمرے سے ہلکی ہلکی ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ چونکہ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"ہیلو ہیلو جوالس کالنگ ہیڈ کوارٹر، اوور" ـــــ جوالس نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر، اوور" ـــــ دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"جوالس بول رہا ہوں اپ لینڈ سے، چیف سے بات کراؤ، اوور" جوالس نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں، اوور" ـــــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا گیا اور جوالس سمجھ گیا کہ اس دوران اس کی آواز ماسٹر کمپیوٹر پر چیک کی جا رہی ہو گی۔ کمپیوٹر کے اوکے کہنے پر بات کرائی جائے گی۔

"ہیلو چیف بول رہا ہوں، اوور" ـــــ چند لمحوں بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

"باس، میں جوالس بول رہا ہوں اپ لینڈ سے ـــ میں یہاں ہوٹل

کوہسار کے کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل میں مقیم ہوں۔ میں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے میری نگرانی نہیں کی جا رہی، اوور" ـــــ جوالس نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم مجھے ایک گھنٹے بعد دوبارہ کال کرنا، اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جوالس نے کیمرے کی اس جگہ پر ایک بار پھر مخصوص انداز میں انگلی پھیری اور کیمرہ بند کر کے اس نے میز پر رکھا اور کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھ کر اس نے شراب کا جام اٹھایا اور چسکیاں لے لے کر پینا شروع کر دیا۔

ایک گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر کیمرہ اٹھایا اور ہیڈ کوارٹر کال کرنا شروع کر دیا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو، اوور" ـــــ تھوڑی دیر بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

"جوالس بول رہا ہوں باس، اوور" ـــــ جوالس نے کہا۔

"تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں جوالس، کافرستانی حکومت کے تین افراد کل دن کو بارہ بجے تمہارے کمرے میں پہنچیں گے۔ وہ دروازے پر تین بار دستک دیں گے۔ تم اندر سے پوچھو گے "کون" تو وہ جواب دیں گے "آپ کا پیغام ہے۔ اس پر تم دروازہ کھول دو گے اور انہیں اندر بلا کر دروازہ بند کر دو گے۔ وہ تینوں باری باری اپنے نمبر بتائیں گے۔ نمبر یاد کر لو "سپیشل سیکنڈ آر"، "سپیشل تھرڈ ڈی"، "سپیشل فورتھ ایس" ـــ تم جواب میں اپنا نام بتاؤ گے فرنک پھر وہ تم سے شراب طلب کریں گے تم پوچھو گے "کونسی" تو وہ جواب دیں گے "بلیک کوئین" جس پر تم کہو گے کہ بلیک ہارس تو مل سکتی ہے بلیک کوئین

یہاں نہیں ملتی جس پر وہ کہیں گے کہ "بلیک پرنس" منگوا لو اور تم فون پر ہوٹل سروس سے بلیک کوئین کی تین بوتلیں منگواؤ گے۔ پھر سپیشل سیکنڈ ار جیب سے ایک کاغذ نکال کر دے گا جس پر صرف کالے رنگ کے چھوٹے سے کتے کی تصویر بنی ہو گی۔ اس کاغذ کو دیکھنے کے بعد تم انہیں وہ مائیکرو فلم دے دو گے اور وہ واپس چلے جائیں گے۔ تم یہ کاغذ لے کر واپس آ جاؤ گے۔ یہ کاغذ ہی رسید ہو گی۔ کیا تم اچھی طرح سمجھ گئے ہو یا دوبارہ دہراؤں' اوور"۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یہ تو بڑے پیچیدہ سے کوڈ ہیں' مجھے لکھنے پڑیں گے ۔۔۔ ایک منٹ' اوور"۔۔۔۔ جوالس نے کہا اور کیمرہ میز پر رکھ کر وہ اٹھا اور اس نے بریف کیس میں سے ایک کاغذ نکال کر اسے میز پر رکھا اور جیب سے قلم نکال کر اس نے اس پر چیف کی بتائی ہوئی باتیں لکھنا شروع کر دیں۔

"ہیلو باس ۔۔۔ میں نے پوائنٹس لکھ لئے ہیں۔ میں آپ کو سناتا ہوں' اوور" جوالس نے دوبارہ کیمرہ اٹھا کر کہا۔

"ہاں سناؤ' اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے کہا اور جوالس نے کاغذ پر لکھے ہوئے پوائنٹس دہرانے شروع کر دیئے۔

"ویری گڈ ۔۔۔ تمہارا حافظہ واقعی قابل داد ہے۔ تم نے کوئی غلطی نہیں کی' اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے باس نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"شکریہ ۔۔۔ اب آپ یہ بھی بتا دیں کہ وہ فلم میں کہاں سے لوں گا' اوور"۔۔۔۔ جوالس نے کہا۔

"فلم کل صبح ساڑھے دس بجے ایک گفٹ پیک کی صورت میں تمہارے

کمرے میں پہنچا دی جائے گی۔ بے فکر رہو' اوور"۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس باس' اوور"۔۔۔۔ جوالس نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر کو مخصوص انداز میں آف کیا اور پھر کیمرہ بند کر کے اس نے اسے دوبارہ بریف کیس میں رکھا اور اطمینان سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ نیچے ڈائننگ ہال میں جا کر اطمینان سے کھانا کھا سکے۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو — کوئی خاص بات:" —— عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"جی ہاں — ابھی تھوڑی دیر پہلے ناٹران کی کال آئی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ مارتھیلو ارنسٹ کی سیٹ آخری لمحات میں کینسل کرا دی گئی ہے۔ اور سیٹ خالی آرہی ہے۔ میں نے اسے جوانس کا قدوقامت بتا کر یہ ہدایت کر دی ہے کہ وہ پھر بھی نگرانی کرے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے دو علیحدہ علیحدہ ناموں سے سیٹیں بک کرائی ہوں:" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ یہ تو انتہائی اہم بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکینڈ سیکرٹ سروس کو اس امر کی اطلاع مل گئی ہے کہ ہم نے ان کے بارے میں اطلاعات حاصل کی ہیں۔ اگر تمہارا خیال درست ہوتا تو ضروری تو نہیں تھا کہ وہ مارتھیلو

ارنسٹ والی سیٹ ہی کینسل کراتا۔ وہ دوسری سیٹ بھی تو کینسل کرا سکتا تھا:" —— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن انہیں کس طرح اطلاع ملی ہو گی:" —— بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ یقیناً اسی البرٹ فاؤنڈیشن کی حرکت ہو گی۔ چھوٹے ملکوں میں ایسی شکایات اکثر پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ یہ لوگ ڈبل گیم کھیلتے ہیں، یقیناً اس راجر یا اس کے کسی آدمی نے ہمیں معلومات فروخت کرنے کے بعد ہی معلومات پاکینڈ سیکرٹ سروس کو مہیا کر کے ان سے بھی رقم بٹوری ہو گی۔ اس لئے انہوں نے آخری لمحات میں سیٹ کینسل کرا دی:" —— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا چاہیے:" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"اب ان کے سامنے تین صورتیں ہوں گی یا تو وہ کسی اور کے ذریعے یہ فلم کافرستان بھیجیں گے یا کافرستان والوں کو بلا کر فلم ان کے حوالے کریں گے یا تیسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ لین دین کسی تیسرے ملک میں ہو:" —— عمران نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ آپ کو فوری طور پر پاکینڈو جانا پڑے گا:" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں — وہاں جانا اس لئے بیکار ہے کہ جب تک میں وہاں پہنچوں وہ فلم کافرستان بھی پہنچائی جا سکتی ہے۔ ہمیں کوئی ایسا طریقہ سوچنا چاہیے کہ یہ معلوم ہو سکے کہ انہوں نے اس اطلاع کے ملنے کے بعد جس پر انہوں نے سیٹ کینسل کرائی ہے اب کیا پلاننگ کی ہے اور

پتہ بھی فوری طور پر چلنا چاہیے:" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔

" وہ اپنی عمرو عیار ٹائپ زنبیل تو نکالو شاید کوئی کام کی چیز ہاتھ آ جائے:" ——— تھوڑی دیر بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" زنبیل — کیا مطلب:" ——— بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

" بھئی وہ سرخ جلد والی ڈائری جس میں فون نمبر اور پتے درج ہیں۔ وہ عمرو عیار کی زنبیل کی طرح ہی ہے۔ کچھ نہ کچھ نکل ہی آتا ہے:" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک ضخیم ڈائری نکالی جس کا کور گہرے سرخ رنگ کا تھا اور یہ ڈائری لا کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دی۔

" آپ اس زنبیل کو چیک کریں' میں اس دوران چائے بنا لاؤں:" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران ڈائری کھول کر اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔ جب بلیک زیرو نے چائے کا کپ اس کے سامنے رکھا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کر دی۔

" زنبیل بھی خالی ہے:" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور چائے کا کپ اٹھا لیا۔

" کیوں نہ کافرستان کے ان لوگوں کو تلاش کیا جائے جو یہ فلم حاصل کریں گے:" ——— بلیک زیرو نے کہا تو عمران یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔

" اوہ' آخر دانش منزل میں رہنے کا کوئی فائدہ تو ہوا تمہیں' کچھ نہ کچھ دانش حصے میں آ ہی گئی:" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جلدی سے ٹرانسمیٹر پر ناٹران کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو باس کالنگ' اوور:" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس' ناٹران بول رہا ہوں' اوور:" ——— دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" ناٹران' کافرستان کی سپیشل وزارت کے اعلیٰ افسروں کو چیک کرو۔ یقیناً پاکیشیا سے یہ فلم وہی حاصل کریں گے' اوور:" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" باس' فیصل جان اس لائن پر پہلے ہی کام شروع کر چکا ہے اور اس نے اس بارے میں ایک اہم کلیو بھی حاصل کر لیا ہے' اوور:" ——— ناٹران نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

" کونسا کلیو — تفصیل سے بات کرو' اوور:" ——— عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا اور جواب میں ناٹران نے فیصل جان کی سپیشل منسٹری کے چیف سیکرٹری کی پی اے ریحانہ سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

" گڈ — فیصل جان اچھا جا رہا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ لوگ ایئر پورٹ پر آئیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں سے کوئی وفد پاکیشیا فلم لینے کے لئے جائے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لین دین کسی تیسرے ملک میں ہو۔ لئے ان تمام پوائنٹس کو مدنظر رکھ کر چیکنگ کراؤ' اوور:" ———

عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اس کیس کا انچارج سیکنڈ سیکرٹری راجیش ہی ہے اور فیصل جان اس راجیش کی ہی نگرانی کرے گا۔ اوور"۔ ناٹران نے کہا۔

"جیسے ہی فیصل جان کوئی رپورٹ دے مجھے فوری اطلاع دینا۔ اوور اینڈ آل"۔ ــــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"فیصل جان خاصا ذہین نوجوان ہے لیکن مسئلہ چاروں کونوں پر فٹ نہیں ہو رہا۔ ہو سکتا ہے کہ راجیش اس میں ملوث نہ ہو۔ کوئی اور سیکشن کام کر رہا ہو۔ اصل اور حتمی معلومات پاکیشیا سے ہی مل سکتی ہیں لیکن ...."

عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی پیشانی پر بے شمار شکنیں ابھر آئی تھیں۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا۔ ظاہر ہے الجھن تو اسے بھی محسوس ہو رہی تھی لیکن اس کا کوئی واضح اور حتمی حل سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد عمران واپس آپریشن روم میں داخل ہوا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"کیا ہوا ــــ کوئی کلیو مل گیا ہے"۔ ــــــ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"خدا شکر خورے کو شکر دے ہی دیتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سابق چیف کی بیوہ کا فون نمبر مل گیا ہے شاید کام بن جائے"۔ ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا

اسے دیکھتا رہا۔

"یس جیکولین سپیکنگ"۔ ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد کرخت تھا جیسے بولنے والی انتہائی خشک اور کرخت مزاج عورت ہو۔

"آپ کے لہجے کی کرختگی بتا رہی ہے کہ ابھی تک آپ بیوہ ہی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ــ کیا ــ کون بول رہے ہو"۔ ــــــ دوسری طرف سے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"بیوہ ہو جانے کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ اب میری آواز ہی نہ پہچان سکیں۔ بہرحال تفصیلی تعارف کرا دیتا ہوں۔ میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ آپ کو شاید یاد آ جائے کہ آپ سے ایکریمیا میں ملاقات ہوئی تھی جب آپ اپنے آنجہانی شوہر شونگ کے ساتھ ایک بین الاقوامی میٹنگ میں شرکت کے لئے تشریف لائی تھیں"۔ عمران نے جان بوجھ کر ایک فرضی میٹنگ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر علی عمران ــــ مجھے تو ایسی کوئی بات یاد نہیں آ رہی ایکریمیا تو میں شونگ مرحوم کے ساتھ بے شک گئی ہوں گی لیکن .... بہرحال بتاؤ تم نے کیوں فون کیا ہے ــــ اور میرا فون نمبر تم تک کیسے پہنچ گیا ہے"۔ ــــــ اس بار بولنے والی کا لہجہ بے حد نرم تھا۔

"مرحوم شونگ کے ساتھ پرانی دوستی کے حوالے سے ایک اطلاع دینی تھی۔ دراصل میں نے اسے اپنا فرض سمجھا تھا۔ آپ کی اکلوتی بیٹی

میری بھی سیکرٹ سروس میں کام کرتی ہے اور ویسے تو پاکیشیا اور پاکینڈو
کے درمیان تعلقات بے حد اچھے ہیں لیکن آپ کے شوہر شوننگ کے
بعد سیکرٹ سروس کا چیف جن صاحب کو بنایا گیا ہے انہوں نے کافرستان
سے مل کر پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک سازش کی ہے اور آپ جانتی
ہیں کہ جہاں ملکوں کا معاملہ آجائے وہاں پھر دوستی اور رشتے نہیں
دیکھے جاتے لیکن مجھے یقین ہے کہ مس میری سیکرٹ سروس کے کسی
فعال عہدے پر تو نہیں ہوگی لیکن پھر بھی وہ پاکیشیا کی طرف سے لئے
جانے والے انتقام کی زد میں آسکتی ہے۔ کیونکہ پاکیشیا نے فیصلہ کرلیا
ہے کہ اگر پاکینڈو سیکرٹ سروس اس سازش کو مکمل کرتی ہے تو پھر
پاکینڈو سیکرٹ سروس سے خوفناک انتقام لیا جائے اور آپ شاید نہ
جانتی ہوں مگر آپ کے مرحوم شوہر تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی
سے بہتر طور پر واقف تھے۔" ——— عمران نے فائل میں درج
شوننگ کی بیٹی مس میری کے سیکرٹ سروس کا رکن ہونے کے حوالے
کو ایک نئے انداز میں استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کے خلاف سازش ——— یہ کیسے ممکن ہے مسٹر علی
عمران ——— پاکیشیا کے ساتھ تو پاکینڈو کے دوستانہ تعلقات
ہیں۔" ——— جیکولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکینڈو حکومت یہ سازش نہیں کررہی بلکہ یہ سازش سیکرٹ سروس
کا نیا چیف کارلس گارگیو اپنے ایک ایجنٹ جوالس کے ساتھ مل کر
کررہا ہے۔" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ ——— کارلس گارگیو ہے ہی گھٹیا آدمی۔ کاش

میرا شوہر اس وقت زندہ ہوتا۔ بہرحال کیا تم بتاؤ گے کہ کیا سازش
ہے۔ اگر واقعی کوئی سازش ہے تو یقین کرو مجھے اس گارگیو کے
خلاف کام کرکے خوشی ہوگی۔ ویسے بھی میں اس سے ایک ذاتی انتقام
لینا چاہتی ہوں۔ تمہیں شاید معلوم نہ ہو کہ میرے شوہر کی موت میں اس کا
ہی ہاتھ تھا۔ اس نے چیف بننے کی غرض سے میرے شوہر کو قتل کرادیا
اور اسے حادثہ ظاہر کردیا لیکن میں مجبور تھی۔ میں اس سے انتقام نہ
لے سکتی تھی لیکن ہوسکتا ہے اب تمہاری وجہ سے یہ موقع مجھے مل جائے۔"
جیکولین نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ ——— اس کا مطلب ہے کہ یہ شخص واقعی اس قابل
نہیں کہ دوست ملک پاکینڈو کی سیکرٹ سروس کا چیف بنا رہے۔" ———
عمران نے کہا۔

"وہ بہت بڑا بلیک میلر ہے۔ اس نے پاکینڈو کے اعلیٰ حکام کو اپنی
گرفت میں لے رکھا ہے۔ بہرحال مجھے تفصیل بتاؤ۔" ——— جیکولین
نے کہا اور عمران نے اسے مختصر طور پر صورت حال بتادی۔

"اوہ، یہ واقعی اس گارگیو کی ذاتی سازش ہی ہوسکتی ہے ورنہ
حکومت پاکینڈو کو اس طرح سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے لیکن اس معاملے
میں تمہاری میں کیا مدد کرسکتی ہوں۔" ——— جیکولین نے کہا۔

"صرف اتنی کہ مجھے حتمی طور پر معلوم ہوجائے کہ گارگیو نے اس
فلم کو کافرستان کے حوالے کرنے کی کیا پلاننگ بنائی ہے۔" ———
عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میرا خیال ہے میں یہ بات معلوم کرسکتی ہوں۔

میری اکلوتی بیٹی میری تو ریکارڈ روم میں کام کرتی ہے۔ اسے تو ان باتوں کا علم نہیں ہو سکتا۔ البتہ گارگیو کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج آرتھر میرا خاص آدمی ہے۔ میں اس سے معلوم کر سکتی ہوں۔ تم مجھے اپنا فون نمبر بتا دو' میں رات کو آرتھر سے کلب میں ملوں گی تو اس سے بات کروں گی" جیکولین نے کہا۔

"لیکن یہ دیکھ لیں کہ یہ آرتھر صاحب بااعتماد بھی ہیں یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ گارگیو کو بتا دے اور گارگیو آپ کا بھی دشمن بن جائے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ کی ذات کو کوئی نقصان پہنچے" ——— عمران نے کہا۔

"ارے نہیں ——— اس کی فکر مت کرو۔ آرتھر میرے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے لیکن میں پہلے میری کی شادی سے فارغ ہونا چاہتی ہوں۔ بہر حال فکر مت کرو آرتھر میری مرضی کے بغیر منہ سے بھاپ بھی نہ نکالے گا" ——— جیکولین نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کل آپ کو خود ہی فون کر لوں گا، شکریہ" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ محترمہ تو خود انتقام لینے کے لئے تُلی بیٹھی ہیں۔ میرا تو خیال تھا کہ اس کی اکلوتی بیٹی میری کی جان کے تحفظ کا چکر دے کر اسے آمادہ کروں گا۔ مگر وہ تو نجانے کب سے اس گارگیو کے خلاف موقع کے انتظار میں تھی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ اس قدر اہم راز معلوم کر لے گی" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"فائل کے مطابق پاکینڈ و سیکرٹ سروس عام ادارے کی طرح کام کرتی ہے۔ صرف اس کے فیلڈ ایجنٹ خفیہ رہتے ہیں باقی سب کام عام دفتری انداز میں سر انجام دیا جاتا ہے۔ اب اور کوئی راستہ بھی تو نہ تھا۔ دیکھو شاید کام بن جائے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جوالئس بظاہر تو اطمینان سے کرسی پر بیٹھا آج کے مقامی اخبار کے مطالعے میں مصروف تھا لیکن اس کے کان دروازے کی طرف لگے ہوئے تھے۔ آج اس سارے مشن کا اختتام ہونا تھا جس کے لئے اس نے پاکیشیا میں کام کیا تھا۔ اس وقت ساڑھے دس بجنے والے تھے، اور چیف باس کے مطابق ساڑھے دس بجے وہ فلم اس کے حوالے کی جانی تھی جسے اس نے بعد میں کافرستان کے ایجنٹوں کے حوالے کرنا تھا۔ اس کی نظریں بار بار گھڑی کی طرف جاتی تھیں۔ پھر اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور جوالئس نے اخبار میز پر پھینکا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"۔۔۔۔ جوالئس نے دروازے کا لاک کھولنے سے پہلے احتیاطاً پوچھا۔

"آپ کا گفٹ پیک ہے جناب"۔۔۔۔ باہر سے آواز سنائی

دی اور جوالئس نے سر ہلاتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک باوردی آدمی کھڑا تھا جس کے سینے پر ایک مقامی کمپنی کا مونوگرام موجود تھا۔

"آپ کا نام ہی تھامسن ہے ناں"۔۔۔۔ اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ جوالئس نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ گفٹ پیک آپ کے نام ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور کاندھے سے لٹکے ہوئے بیگ میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر جوالئس کی طرف بڑھا دیا جس پر رنگین کاغذ چڑھا ہوا تھا اور باقاعدہ ربن بندھے ہوئے تھے جن کے ساتھ ایک پرچہ موجود تھا۔

"یہاں دستخط کر دیجئے"۔۔۔۔ گفٹ پیک لے آنے والے نے ایک کاغذ آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور جوالئس نے اس خانے میں جہاں اس کا نام لکھا ہوا تھا کے سامنے دستخط کر دیئے اور ساتھ ہی جیب سے ایک چھوٹا سا نوٹ نکال کر اس نے اس آدمی کو دے دیا۔

"شکریہ جناب"۔۔۔۔ گفٹ لانے والے نے ممنونانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ جوالئس نے مسکراتے ہوئے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر گفٹ پیک لے کر واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ گفٹ پیک پر موجود کاغذ پر اس کا یہاں کا نام تھامسن، کمرہ نمبر اور دوسرا تفصیلی پتہ دیا ہوا تھا۔ اور یہ گفٹ پیک پاکینڈو کے ایک شہر سے کارلس کے نام سے بھجوایا گیا تھا۔ جوالئس نے مسکراتے ہوئے کاغذ علیحدہ کیا اور پھر گفٹ پیک کو کھولنے لگا۔ چند لمحوں بعد مائیکرو فلم کی مخصوص ڈبیا اس میں سے برآمد ہو گئی۔ اس نے ڈبیا کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالی اور گتے کا ڈبہ اور اس کی پیکنگ اٹھا کر

اس نے ایک طرف پڑی ہوئی ردی کی ٹوکری میں ڈال دیئے۔ ظاہر ہے اب
اسے کافرستانی ایجنٹوں کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی
اور جوالس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس": ——— جوالس نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گارگیو بول رہا ہوں": ——— دوسری طرف سے چیف کی آواز
سنائی دی۔ چیف نے اپنا اصل نام لیا تھا شاید فون کال کی وجہ سے اس نے
چیف باس کے الفاظ استعمال نہ کئے تھے۔

"تھامسن بول رہا ہوں": ——— جوالس نے اپنے اصل لہجے میں
کہا۔

"مال مل گیا ہے یا نہیں": ——— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جی ہاں — چند منٹ پہلے وصول ہوا ہے": ——— جوالس نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے یہی پوچھنا تھا۔ اب باقی کام پوری ہوشیاری سے کرنا": —
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جوالس
نے رسیور رکھا اور پھر میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے
اس کا ڈھکنا کھولا اور گلاس آدھا بھر کر اس نے اطمینان سے چسکیاں لینا
شروع کر دیں۔ پھر ٹھیک بارہ بجے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور
جوالس اٹھ کر کھڑا ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
دستک مخصوص انداز میں تین بار دی گئی تو جوالس نے پوچھا "کون ہے":

"آپ کا پیغام ہے": ——— باہر سے جواب دیا گیا اور جوالس
نے دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر تین مقامی آدمی کھڑے تھے۔ ان کے

جسموں پر تھری پیس سوٹ تھے اور وہ چہروں سے خاصے معزز آدمی لگ
رہے تھے جیسے کسی ادارے کے اعلیٰ افسران ہوں۔

"آجائیے": ——— جوالس نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور وہ
تینوں خاموشی سے اندر آ گئے۔ جوالس نے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ
خاموشی سے آ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"جی": ——— ان کی خاموشی پر جوالس نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"سپیشل سیکنڈ آر": ——— ایک آدمی نے جو دروازہ کھلنے پر سب سے
آگے کھڑا نظر آیا تھا بولتے ہوئے کہا۔

"سپیشل تھرڈ ڈی": ——— دوسرے نے کہا۔

"سپیشل فورتھ ایس": ——— تیسرے نے کہا۔

اور یہ نمبر سنتے ہی جوالس کو اطمینان ہو گیا کہ آنے والے درست آدمی
ہیں لیکن چونکہ کوڈ مکمل ہونے ضروری تھے اس لئے ان کے درمیان پہلے
سے طے شدہ کوڈ کا تبادلہ ہوا اور پھر جوالس نے رسیور اٹھا کر ہوٹل سروس
کو تین بوتلیں بلیک کوبین شراب کی کمرے میں پہنچانے کے لئے آرڈر دیا اور
رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے اس آدمی جس نے سپیشل سیکنڈ آر کہا تھا جیب سے ایک کاغذ
نکالا اور جوالس کی طرف بڑھا دیا۔ جوالس نے کاغذ لے کر اسے غور سے
دیکھا اس پر واقعی سیاہ رنگ کے ایک چھوٹے سے کتے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔
جوالس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کاغذ طے کر کے جیب میں ڈالا اور
پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے گفٹ پیک میں آئی ہوئی مائیکرو فلم کی

ڈبیا نکالی اور اس سپیشل سیکنڈ اُر کی طرف بڑھا دی۔ اس نے ڈبیا کھول کر فلم کو ایک نظر غور سے دیکھا اور پھر بند کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔
اسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے میں تین بوتلیں شراب کی رکھ کر اندر داخل ہوا اس نے انہیں سلام کیا اور پھر بوتلیں میز پر رکھ کر وہ خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

"شکریہ"۔۔۔۔ ان تینوں نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ شراب"۔۔۔۔ جوالس نے چونک کر کہا۔

"یہ آپ پیتے رہیں گے۔ یہ تو صرف کوڈ کا حصہ تھا، ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ بیٹھ کر شراب پی سکیں، گڈ بائی"۔۔۔۔ اس سپیشل سیکنڈ اُر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا تھوڑی دیر بعد جوالس کمرے میں اکیلا رہ گیا تو اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے کاندھوں سے ٹنوں بوجھ اُتر گیا ہو۔ اس نے شراب کی ایک بوتل کھولی اور اسے گلاس میں ڈالنے کی بجائے براہ راست بوتل ہی منہ سے لگالی۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ بلیک زیرو بھی سامنے والی کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی پاکینڈ ڈیکرٹ سروس کے سابقہ چیف شونگ کی بیوہ جیکولین کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ مسٹر علی عمران، مجھے تمہارے فون کا انتظار تھا۔ میں نے آرتھر سے بات کی ہے لیکن آرتھر اس سارے سیٹ اپ سے ہی بے خبر ہے۔ اس سے مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا ہے کہ یہ سازش واقعی اس گارگیو کی ذاتی ہے۔ اگر یہ سرکاری کام ہوتا تو آرتھر یقیناً اس سے باخبر ہوتا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے تاثرات نمودار

ہو گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ کچھ معلوم نہ ہوسکا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے علی عمران، اب براہِ راست تو اس گارگیو سے کچھ پوچھا نہیں جاسکتا۔ البتہ میں نے جوالس کے متعلق آرتھر سے پوچھا تھا کیونکہ تم نے کہا تھا کہ گارگیو جوالس کے ساتھ مل کر سازش کر رہا ہے تو آرتھر نے بتایا کہ جوالس کس مشن پر اپ لینڈ گیا ہوا ہے" ——— جیکولین نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کس مشن پر —— کوئی تفصیل معلوم ہوئی ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"نہیں، آرتھر نے صرف اتنا ہی بتایا ہے۔ اس سے زیادہ وہ جانتا بھی نہ تھا" ——— جیکولین نے جواب دیا۔

"او۔کے شکریہ" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اپ لینڈ —— اوہ تو انہوں نے تیسری صورت اختیار کرلی ہے۔ یقیناً یہ لین دین اب اپ لینڈ میں ہوگا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے اپ لینڈ میں سیکرٹ سروس کے چیف فارن ایجنٹ آغا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس، آغا بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہوگیا۔

"آغا، پاکینڈ سیکرٹ سروس کا ایک ایجنٹ جس کا نام جوالس ہے پ لینڈ پہنچا ہے۔ اس کے قد و قامت کی تفصیل سُن لو۔ تم نے اسے فوری طور پر تلاش کرنا ہے" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— آغا نے کہا اور عمران نے اسے جوالس کی تفصیل بتا دی۔

"اس کو تلاش کرنے کے بعد کیا کرنا ہے باس" ——— آغا نے پوچھا۔

"اس کی نگرانی کرنی ہے اور مجھے فوری رپورٹ دینی ہے، اوور" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— اس بار دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے ابھی تک رپورٹ نہیں دی" ——— عمران نے پوچھا۔

"باس کوئی رپورٹ کے قابل معاملہ ہی سامنے نہیں آیا تھا۔ سپیشل منسٹری والا آئیڈیا بھی بار آور ثابت نہیں ہوسکا۔ وہاں سے کوئی ایسی بات سامنے ہی نہیں آئی جسے مشکوک قرار دیا جاسکتا۔ فیصل جان کو زیادہ شک سیکنڈ سیکرٹری رمیش پر تھا۔ وہ سرکاری دورے پر اپ لینڈ چلا گیا ہے" ——— ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب گیا ہے" ——— عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو چونکنے سے باز رکھتے ہوئے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"آج صبح" ـــــــ دوسری طرف سے ناٹران نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ وغیرہ" ـــــــ عمران نے پوچھا اور جواب میں ناٹران نے اس کا حلیہ بتا دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے فوری طور پر کسی چارٹر طیارے کے ذریعے اپ لینڈ پہنچنا ہوگا" عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں بک کراؤں طیارہ" ـــــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، جلدی کرو، میں اس دوران میک اپ وغیرہ کر لوں" ـــــــ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"جیٹ جہاز بک کرا دیا ہے شالیمار کمپنی کا" ـــــــ عمران کے ڈریسنگ روم سے باہر نکلتے ہی بلیک زیرو نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایک گھنٹے بعد چارٹرڈ جیٹ طیارہ ہمسایہ ملک اپ لینڈ کے ایئر پورٹ پر لینڈ کر گیا۔ عمران ضروری کاغذات کی چیکنگ کے بعد لاؤنج سے باہر آیا تو اس نے توصیف کو ہال میں کھڑے دیکھا۔ وہ غور سے ہر آنے والے کو دیکھ رہا تھا۔ عمران نے پاکیشیا ایئر پورٹ سے ہی آغا کو عمران کی حیثیت سے فون کر کے اسے بتا دیا تھا کہ وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے اپ لینڈ پہنچ رہا ہے اس لئے وہ ایئر پورٹ پر توصیف کو بھیج دے۔ ایئر پورٹ پر چونکہ اس کے طیارے سے چند لمحے پہلے ایک بین الاقوامی پرواز نے لینڈ کیا تھا اس لئے خاصے مسافر اس کے ساتھ ہی لاؤنج سے باہر آ رہے تھے جن میں غیر ملکی اور مقامی ہر قسم کے لوگ تھے۔

"شیلا کو تمہاری آنکھوں پر پٹی باندھنی چاہیے تاکہ تم اتنے غور سے تو لڑکیوں کو نہ دیکھ سکو" ـــــــ عمران نے توصیف کے قریب پہنچ کر کہا

تو توصیف بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ آپ ـــ میں تو بالکل نہیں پہچان سکا۔ شیلا نے تو پٹی باندھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، یہ تو میں نے اس پٹی میں خفیہ سوراخ کر رکھے ہیں" ـــــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔ پھر وہ دونوں اکٹھے ہی عمارت سے باہر آ گئے۔

"اس جوالس کا کچھ پتہ چلا" ـــــــ عمران نے پارکنگ میں موجود توصیف کی کار میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ایک آدمی پر شک ہے۔ اس کا نام تھامسن ہے۔ وہ کوہسار ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے" ـــــــ توصیف نے کار چلاتے ہوئے کہا۔

"شک کی تفصیل کیا ہے" ـــــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اس کا قد و قامت جوالس کی طرح ہے۔ اس کے علاوہ وہ جب بھی اپنے کمرے سے باہر نکلتا ہے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اپنی نگرانی کو چیک کر رہا ہو" ـــــــ توصیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پاکینڈو سے آیا ہے" ـــــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ـــ ایکریمین کاغذات پر آیا ہے سیاح ہے۔ ویسے میرے یہاں آنے تک کوئی اس سے ملنے نہ آیا تھا" ـــــــ توصیف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا تم اکیلے ہی اس کی نگرانی کر رہے ہو یا کوئی دوسرا آدمی بھی ہے" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں اکیلا ہی تھا ـــ کیوں" ـــــــ توصیف نے چونک کر

پوچھا۔

"پھر وہیں اس ہوٹل چلو۔ میں خود اسے چیک کرنا چاہتا ہوں۔" ——— عمران نے کہا اور توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار کوہسار ہوٹل کی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ عمران نیچے اتر آیا۔

"کیا آپ براہِ راست اس سے ملیں گے؟" ——— توصیف نے کار لاک کر کے ہوٹل کی عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، اگر وہ واقعی وہی ہے تو میں اسے مزید ڈھیل نہیں دینا چاہتا۔" عمران نے کہا اور توصیف نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تیسری منزل کے کمرہ نمبر آٹھ کے سامنے کھڑے تھے۔ سائیڈ پلیٹ پر تھامسن کا نام بھی لکھا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی۔

"کون ہے؟" ——— اندر سے ایک آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا۔

"ہوٹل کا اسسٹنٹ منیجر آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔" ——— عمران نے مقامی لہجے میں کہا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔

اور پھر دروازے پر کھڑے نوجوان کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یقیناً یہی جوالس ہے۔ ایک تو اس کا قد و قامت بالکل ویسا ہی تھا۔ دوسرا اس کے چہرے پر میک اپ عمران نے آسانی سے پہچان لیا تھا۔

"مسٹر تھامسن، آپ سے متعلق وزارت سیاحت نے ضروری کوائف طلب کئے ہیں اس لئے ہمیں آنا پڑا، صرف چند منٹ لیں گے۔" ——— عمران نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔

"تشریف لائیے۔" ——— اس نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران توصیف کے ساتھ اندر داخل ہوا تو اس آدمی نے دروازہ بند کر دیا۔ دروازہ بند کر کے وہ جیسے ہی مڑا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ توصیف کی لات حرکت میں آئی اور اس کی بوٹ کی ٹو پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑی اور وہ آدمی ایک لمحے کے لئے پھڑک کر ساکت ہو گیا۔

"دروازہ لاک کر دو توصیف۔" ——— عمران نے اس آدمی کو اٹھا کر کرسی پر ڈالتے ہوئے کہا اور توصیف دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے بیلٹ کھول کر اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے باندھ دیئے اور پھر اس نے کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ردی کی ٹوکری سے گتے کا ایک ڈبہ گفٹ پیکنگ کا سامان اور اس کے ساتھ ہی وہ کاغذ نکال لیا جس پر اس آدمی کا نام و پتہ درج تھا۔ گفٹ پیک پاکینڈ سے سپیشل میل سروس کے ذریعے بھجوایا گیا تھا اور عمران بھیجنے والے کا نام کارلس پڑھ کر چونک پڑا۔ شہر کا نام تو نامانوس سا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ملک پاکینڈ بھی درج تھا۔ اس کاغذ کے مل جانے کے بعد ظاہر ہے اب شک کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی کہ یہی جوالس ہے اور اس گفٹ پیک کے ذریعے اسے پاکینڈ سے اس کے چیف کارلس نے معاہدے کی فلم بھجوائی ہو گی۔ عمران نے کرسی پر بیہوش پڑے جوالس کی تفصیل سے تلاشی لی لیکن وہ فلم تو نہ مل سکی البتہ جیب سے ایک اور چھوٹا سا کاغذ مل گیا جس پر سیاہ رنگ کے چھوٹے سے کتے کی تصویر بنی ہوئی تھی اور تصویر کو دیکھتے ہی عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ کافرستان کی سپیشل منسٹری

کا خصوصی کوڈ تھا جو خاص خاص موقعوں پر ہی استعمال ہوتا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ فلم اس سے لے گئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ پھر۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ توصیف نے چونک کر کہا۔

"تم اسے کسی طرح اپنے اڈے پر لے جاؤ۔ اس سے بعد میں پوچھ گچھ ہوتی رہے گی پہلے مجھے ان کافرستانی ایجنٹوں کا پتہ چلانا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں توصیف سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ فلم اگر کافرستان پہنچ گئی تو پھر اس کی برآمدگی خاصی مشکل ہو جائے گی اور توصیف کے بیان کے مطابق فلم کا لین دین ایک گھنٹے کے اندر اندر ہی ہوا ہوگا۔ جب توصیف نگرانی چھوڑ کر پہلے اپنے ہیڈ کوارٹر اور پھر ایئرپورٹ پر گیا ہوگا۔

عمران نے کمرے کا دروازہ کھولا اور تیزی سے باہر آ کر وہ لفٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت ایک ویٹر اسے ایک کمرے سے باہر آتا دکھائی دیا تو عمران رک گیا۔

"کیا تم اس منزل کے ویٹر ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ ویٹر نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کمرہ نمبر آٹھ میں بلیک کوئین کی تین بوتلیں تم نے سرو کی تھیں"۔۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں مگر۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

ہی تھا کہ عمران نے کوٹ کی جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

"سپیشل پولیس"۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"ج۔ ج۔ جناب میں تو غریب ویٹر ہوں"۔۔۔۔۔ ویٹر سپیشل پولیس کا نام سنتے ہی بُری طرح گھبرا گیا تھا اور اس کی گھبراہٹ بجا تھی کیونکہ اب لینڈ میں سپیشل پولیس کا نام ہی کسی بھی آدمی کو دہشت زدہ کر دینے کے لئے کافی تھا۔

"گھبراؤ نہیں، اگر تم نے سچ سچ بتا دیا تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا ورنہ جانتے ہو سپیشل پولیس جسم کی ایک ایک ہڈی کو ہزاروں جگہ سے توڑتی ہے۔ کسی خالی کمرے میں چلو"۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ج۔ ج۔ جی۔۔۔ ادھر جناب۔۔۔ ادھر"۔۔۔۔۔ ویٹر اور زیادہ دہشت زدہ ہو گیا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک خالی کمرے میں تھے۔

عمران اس لئے بھی اسے خالی کمرے میں لے آیا تھا تاکہ توصیف کو موقع مل سکے کہ وہ جوائس کو عقبی فائر ایسکیپ سیڑھیوں سے نکال کر لے جائے اور دوسری بات یہ کہ کسی قسم کی مداخلت نہ ہو۔

"جب تم بوتلیں لے کر گئے تھے اندر کتنے آدمی تھے"۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"جناب تھامسن صاحب کے علاوہ تین آدمی تھے جناب"۔۔۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔

"ان کے حلیے تفصیل سے بتاؤ۔ سنو خوب سوچ کر بتانا۔ اگر ذرا بھی غلطی کی تو۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"جی جناب، میں نے تو ایک نظر انہیں دیکھا ہے"۔۔۔۔۔ ویٹر نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی اچھی طرح غور کر کے بتاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ویٹر نے ان تینوں کے حلیے بتانے شروع کر دیئے۔ اس نے خاصی تفصیل سے حلیے بتا دیئے تھے اور اس کی وجہ بھی عمران جانتا تھا کہ ویٹر چونکہ ہوٹل بزنس سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے وہ لاشعوری طور پر بھی ہر دیکھنے والے کو خاصے غور سے دیکھتے ہیں اور اسے یاد بھی رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک حلیہ سپیشل منسٹری کے سیکنڈ سیکرٹری راجیش کا تھا۔ حلیوں کے بعد عمران نے ان کے لباس کی تفصیل پوچھی جو ویٹر نے بتا دی۔

"کیا یہ تمہارے سامنے کمرے میں گئے تھے یا۔۔۔"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔۔۔ میں نے انہیں نیچے ہال میں بیٹھے دیکھا تھا۔ میں کاؤنٹر پر ایک آدمی سے بات کرنے گیا تھا۔ پھر کمرے میں دیکھا"۔۔۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ خیال رکھنا کسی کو ان باتوں کی ہوا نہ لگے ورنہ"۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے نکل کر پارکنگ میں پہنچ گیا۔ پھر پارکنگ بوائے سے تھوڑی سی پوچھ گچھ کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ وہ تینوں ہوٹل فائیو سٹار کی مخصوص کار میں یہاں آئے تھے۔ عمران تیزی سے مڑا اور کمپاؤنڈ گیٹ کراس کرتا ہوا باہر سڑک پر آ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی اسے خالی ٹیکسی مل گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل فائیو سٹار پہنچ چکا تھا۔

"کافرستان سے مسٹر راجیش اور ان کے دو ساتھی یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ کون سا کمرہ ہے ان کا"۔۔۔۔۔ عمران نے استقبالیہ پر جا کر پوچھا۔

"وہ تو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوٹل چھوڑ چکے ہیں جناب، ابھی پندرہ بیس منٹ ہوئے ہوں گے"۔۔۔۔۔ استقبالیہ لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں گئے ہیں، بتا سکتی ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"میرا خیال ہے ایئر پورٹ پر گئے ہوں گے۔ ہوٹل کی کار میں گئے ہیں"۔۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا تو عمران تیزی سے مڑا اور ایک بار پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ہوٹل سے باہر آ چکا تھا۔ کار کی عدم موجودگی اس کے لئے خاصا مسئلہ بنی ہوئی تھی لیکن ظاہر ہے اس کے پاس اتنا وقت ہی نہ تھا کہ وہ پہلے کار ارینج کرتا۔ البتہ ہوٹل کی وجہ سے اسے یہ فائدہ ضرور ہوا تھا کہ خالی ٹیکسی فوری مل جاتی تھی اور اس بار بھی ایسا ہی ہوا۔ چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا ایئر پورٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ایئر پورٹ پہنچ کر اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ راجیش اپنے دو ساتھیوں سمیت اسے سپیشل لاؤنج میں بیٹھا نظر آ گیا تھا۔ وہ تینوں ایک میز کے گرد بیٹھے کوئی مشروب پینے میں مصروف تھے۔

"مسٹر راجیش"۔۔۔۔۔ عمران نے قریب جا کر راجیش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں، کون ہو تم"۔۔۔۔۔ راجیش نے چونک کر پوچھا اور غور

سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"آپ کا فون ہے۔" ـــــ عمران نے کہا اور ایک طرف اشارہ کر دیا۔ اس طرف پبلک فون کاؤنٹر موجود تھا۔ راجیش تیزی سے اٹھا اور اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"میری جیب میں پستول ہے خاموشی سے میرے ساتھ چلے چلو ورنہ" عمران نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو راجیش یکلخت ٹھٹک کر رک گیا۔

"رکو مت ـ چلتے رہو۔" ـــــ عمران نے غرا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی جیسے ہی وہ لاؤنج کے دروازے سے نکلے عمران نے اسے بازو سے پکڑا اور تیزی سے سائیڈ میں موجود باتھ میں اس طرح تیزی سے دھکیل دیا کہ راجیش کو احتجاج کرنے کا موقع بھی نہ ملا تھا۔

"تم ـ تم کون ہو۔" ـــــ راجیش نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ یہاں دشمن ایجنٹ موجود تھے اس لئے مجھے یہ ڈرامہ کرنا پڑا۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راجیش نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اس کا زرد پڑا ہوا چہرہ یکلخت بحال سا ہو گیا۔

"وہ فلم کہاں ہے جو تم کو ہسار ہوٹل سے لے آئے ہو۔" ـــــ عمران نے کہا۔

"کک ـ کک کیا ـ کیا کہہ رہے ہو۔" ـــــ راجیش نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ نقلی فلم ہے۔ اصل فلم میں نے تمہیں دینی تھی پاکیشیا کے ایجنٹوں سے چھپانے کے لئے۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـ اوہ تو یہ بات ہے۔ مگر ۔ ۔ ۔ ۔" ـــــ راجیش نے چونک کر کہا اور دوسرے لمحے اس نے کوٹ کی چھوٹی سی جیب سے ایک مائیکرو فلم نکال لی۔

"اصل کہاں ہے۔" ـــــ راجیش نے کہا۔

"دکھاؤ مجھے۔" ـــــ عمران نے اطمینان سے کہا اور دوسرے لمحے اس نے فلم اس کے ہاتھ سے لے لی۔

"سنو، اطمینان سے جا کر واپس اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ یہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں اور راپ لینڈ حکومت کو بھی اطلاع مل چکی ہے۔ ابھی یہاں ہر آدمی کی تفصیلی چیکنگ ہوتی ہے۔ اگر یہ فلم تمہاری جیب سے نکل آتی تو ساری عمر راپ لینڈ کی خوفناک جرخی جیل میں پڑے سڑتے رہتے۔ جب تم جہاز پر سوار ہوتے لگو گے تو فلم تمہیں مل جائے گی ـ سمجھے۔ تم کافرستان کے ایک با اعتماد افسر ہو۔ تمہاری اس طرح گرفتاری کافرستان کے لئے بہت پیچیدہ مسئلہ بن جاتی۔ میرا تعلق کافرستان کی ایک خصوصی ایجنسی سے ہے۔" ـــــ عمران نے کہا تو راجیش نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اطمینان سے باہر آ گئے۔ عمران راجیش کا چہرہ دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ ایک عام سا سرکاری افسر ہے اور چونکہ یہاں ایئر پورٹ پر خاصا رش تھا اس لیے عمران نے اسے نفسیاتی انداز میں ڈیل کیا تھا۔ ویسے بھی اس کے پاس اسلحہ نہ تھا۔ اسے آغا سے ملنے اور اس سے اسلحہ لینے کی فرصت ہی نہ ملی

تھی۔ بہرحال راجیش اس کی توقع سے بھی زیادہ احمق ثابت ہوا تھا
اس لئے کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکا اور عمران فلم لے کر اطمینان سے
ائیرپورٹ سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا آغا کے ہیڈ
کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"کیا بات تھی جناب — آپ نے خاصی دیر لگا دی۔ ہم تو آپ کو
تلاش کرنے کے لئے اٹھنے ہی والے تھے" —— راجیش کے واپس
میز پر پہنچتے ہی اس کے ساتھیوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"خاموش رہو — کوئی اور بات کرو" —— راجیش نے سرد
لہجے میں کہا اور اس کے دونوں ساتھی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئے۔
وہ دونوں چونکہ اس کے ماتحت تھے اس لئے ظاہر ہے وہ اس کو کیا
کہہ سکتے تھے۔ راجیش کچھ دیر خاموش بیٹھا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ جیسے
کچھ سوچ رہا ہو۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"تم دونوں اس فلائٹ پر جاؤ، میں تمہارے ساتھ نہیں جا رہا۔ میں
بعد میں آ جاؤں گا" —— اچانک راجیش نے کرسی سے اٹھتے ہوئے
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ کہتے راجیش تیز تیز قدم اٹھاتا

لاؤنج کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ بڑے چوکنے انداز میں
ادھر ادھر دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ٹیکسی سٹینڈ پر پہنچ کر اس
نے ٹیکسی انگیج کی اور پھر اسے کافرستانی سفارت خانے چلنے کا کہہ کر وہ
عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹیکسی انتہائی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑتی ہوئی
آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی کافرستانی سفارتخانے
کے بند گیٹ کے سامنے جا کر رکی تو راجیش نیچے اترا۔ اس نے میٹر دیکھ
کر ٹیکسی کو کرایہ دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا استقبالیہ کی طرف بڑھنے
لگا جہاں کافی رش لگا ہوا تھا۔
"میں سپیشل منسٹری کافرستان میں سیکنڈ سیکرٹری ہوں" —— راجیش
نے کاؤنٹر کے قریب جا کر اونچی اور رعب دار آواز میں کہا۔ تو استقبالیہ
کاؤنٹر پر موجود دو ملازم چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔
"اوہ یس سر، میں آپ کو پہچانتا ہوں۔ ادھر تشریف لے آئیے" ——
ایک نوجوان نے شناسا سے لہجے میں کہا اور جلدی سے ایک طرف سے
کاؤنٹر کا بلاک اٹھا دیا۔ راجیش خاموشی سے چلتا ہوا اندرونی کمرے
کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک اور آدمی اس کے استقبال کے لئے کھڑا
ہوا تھا۔ اس نے شاید راجیش کی بات اور کاؤنٹر مین کی شناسائی اظہار
کا فقرہ سن لیا تھا۔ سپیشل منسٹری کا سیکنڈ سیکرٹری ہونا انتظامی لحاظ سے
بہت بڑا عہدہ تھا۔ اس لئے وہ مؤدبانہ انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔
"یس سر — حکم سر" —— اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں
کہا۔
"فرسٹ سیکرٹری سے ملاقات کراؤ فوراً — اٹ از ایمرجنسی" ——

راجیش نے تیز لہجے میں کہا اور میز پر موجود کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ اس آدمی نے کھڑے کھڑے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"سر استقبالیہ سے بول رہا ہوں۔ سپیشل منسٹری کافرستان کے سیکنڈ سیکرٹری صاحب اچانک تشریف لائے ہیں اور جناب سیکنڈ سیکرٹری صاحب آپ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں۔ وہ فرما رہے ہیں کہ ایمرجنسی معاملہ ہے۔" ——— اس آدمی نے کہا پھر دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آئیے سر، میں آپ کو ان کے کمرے تک پہنچا آؤں۔" ——— اس آدمی نے رسیور رکھ کر کہا اور راجیش سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تھوڑی دیر بعد سیکنڈ سیکرٹری کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

"راجیش تم اور یہاں ۔ بغیر کسی اطلاع کے، خیریت" ——— سیکنڈ سیکرٹری نے اٹھ کر استقبال کرتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ تو تم ہو سیکنڈ سیکرٹری۔ کمال ہے مجھے پتہ ہی نہیں" ——— راجیش نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی ایک ہفتہ پہلے یہاں ٹرانسفر ہوئی ہے" ——— سیکنڈ سیکرٹری نے جس کی میز پر رام بھروسے کے نام کی تختی رکھی ہوئی تھی مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ یونیورسٹی میں کلاس فیلو رہے تھے اور ویسے بھی ان کے درمیان خاصے پرانے تعلقات تھے اس لئے وہ دونوں اس طرح اتفاقی طور پر ایک دوسرے سے مل کر بے حد خوش ہو رہے تھے۔ پھر ان

دونوں کے درمیان رسمی سے جملوں کا تبادلہ ہوا۔

"تم نے بتایا نہیں کیسے آنا ہوا اور وہ بھی بغیر اطلاع" ——— رام بھروسے نے رسمیات سے فارغ ہو کر بے تکلفانہ لہجے میں پوچھا۔

"کافرستان کے ایک خفیہ مشن پر آیا تھا۔ بھرت اور فورتھ سیکرٹری بھی میرے ہمراہ تھے۔ پاکینڈ سیکرٹ سروس کے ایک ایجنٹ سے ایک مائیکرو فلم لینی تھی چونکہ اس فلم کا تعلق پاکیشیا سے تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کی تلاش میں تھی اس لئے کافرستان اور پاکینڈ کے درمیان یہ طے ہوا تھا کہ یہ لین دین اپ لینڈ میں خفیہ طور پر ہو۔ سیکرٹ ایجنسیوں کے لوگوں کو چونکہ اس فیلڈ کے لوگ آپس میں پہچانتے ہیں اس لئے میں نے خود اپنے ساتھیوں سمیت یہ فلم حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ میں آج صبح ہی یہاں پہنچ گیا اور ہوٹل فائیو سٹار میں عام سیاحوں کی طرح ہم ٹھہر گئے۔ وہ ایجنٹ ہوٹل کوہسار میں ٹھہرا ہوا تھا۔ دوپہر بارہ بجے لین دین ہونا تھا چنانچہ ہم تینوں بارہ بجے وہاں پہنچ گئے۔ پاکینڈ ایجنٹ نے مطلوبہ فلم میرے حوالے کر دی اور میں ساتھیوں سمیت واپس اپنے ہوٹل میں آ گیا۔ کافرستان کی ایک فلائٹ چونکہ دو بجے جاتی ہے اس لئے اس پر ہم نے پہلے ہی سیٹیں بک کرا رکھی تھیں۔ ہم نے ہوٹل چھوڑا اور ایئرپورٹ پر پہنچ گئے لیکن ابھی ہم لاؤنج میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی وہاں آ گیا۔ وہ مجھے ایک طرف لے گیا اور پھر اس نے پسٹل پوائنٹ پر مجھ سے فلم مانگی۔ اس آدمی کا جو یقیناً پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ تھا، رویہ انتہائی جارحانہ تھا چنانچہ میں نے اسے فلم دے دی اور وہ فوراً ہی باہر نکل کر غائب ہو گیا۔ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں کو کافرستان بھجوا دیا اور خود فلائٹ چھوڑ کر یہاں آ گیا" ——— راجیش نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ فلم وہ پاکیشیائی ایجنٹ لے گیا۔ لیکن ہم سفارت خانے سے اُسے کیسے ڈھونڈھ سکتے ہیں۔ ہمیں تو اس قسم کے کاموں کی تربیت ہی حاصل نہیں ہے۔"۔۔۔۔ رام بھروسے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تو راجیش بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں سپیشل منسٹری میں سیکنڈ سیکرٹری ہوں اور اتنا تو تم جانتے ہی ہو گے کہ سپیشل منسٹری کافرستان کی تمام خفیہ ایجنسیوں کو کنٹرول کرتی ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے ان لوگوں کے کام اور طریقہ کار سے کوئی واقفیت نہیں ہو گی۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ میں نے کبھی فیلڈ میں کام نہیں کیا۔ چنانچہ جب میں نے اپ لینڈ جا کر خود فلم حاصل کرنے کا فیصلہ کیا تو میرے ذہن میں اس قسم کے تمام امکانات موجود تھے چنانچہ میں وہاں پہلے سے ایک مائیکرو فلم جیب میں ڈال کر یہاں آیا تھا۔ اس پاکیشیائی ایجنٹ نے جس انداز میں مجھے گھیرا تھا۔ اگر میں ذرا بھی اس سے مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا تو لامحالہ وہ مجھے ہلاک کر دیتا۔ یہ لوگ انسانی جان کو چیونٹی سے بھی کم اہمیت دیتے ہیں۔ اس لئے میں نے اپنی جان بچائی اور اسے وہ فلم جو میں نے ایجنٹ سے حاصل کی تھی دینے کی بجائے جیب سے وہ فلم نکال کر دے دی جو میں کافرستان سے ہمراہ لے آیا تھا اس طرح وہ مطمئن ہو کر چلا گیا اور میری جان بھی بچ گئی اور اصل فلم بھی ۔۔ یہ دیکھو' یہ ہے اصل فلم"۔۔۔۔ راجیش نے کوٹ کی ایک چھوٹی سی جیب میں انگلیاں ڈال کر ایک مائیکرو فلم نکالی اور رام بھروسے کے سامنے رکھ دی۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ تم نے جلدی میں اصل فلم دے دی ہو اور اپنے والی تمہارے پاس رہ گئی ہو"۔۔۔۔ رام بھروسے نے فلم کو بغور دیکھتے ہوئے

کہا تو راجیش بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا کلاس فیلو ہونے کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں بھی تمہاری طرح احمق ہوں"۔۔۔۔ راجیش نے ہنستے ہوئے کہا تو رام بھروسے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ پھر اس نے گھنٹی دے کر چپڑاسی کو بلایا اور اسے مشروبات لانے کے لئے کہہ دیا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر تم کافرستان کی بجائے یہاں کیوں آ گئے۔ تمہارے لئے تو موقع غنیمت تھا وہ آدمی مطمئن ہو کر چلا گیا تھا۔ تم اطمینان سے اصل فلم کے ساتھ کافرستان پہنچ جاتے"۔۔۔۔ رام بھروسے نے کہا۔

"تم صرف سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری ہو رام بھروسے جبکہ میں سپیشل منسٹری کا سیکرٹری ہوں۔ تمہاری اور میری سوچ میں یہی فرق ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ جب تک جہاز کافرستان پہنچے گا اس پاکیشیائی ایجنٹ کو اس بات کا علم ہو چکا ہو گا کہ جو فلم اسے دی گئی ہے وہ جعلی ہے۔ اس سے وہ فوری طور پر سمجھ جائے گا کہ میں نے اس سے دھوکہ کیا ہے اور اصل فلم ساتھ لے گیا ہوں چنانچہ وہ کافرستان اپنے ساتھیوں کو فون کرے گا اور وہ لوگ ایئر پورٹ پر ہی یا تو مجھے گولی مار کر ہلاک کر دیں گے اور اصل فلم لے جائیں گے یا پھر مجھے اغوا کر کے لے جائیں گے اور فلم حاصل کر لیں گے۔ اس لئے میں نے فوری طور پر جانے کا ارادہ بدل دیا"۔۔۔۔ راجیش نے کہا تو رام بھروسے کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ کمال ہے' تم اس قدر گہرائی میں سوچتے ہو۔ حیرت ہے' بہرحال اب تم بتاؤ کہ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ رام بھروسے نے کہا۔

"سفارتی ڈاک تو رات کی فلائٹ سے جاتی ہو گی" ——— راجیش نے
چونک کر پوچھا۔

"یہاں سے سفارتی ڈاک صرف ہفتے میں ایک بار جاتی ہے، روزانہ نہیں
جاتی اور اس ہفتے کی کل جا چکی ہے۔ اب آئندہ ہفتے جائے گی" ———
رام بھروسے نے جواب دیا۔

"اوہ، تو یہ بات ہے۔ پھر ایسا ہے کہ تم یہ فلم لے کر فوری طور پر کسی چارٹرڈ
جہاز سے کافرستان چلے جاؤ۔ تمہارے متعلق وہ لوگ کچھ نہ جانتے ہوں گے۔ اس
لئے تم آسانی سے یہ فلم نکال کر لے جاؤ گے" ——— راجیش نے کہا۔

"نہیں ——— فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے۔ یہاں اپ لینڈ میں کسی
سفارت خانے سے متعلق آدمی کو ملک سے باہر جانے کے لئے مقامی حکومت
سے باقاعدہ این۔ او۔ سی حاصل کرنا پڑتا ہے اور اس میں دو تین دن لگ
جاتے ہیں" ——— رام بھروسے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کیا جائے۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو جیسے ہی اصل صورتحال
کا علم ہو گا کہ میں کافرستان نہیں گیا یہیں رہ گیا ہوں تو انہوں نے پاگلوں کی
طرح مجھے تلاش کرنا شروع کر دینا ہے اور ظاہر ہے ان کا خیال سب سے
پہلے کافرستان کے سفارت خانے کی طرف ہی جائے گا اور ہاں تم اس استقبالیہ
والوں کو فوری طور پر حکم دے دو کہ اگر کوئی آدمی آ کر پوچھے یا فون پر کوئی
پوچھے تو اسے ہرگز میرے متعلق کچھ نہ بتایا جائے" ——— راجیش نے
آخر میں چونکتے ہوئے کہا اور رام بھروسے نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور
اٹھایا اور پھر بٹن دبا کر اس نے استقبالیہ کے انچارج کو راجیش کی آمد کے
بارے میں لاعلمی ظاہر کرنے کی ہدایات دینی شروع کر دیں۔

"تم ایسا کرو راجیش کہ چند روز خاموشی سے یہاں ہمارے پاس
رہو پھر جب موقعہ ملے تو نکل جانا" رام بھروسے نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— جتنی زیادہ دیر ہو گی اتنا ہی خطرہ بڑھ جائے گا۔ تم
ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو نہیں جانتے یہ لوگ انتہائی فعال اور متحرک ہیں"
راجیش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر ایک صورت اور میرے ذہن میں آئی ہے کہ کافرستان سے کسی
آدمی کو ہنگامی طور پر یہاں بلایا جائے، کسی بھی بہانے سے اور اسے
فلم دے کر واپس بھیج دیا جائے" ——— رام بھروسے نے کہا۔

"نہیں ——— یہ لوگ اب مستقل طور پر سفارت خانے اور اس سے
متعلق افراد کی بھرپور نگرانی کریں گے" ——— راجیش نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے سر کرسی کی پشت سے لگا
دیا۔

"ہاں، ایک صورت ہو سکتی ہے، یہاں سفارت خانے میں کسی نہ کسی
سطح پر کوئی مقامی آدمی تو ملازم ہو گا" ——— راجیش نے کافی دیر بعد
آنکھیں کھولتے اور سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، ڈرائیور اور اس قسم کا عملہ مقامی ہی ہوتا ہے" ———
رام بھروسے نے کہا۔

"ویری گڈ ——— تم ایسا کرو کہ کسی ایسے ڈرائیور کو بلا لو جو تمہارا اعتماد
کا ہو۔ وہ مجھے رنگین شیشوں والی کسی بھی پرائیویٹ کار میں اپ لینڈ
کے دارالحکومت سے دو سو کلو میٹر دور یا گائی پہنچا دے، وہاں میرا ایک
با اعتماد دوست رہتا ہے۔ وہ شکاری ہے اور آج کل ریٹائرمنٹ کی

زندگی گزار رہا ہے۔ وہ اس فلم کو آسانی سے نکال بھی لے جائے گا اور محفوظ ہاتھوں تک بھی پہنچا دے گا۔ میں وہیں رہ جاؤں گا اور جب مناسب ہوگا۔ خاموشی سے چلا جاؤں گا:" ——— راجیش نے کہا۔

"ٹھیک ہے، میں اپنے ڈرائیور کو بلا لیتا ہوں۔ وہ بے حد با اعتماد آدمی ہے۔ وہ رات کو ائیر پورٹ پر پرائیویٹ ٹیکسی بھی چلاتا ہے۔ وہ اپنی ٹیکسی میں تمہیں آسانی سے پاگائی لے جائے گا:" ——— رام بھروسے نے کہا۔

"یہاں اسے مت بلاؤ، تمہاری رہائش گاہ یہیں سفارت خانے کے اندر ہی ہوگی:" ——— راجیش نے پوچھا۔

"ہاں کیوں:" ——— رام بھروسے نے چونک کر پوچھا۔

"وہیں چلے چلتے ہیں، اسے کہہ دو کہ وہ اپنی پرائیویٹ ٹیکسی وہیں لے آئے فوری طور پر اور ہم کسی عقبی راستے سے خاموشی سے نکل جائیں گے:" ——— راجیش نے کہا تو رام بھروسے نے سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ راجیش نے میز پر موجود فلم اٹھا کر کوٹ کی اسی مخصوص جیب میں ڈال لی۔

عمران نے ٹیکسی آغا کے مخصوص اڈے سے کافی دور ہی چھوڑ دی اور پھر وہ پیدل ہی چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ آغا ایک عام سی رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں رہتا تھا۔ عام لوگوں کے لیے وہ ڈاکٹر فراست علی تھا۔ نفسیات کا ڈاکٹر چڑچڑا اور بدمزاج لیکن اس نے کوٹھی کے تہہ خانوں میں اپنا مخصوص اڈا بنایا ہوا تھا جس میں آمدورفت کے کئی خفیہ راستے بھی تھے۔ عمران چونکہ ان راستوں سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے وہ ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد کوٹھی کا چھوٹا سا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔

"پروفیسر اکبر حسین سے ملنا ہے۔ میں ان کے صاحبزادے کا ٹیوٹر ہوں:" عمران نے مخصوص کوڈ دوہراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ میک اپ میں تھا۔

"آیئے:" ——— ملازم نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا اور

واپس مڑ گیا. عمران مسکراتا ہوا اس کے پیچھے کوٹھی کے اندر پہنچ گیا.

" تشریف رکھیے ." ——— نوجوان نے اسے ایک ڈرائینگ روم میں بٹھاتے ہوئے کہا.

" آغا سے کہو کہ علی عمران آیا ہے پاکیشیا سے ." ——— عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو وہ نوجوان چونک پڑا.

" اوہ آپ ." ——— اس نوجوان نے کہا اور جلدی سے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے.

" تھری دے سے تھری بول رہا ہوں. پاکیشیا سے علی عمران صاحب آئے ہیں." ——— اس نوجوان نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا.

" آئیے میں آپ کو لے چلتا ہوں." ——— نوجوان نے کہا.

" تم تکلیف نہ کرو. میں پہنچ جاؤں گا." ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا. اور ڈرائینگ روم سے نکل کر ایک کونے میں بنے ہوئے گیراج کی طرف بڑھ گیا. تھوڑی دیر بعد وہ آغا کے مخصوص دفتر میں پہنچ چکا تھا. چنانچہ آغا نے دروازے پر آ کر اس کا استقبال کیا.

" توصیف اس جوالس کو لے آیا ہے." ——— عمران نے سلام دعا کے بعد پوچھا.

" جی ہاں، وہ ڈارک روم میں موجود ہے. میں نے اسے طویل بیہوشی کا انجکشن لگا دیا ہے لیکن آپ کہاں چلے گئے تھے." ——— آغا نے مسکراتے ہوئے کہا.

" میں کافرستان کے سیکنڈ سیکرٹری راجیش سے فلم حاصل کرنے گیا تھا مجھے فوری حرکت میں آنا پڑا. اس لئے میں نے اسے ایئرپورٹ پر گھیر لیا.

اگر مجھے ذرا بھی دیر ہو جاتی تو وہ فلم سمیت نکل جاتا." ——— عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا.

" اوہ کمال ہے، اتنی جلدی آپ نے اس کا سراغ لگا بھی لیا اور اسے پکڑ بھی لیا." ——— آغا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا.

" اس میں میری کسی ذہانت سے زیادہ خوش قسمتی کا دخل ہے کہ کلیو ملتے گئے. فلم میں لے آیا ہوں، اب اسے چیک کرنا ہے." ——— عمران نے جیب سے فلم کی ڈبیا نکالتے ہوئے کہا.

" آئیے." ——— آغا نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک اور کمرے میں آ گئے جہاں اس فلم کی مشینری موجود تھی جس سے یہ فلم چیک ہو سکتی تھی. عمران ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ آغا نے عمران سے فلم لے کر اسے جدید قسم کے مائیکرو پروجیکٹر میں ایڈجسٹ کیا اور پھر پروجیکٹر آن کر دیا. سامنے سکرین روشن ہو گئی. پہلے چند لمحے تو صرف روشن رہی پھر جھماکے سے اس پر ایک منظر ابھر آیا اور عمران یہ منظر دیکھتے ہی بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ منظر کافرستان کی ایک تاریخی یادگار کا تھا. اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے. آغا بھی حیرت سے اس فلم کو دیکھ رہا تھا.

" اوہ چکر ہو گیا. یہ تو اس تاریخی یادگار کی دستاویزی فلم ہے." ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا. آغا نے ہاتھ بڑھا کر پروجیکٹر آف کر دیا.

عمران تیزی سے اس کمرے سے نکل کر دوبارہ دفتر میں آیا. اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی. آغا بھی اس کے پیچھے آ گیا. البتہ اس نے زبان سے کچھ نہ کہا تھا اور ظاہر ہے کچھ کہنے کی ضرورت بھی نہ تھی. فلم جعلی تھی.

"آپ کیسے چکر کھا گئے :" ——— آغا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج کل دراصل میرے ستارے چکر میں ہیں۔ دوسرا اس راجیش نے اداکاری بھی بڑی فطری اور معصومانہ کی تھی۔ شکل وصورت اور انداز سے بھی وہ فیلڈ کا آدمی نہ لگتا تھا اور پھر ایئرپورٹ پر رش کی وجہ سے میں کوئی ہنگامہ بھی نہ کرنا چاہتا تھا۔ اب مجھے یہ تو معلوم نہ تھا کہ یہ سیدھا سادھا سرکاری افسر اس حد تک کایاں نکلے گا کہ پہلے سے ہی جیب میں دوسری مائیکروفلم ڈال کر آیا ہوگا:" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آغا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس جوالس کا کیا کرنا ہے :" ——— چند لمحوں بعد آغا نے پوچھا۔

"اسے میں نے اس لئے اغوا کرایا تھا تاکہ اس سے پوچھ گچھ کر سکوں کہ کیا یہ مشن سیکرٹ سروس کا چیف ذاتی طور پر سرانجام دے رہا ہے یا پاکینڈو حکومت اس میں ملوث ہے :" ——— عمران نے کہا اور آغا نے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً پون گھنٹے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بجی تو آغا نے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس :" ——— آغا نے کہا۔

"اس نمبر پر عمران صاحب بول گئے :" ——— دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس — بات کیجئے :" ——— آغا نے ریسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیا ہوا — مل گئی فلم :" ——— عمران نے ریسیور لے کر

"ایئرپورٹ کا نمبر ملاؤ اور معلوم کرو کہ کافرستان والی فلائٹ روانہ ہو گئی ہے یا نہیں :" ——— عمران نے خشک لہجے میں کہا تو آغا نے جلدی سے ریسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایئرپورٹ انکوائری :" ——— لاؤڈر سے آواز نکلی۔

"کافرستان جانے والی فلائٹ ابھی گئی تو نہیں :" ——— آغا نے پوچھا۔

"دس منٹ پہلے روانہ ہو گئی ہے :" ——— دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس سے ریسیور لیا اور پھر ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس :" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ناٹران اپ لینڈ سپیشل منسٹری کا سیکنڈ سیکرٹری راجیش اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ یہاں اپ لینڈ میں پاکینڈو ایجنٹ سے فلم حاصل کر کے کافرستان آرہا ہے۔ فلائٹ کو یہاں اپ لینڈ سے فلائی کئے دس منٹ ہوئے ہیں وہ آدھے گھنٹے بعد کافرستان پہنچ جائے گی۔ راجیش کے ساتھ دو اور آدمی بھی ہیں۔ میں نے ایئرپورٹ پر اسے گھیر لیا تھا لیکن اس نے مجھے ایک جعلی فلم دے کر بھیج دیا۔ اصل فلم اس کے پاس ہو گی، تم نے اب ہر صورت میں ایئرپورٹ پر اس راجیش سے مائیکروفلم حاصل کرنی ہے اور مجھے اس نمبر پر فوری اطلاع دیں :" ——— عمران نے آغا کا نمبر بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، میں انتظام کرتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں وہ بچ کر نہ جا سکے گا :" ——— دوسری طرف سے ناٹران نے کہا اور عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

کہا۔

"عمران صاحب۔ راجیش تو اپ لینڈ سے آیا ہی نہیں۔ اس کی سیٹ خالی ہے۔ اس کے دونوں ساتھیوں کو البتہ ہم ایئر پورٹ سے اغوا کر کے لے گئے۔ انہوں نے بھی بتایا ہے کہ اپ لینڈ کے ایئر پورٹ پر کوئی آدمی راجیش کے پاس آیا اور فون کا کہہ کر اسے اٹھا کر لے گیا۔ پھر راجیش کافی دیر بعد واپس آیا۔ ہم نے اس سے پوچھنے کی کوشش کی تو اس نے ہمیں جھڑک دیا۔ وہ کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے کہا کہ وہ اس فلائٹ پر نہیں جا رہا۔ وہ دونوں چلے جائیں اور وہ اٹھ کر ایئر پورٹ سے باہر چلا گیا اور یہ دونوں جہاز پر سوار ہو گئے۔ ویسے میں نے ایئر پورٹ حکام سے بھی معلوم کیا ہے، راجیش کی سیٹ خالی ہی آئی ہے"۔ ——— دوسری طرف سے نائران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، اس کا مطلب ہے اسے یہاں اپ لینڈ میں ہی تلاش کیا جائے، او۔ کے۔ خدا حافظ"۔ ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اور زیادہ الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تو ضرورت سے زیادہ ہی تیز جا رہا ہے"۔ ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کا حلیہ بتائیں۔ میں ابھی اس کی تلاش کا حکم دے دیتا ہوں"۔ آغا نے کہا۔

"یہاں کے کافرستانی سفارت خانے میں تمہارا کوئی آدمی ہے"۔ ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— سفارت خانے کی سیکورٹی میں ایک آدمی ہے"۔ ———

آغا نے جواب دیا۔

"اسے فون کر کے پوچھو، مجھے یقین ہے کہ وہ ایئر پورٹ سے سیدھا سفارت خانے ہی گیا ہو گا"۔ ——— عمران نے کہا تو آغا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس، کافرستان ایمبیسی"۔ ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سیکورٹی انسپکٹر بشن سنگھ سے بات کرائیں۔ میں اس کا دوست ناصر بول رہا ہوں"۔ ——— آغا نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔ ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بشن سنگھ بول رہا ہوں"۔ ——— چند لمحوں بعد رسیور سے ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"ناصر بول رہا ہوں بشن سنگھ، کب تک ڈیوٹی پر ہو"۔ ——— آغا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شام چھ بجے تک ——— کیوں کیا کوئی پروگرام ہے"۔ ——— اس بار بشن سنگھ نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں، آؤ گے"۔ ——— آغا نے کہا۔

"ضرور آؤں گا۔ میرا انتظار کرنا"۔ ——— دوسری طرف سے بشن سنگھ نے کہا اور آغا نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب وہ خود فون کرے گا"۔ ——— آغا نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ عمران کا چہرہ تنا ہوا تھا اور پیشانی پر بے شمار شکنیں تھیں۔

چہرے سے ہی نظر آ رہا تھا کہ وہ اس وقت شدید ذہنی الجھن کا شکار ہے۔

"اس راجیش کا حلیہ تو بتا دیں، بشن سنگھ کو بتانا ہو گا"۔۔۔۔ آغا نے کہا تو عمران نے اسے نہ صرف حلیہ بتا دیا بلکہ اس کے لباس کی تفصیل بھی بتا دی۔

چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور آغا نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ آغا نے کہا۔

"بی۔ ایس بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رسیور سے بشن سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"بی۔ ایس فوری طور پر معلوم کرو کہ کافرستان کی سپیشل منسٹری کا سیکنڈ سیکرٹری راجیش پچھلے ڈیڑھ گھنٹے کے دوران سفارت خانے میں آیا ہے یا نہیں اور اگر آیا ہے تو اس وقت کہاں ہے۔ مجھے حتمی تفصیل اور فوری معلومات چاہئیں۔ ویسے میں تمہیں اس کا حلیہ بھی بتا دیتا ہوں اور لباس کی تفصیل بھی"۔ آغا نے کہا اور پھر اس نے عمران کا بتایا ہوا حلیہ اور لباس کی تفصیل دوہرا دی۔

"ٹھیک ہے، میں ابھی معلوم کر کے رپورٹ دیتا ہوں"۔۔۔۔ بشن سنگھ نے کہا۔

"خیال رکھنا، ہو سکتا ہے سفارت خانے کے اعلیٰ حکام اس کی آمد کو چھپانا چاہیں۔ تمہیں ہر صورت میں حتمی معلومات حاصل کرنی ہیں۔ یہ بے حد اہم بات ہے"۔۔۔۔ آغا نے کہا۔

"بی۔ ایس سے کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

آغا نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس گارسن کلب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آغا بول رہا ہوں، کوہی سے بات کراؤ"۔۔۔۔ آغا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"کوہی بول رہا ہوں باس"۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کوہی، ایک آدمی کا حلیہ نوٹ کرو اور اپنی پوری تنظیم کو الرٹ کر دو۔ مجھے اس آدمی کو فوری تلاش کرنا ہے"۔۔۔۔ آغا نے کہا اور ایک بار پھر اس نے تفصیل سے راجیش کا حلیہ اور اس کے لباس کی تفصیلات دوہرا دیں۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا نام راجیش ہے اور یہ کافرستان کی سپیشل منسٹری میں سیکنڈ سیکرٹری ہے۔ یہ آدمی ایئر پورٹ سے گیا ہے اور یقیناً کسی ٹیکسی میں گیا ہو گا۔ اسے تلاش کر کے مجھے فوری رپورٹ دو"۔۔۔۔ آغا نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور آغا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کوہی کی تنظیم بے حد فعال ہے۔ یہ اسے ہر قیمت پر ڈھونڈ نکالے گی"۔ آغا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے زبان سے کچھ نہ کہا تھا۔

"آپ تو بالکل ہی خاموش ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد آغا

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بزرگوں کی باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں:" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی خاموشی سونا اور بولنا چاندی ہے:" ——— آغا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں — بزرگ کہتے ہیں۔ جواب جاہلاں خاموشی باشد:" ——— عمران نے کہا اور آغا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کی طرف سے جہالت کی سند بھی ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے:" ——— آغا نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ گو وہ ہنس رہا ہے لیکن عمران کے اس فقرے نے اس کے دل کو ٹھیس پہنچائی ہے۔

"ارے ارے تم تو ناراض ہو گئے ہو۔ شاید تمہیں فارسی صحیح طور پر نہیں آتی:" ——— عمران نے اس کے چہرے کی کیفیت محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"آپ سے بھلا کوئی ناراض ہو سکتا ہے عمران صاحب:" ——— آغا نے جبراً مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھئی تم خواہ مخواہ ناراض ہو گئے ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ جاہلوں کے جواب میں خاموشی بہتر ہے بلکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جاہل جواب میں خاموشی اختیار کر لیتے ہیں:" ——— عمران نے جان بوجھ کر معنی بدلتے ہوئے کہا اور آغا اس بار بے ساختہ انداز میں ہنس پڑا۔

"آپ فقرے کا معنی بدلنا خوب جانتے ہیں:" ——— آغا نے

ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور توصیف اندر داخل ہوا۔ اور عمران کو سلام کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ارے کمال ہے آغا بھی ہنسنا جانتا ہے۔ میں تو اسے اس قبیل میں سمجھتا تھا جو ہنسنا نہیں جانتے:" ——— توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران اس کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار مسکرا دیا۔

توصیف واقعی بات کرنے کا فن جانتا تھا کیونکہ اس نے بڑے خوبصورت انداز میں محاورتاً آغا کو گدھا کہہ دیا تھا کیونکہ گدھے ہنس نہیں سکتے لیکن باوجود اس کے اس نے فقرے میں جانور کا لفظ بھی نہ کہا تھا۔

"جہاں استاد شاگرد دونوں اکٹھے ہو جائیں وہاں اگر ہنسا نہ جائے تو ظاہر ہے دونوں کو شرمندگی اٹھانا پڑے گی:" ——— آغا نے مسکراتے ہوئے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور اس کے اس خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ آغا بھی حاضر جوابی میں کم نہ تھا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ کرنل فریدی کی طرح سنجیدہ رہتا تھا۔ اس نے بڑے خوبصورت انداز میں ان دونوں کو مسخرہ کہہ دیا تھا۔

"ارے تم موقع ہی کب دیتے ہو شرمندگی اٹھانے کا۔ ذرا شرمندگی کے قریب جاؤں تو آنکھیں نکالنے لگ جاتے ہو:" ——— توصیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک شرمندگی تو تم سے اٹھائی نہیں جا رہی دوسری شرمندگیاں کیسے اٹھاؤ گے:" ——— آغا نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور عمران ان دونوں کی خوبصورت نوک جھونک سن کر مسکراتا رہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں شاعری، شرمندگی اور شہلا تینوں ہی ش سے

شروع ہوتے ہیں۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب اتنی بات تو وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ توصیف شرمندگی کے لفظ کو مؤنث ہونے کی وجہ سے خاص پیرائے میں استعمال کر رہا تھا اور آغا اسے شہلا کے مترادف استعمال کر رہا تھا اور عمران کی اس بات پر آغا اور توصیف دونوں ہی بیک وقت ہنس پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور آغا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ آغا نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"بی۔ ایس بول رہا ہوں۔" ـــــ دوسری طرف سے بشن سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔" ـــــ آغا نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا اور عمران بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"راجیش سفارت خانے میں آیا تھا۔ وہ سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری رام بھروسے کے کمرے میں کافی دیر بیٹھا رہا۔ گو یہاں استقبالیہ کو اس کی آمد سے لاعلمی ظاہر کرنے کا باقاعدہ حکم دیا گیا تھا لیکن میں نے سیکنڈ سیکرٹری کے چپڑاسی سے معلوم کر لیا ہے۔ اس نے مشروبات ان دونوں کو لا دیئے تھے۔ پھر راجیش رام بھروسے کے ساتھ اس کی رہائش گاہ پر گیا۔ وہاں سے جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق رام بھروسے کا سرکاری ڈرائیور الطاف اپنی پرائیویٹ ٹیکسی میں اسے بٹھا کر سفارت خانے کے ایک عقبی راستے سے باہر لے گیا ہے۔" ـــــ بشن سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران جو لاؤڈر پر ساری بات سن رہا تھا اس نے جھپٹ کر آغا کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"اس ٹیکسی کے نمبر اور تفصیل بتا سکتے ہو۔" ـــــ عمران نے آغا کے لہجے میں ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں، یہ الطاف کی ذاتی ملکیت ہے۔ وہ میرا اچھا دوست ہے۔ اکثر ہم اس کی ٹیکسی میں سیر و تفریح کرنے جاتے ہیں۔" ـــــ بشن سنگھ نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے ٹیکسی کا نمبر ماڈل اور رنگ بتا دیا۔

"او۔ کے۔" ـــــ عمران نے کہا اور ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا۔

"اس کو بی کو کہو کہ فوری طور پر اس ٹیکسی کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ جلدی کرو۔" ـــــ عمران نے رسیور آغا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور آغا نے جلدی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ٹیکسی رکتے ہی راجیش ٹیکسی سے اُترا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

"میں واپس جاؤں جناب:" ــــ ٹیکسی ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"ٹھہرو:" ــ راجیش نے مڑ کر سخت لہجے میں کہا۔ اسی لمحے پھاٹک کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی جس کے جسم پر خاکی یونیفارم نما لباس تھا باہر آگیا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ سر کے بال اتنے لمبے تھے کہ پیچھے کاندھوں تک آرہے تھے۔ چہرہ چوڑا اور آنکھوں میں سرخی تھی جسمانی لحاظ سے وہ مضبوط اور ورزشی جسم کا آدمی لگتا تھا وہ غور سے راجیش کو دیکھ رہا تھا پھر جیسے ہی راجیش اس کی طرف مڑا وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ:" ــــ اس آدمی کے منہ سے حیرت بھرے انداز میں نکلا۔

"ہاں:" ــــ راجیش نے مختصر سا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی مڑ کر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو ٹیکسی کوٹھی کے اندر لے جانے کے لئے کہا۔ ٹیکسی ڈرائیور

ٹیکسی اندر لے گیا تو راجیش اس آدمی سے مخاطب ہوا۔

"ڈرائیور کو گولی مار دو پانڈے:" ــــ راجیش نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس:" ــــ اس آدمی نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے راجیش نے کسی آدمی کو گولی مارنے کی بجائے کسی سانپ کو ہلاک کرنے کے لئے کہا ہو اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے پورچ کی طرف بڑھ گئے۔ اس آدمی جس کا نام پانڈے لیا گیا تھا۔ اس نے البتہ پھاٹک بند کر کے کنڈہ لگا دیا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی پورچ میں روک کر ٹیکسی سے اتر کر کھڑا انہیں آتا دیکھ رہا تھا۔

"آپ اندر تشریف رکھیں، میں ڈرائیور کو اس کا کمرہ دکھا لاؤں۔ یہ آرام کرے:" ــــ پانڈے نے پورچ میں پہنچتے ہی راجیش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے مگر جلدی آؤ:" ــــ راجیش نے کہا اور قدم بڑھاتا برآمدے سے ہوتا ہوا درمیانی راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گیا جسے سیٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ راجیش اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ کمرے کے فرش پر ریچھوں اور چیتوں کی کھالیں بچھائی گئی تھیں اور دیواروں پر جانوروں کے حنوط شدہ سروں کے ساتھ ساتھ پانڈے کی شکار کی حالت میں لی گئیں بڑی بڑی تصویریں موجود تھیں۔ اس کمرے کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ کسی مشہور پیشہ ور شکاری کا کمرہ ہے۔ تقریباً دس منٹ بعد راہداری سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر پانڈے اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا:" ــــ راجیش نے صوفے پر بیٹھے بیٹھے سخت لہجے

میں پوچھا۔

"فنش کر دیا ہے۔" ——— پانڈے نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"سنو، یہ ٹیکسی اور ڈرائیور کی لاش دونوں کو اس طرح سے ٹھکانے لگاؤ کہ اگر کوئی ڈھونڈھتا ہوا یہاں آئے تو اسے یہی کہا جا سکے کہ ٹیکسی اور ڈرائیور واپس چلے گئے۔ ٹیکسی کا نشان نہ مل سکے۔" ——— راجیش نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پھر آپ کو نصف گھنٹہ یہاں اکیلے بیٹھنا پڑے گا۔" ——— پانڈے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ — میری فکر مت کرو کام درست طور پر ہو۔ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔" ——— راجیش نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں جناب، پانڈے کبھی کوئی کچا کام نہیں کرتا۔" ——— پانڈے نے کہا اور تیزی سے مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحے راہداری میں اس کے قدموں کی آواز سنائی دیتی رہی پھر خاموشی چھا گئی۔ راجیش نے میز پر پڑا ہوا ایک رسالہ اٹھایا اور اس کے ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔ رسالہ شکاریات پر ہی مبنی تھا اور غیر ملکی شکاریوں کی مہمات کی کہانیاں اس میں چھاپی گئی تھیں۔ راجیش بیٹھا انہیں پڑھتا رہا۔ وہ اس وقت چونکا جب اسے راہداری میں قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس نے رسالہ واپس میز پر رکھ دیا۔ اسی لمحے پانڈے اندر داخل ہوا۔

"کیا رہا؟" ——— راجیش نے پوچھا۔

"ٹیکسی، ڈرائیور کی لاش سمیت ایسی دلدل میں پھینک آیا ہوں جہاں

سے وہ قیامت تک باہر نہیں آ سکتی۔" ——— پانڈے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو۔" ——— راجیش نے کہا۔

"آپ کے لئے کچھ پینے کے لئے لے آؤں۔" ——— پانڈے نے کہا اور مڑ کر ایک بار پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بوتل اور دو گلاس پکڑے ہوئے تھے۔ اس نے بوتل کھولی، دونوں گلاس آدھے آدھے شراب سے بھرے اور ایک گلاس راجیش کے سامنے رکھ دیا اور دوسرا لے کر وہ مقابل صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں کافرستان کے مفاد میں کام کرنے کے لئے لاکھوں روپے دیئے جاتے ہیں پانڈے اور مجھے خوشی ہے کہ تمہاری آج تک کارکردگی بے داغ رہی ہے۔ اب بھی کافرستان کے مفاد میں ایک ایسا کام آن پڑا ہے کہ اس سے خفیہ ایجنسی میں نہ صرف تمہاری ترقی ہو سکتی ہے بلکہ حکومت کافرستان کی نظروں میں تمہاری عزت اور زیادہ بڑھ سکتی ہے۔" ——— راجیش نے شراب کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"آپ حکم فرمائیں جناب، میں کافرستان کی خاطر تو اپنی جان بھی دے سکتا ہوں۔" ——— پانڈے نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"مسئلہ کی اہمیت تم اس بات سے سمجھ سکتے ہو کہ مجھے خود اس سلسلے میں میدان میں اترنا پڑا ہے ورنہ سپیشل منسٹری کے تحت لاکھوں نہیں تو ہزاروں ایجنٹ تو بہر حال کام کر ہی رہے ہیں۔" ——— راجیش نے کہا۔

"یس سر، میں تو آپ کو اس طرح اچانک دیکھ کر خود بے حد حیران ہو رہا

"ہوں"۔۔۔۔ پانڈے نے کہا۔

" مختصر طور پر بتا دیتا ہوں تاکہ تمہیں بھی اس کی اہمیت کا احساس ہو جائے۔ حکومت پاکیشیا ویسٹرن کارمن کے ساتھ ایک خفیہ ہتھیار کے حصول کا خفیہ معاہدہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہمیں جب اس بارے میں اطلاعات ملیں تو ہم بے حد پریشان ہوئے کیونکہ اگر یہ معاہدہ مکمل ہو جاتا ہے اور یہ ہتھیار پاکیشیا کو مل جاتا ہے تو کافرستان کے دفاع کو بری طرح نقصان پہنچ سکتا ہے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ویسٹرن کارمن کی حکومت اس معاہدے کے بارے میں انکار کر رہی تھی اور حکومت پاکیشیا بھی چوکنا تھی۔ اس لئے حکومت کافرستان نے اس معاہدے کی نقل حاصل کرنے کے لئے ایک تیسرے ملک پاکینڈ کی خدمات حاصل کیں کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کبھی پاکینڈ سیکرٹ سروس کا واسطہ نہ پڑا تھا۔ بہرحال مختصر بات یہ کہ پاکینڈ سیکرٹ سروس نے انتہائی کامیابی سے معاہدے کی نقل حاصل کر کے اسے مائیکرو فلم کی صورت میں حاصل کر لیا لیکن اطلاعات کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علم ہو گیا۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ یہ فلم پاکینڈ حکومت کسی تیسرے ملک میں حکومت کافرستان کے حوالے کرے گی۔ اس کے لئے اپ لینڈ کا انتخاب کیا گیا اور حکومت نے اس کی اہمیت ۔۔۔۔ اور اسے خفیہ رکھنے کے پیش نظر مجھے یہ فلم حاصل کرنے کے لئے یہاں بھیجا۔ میں نے اس ایجنٹ سے فلم حاصل کر لی لیکن چونکہ مجھے خطرہ تھا کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کو کہیں اس لین دین کی اطلاع نہ ہو جائے اس لئے میں حفظ ماتقدم کے طور پر ایک عام سی مائیکرو فلم پہلے ہی جیب میں ڈال کر لایا تھا۔ بہرحال فلم حاصل کرنے کے بعد میں ایئر پورٹ پہنچا تو پاکیشیائی ایجنٹ میرے سر ہو گئے۔ میں نے

انہیں چکمہ دے کر نقلی فلم انہیں دے کر وقتی طور پر مطمئن کر دیا لیکن مجھے معلوم تھا کہ انہوں نے فوری طور پر اسے چیک کرنا ہے اور جیسے ہی انہیں معلوم ہوا کہ یہ نقلی ہے وہ کافرستان میں اپنے ایجنٹوں کو ہوشیار کر دیں گے۔ اس طرح جیسے ہی میں کافرستان جہاز میں سے اتروں گا وہ مجھ سے اصل فلم حاصل کر لیں گے چنانچہ میں کافرستان جانے کی بجائے خاموشی سے واپس کافرستانی سفارت خانے پہنچ گیا۔ وہاں سیکنڈ سیکرٹری رام بھروسے کے ڈرائیور کو ساتھ لے کر اس کی پرائیویٹ ٹیکسی میں یہاں تمہارے پاس آ گیا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے بہرحال یہ کھوج لگا لینا ہے کہ میں سفارت خانے گیا تھا اور ڈرائیور اور ٹیکسی کا بھی انہیں پتہ چل جائے گا۔ اس لئے میں نے رام بھروسے سے یہی کہا تھا کہ میں یاگا ی جانا چاہتا ہوں لیکن راستے میں ڈرائیور کو میں نے شیلانگ کا بتایا' اور اسے لے کر یہاں آ گیا۔ مزید اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کے لئے میں نے ٹیکسی ڈرائیور اور ٹیکسی دونوں کو غائب کرا دیا ہے۔ اب وہ لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ میں کہاں گیا ہوں"۔۔۔۔ راجیش نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" آپ نے کمال عقلمندی سے کام لیا ہے جناب' آپ تو ذہانت میں بڑے بڑے سیکرٹ ایجنٹوں کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں"۔۔۔۔ پانڈے نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور راجیش مسکرا دیا۔

" سیکرٹ ایجنٹ میرے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں پانڈے' میں ہی تو ان سب کو کنٹرول کرتا ہوں۔ بہرحال اب تم نے یہ کرنا ہے کہ مجھے اس طرح کافرستان پہنچانا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے۔ تم شکاری ہو

اور شیلانگ پہاڑیوں سے کافرستان کی پہاڑی سرحد دور نہیں ہے۔ ظاہر ہے تم ایسے راستے جانتے ہو گے جس سے ہم آسانی سے کافرستان پہنچ سکتے ہیں۔" ——— راجیش نے کہا۔

"یس سر، یہ تو انتہائی معمولی بات ہے۔ صرف مسئلہ یہ ہے کہ آپ جیپ پر جائیں گے اور جیپ ان خفیہ راستوں سے نہیں گزر سکتی۔ وہاں سے پیدل جانا پڑتا ہے۔" ——— پانڈے نے کہا۔

"کتنا سفر کرنا ہو گا ہمیں۔" ——— راجیش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دو دن کا سفر تو ہے، لیکن ہمیں انسان تو انسان پرندے اور جانور بھی نہ دیکھ سکیں گے۔" ——— پانڈے نے کہا۔

"لیکن ان دو دنوں میں ہم کھائیں گے کہاں سے اور درمیان میں آرام کہاں کریں گے۔" ——— راجیش نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کی فکر مت کریں، میری ساری عمر شکار کھیلنے میں گزری ہے۔ تازہ شکار بھون کر آپ کو کھلواؤں گا اور رہنے کے لئے پہاڑی غاریں، ویسے اگر آپ چاہیں تو آپ یہاں آرام کریں، فلم میں لے کر کافرستان پہنچا آتا ہوں۔ اس کے بعد آپ جس طرح چاہیں واپس جا سکتے ہیں۔ اصل مسئلہ تو اس فلم کا کافرستان پہنچانا ہے۔" ——— پانڈے نے کہا۔

"نہیں — میں ان حالات میں کسی دوسرے پر اعتبار نہیں کر سکتا۔ ٹھیک ہے میں پیدل جاؤں گا۔" ——— راجیش نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس سر۔" ——— پانڈے نے کہا۔

"میں فوری روانگی چاہتا ہوں۔ کیا ہم ابھی چل سکتے ہیں۔" ——— راجیش نے کہا۔

"سر انتظامات کرنے ہیں، دو تین گھنٹے لگ جائیں گے، راستے کے انتظامات اور ایک خاص حد تک ہم جیپ پر جائیں گے اس کے بعد پیدل۔" ——— پانڈے نے جواب دیا۔

"او۔ کے تم انتظامات شروع کرو، میں اس دوران آرام کر لوں۔" ——— راجیش نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"آیئے، میں آپ کو کمرہ دکھا دوں۔" ——— پانڈے نے بھی اُٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے لے کر کمرے میں آ گیا جو خواب گاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"انتظامات میں دیر مت کرنا، میں جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہاں سے روانہ ہو جانا چاہتا ہوں۔" ——— راجیش نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔" ——— پانڈے نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

توصیف کی کار انتہائی تیز رفتاری سے پہاڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی اوپر چوٹی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی. کوہی کے آدمیوں نے اس ٹیکسی کے متعلق یہی رپورٹ دی تھی کہ یہ ٹیکسی اپ لینڈ کے ایک پُرفضا پہاڑی مقام شیلانگ کی طرف جاتی ہوئی دیکھی گئی ہے، اس کے بعد وہ کہیں نظر نہیں آئی. اور عمران یہ اطلاع ملتے ہی توصیف کو ساتھ لے کر شیلانگ کی طرف روانہ ہو گیا تھا. شیلانگ کا نام سنتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ سیکنڈ سیکرٹری راجیش نے اب اس پہاڑی راستے سے کافرستان جانے کا پروگرام بنایا ہے اور ظاہر ہے وہ اکیلا تو ان خوفناک پہاڑی سلسلوں کو پار نہیں کر سکتا اس لئے لازماً کافرستان کا کوئی ایسا ایجنٹ شیلانگ میں موجود ہو گا جس کی مدد وہ حاصل کرے گا.

"شیلانگ تو کافی بڑا علاقہ ہے اور وہاں بے شمار سیاح آتے جاتے رہتے ہیں." ——— توصیف نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا.

"پھر تو رونق ہی رونق ہو گی وہاں — جلوے ہی جلوے ہوں گے."
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور توصیف کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے. بحیثیت سیکرٹ ایجنٹ اس کی یہ بات انتہائی بچگانہ تھی.

"میرا مطلب تھا کہ ہم اس راجیش کو کیسے تلاش کریں گے. ظاہر ہے وہ کسی ہوٹل میں تو نہ ٹھہرا ہو گا." ——— توصیف نے کہا.

"وہاں جا کر منادی کرائیں گے. ڈھول پٹوائیں گے. اگر پھر بھی نہ مل سکا تو تلاش گمشدہ کا اشتہار اخبار میں دے دیں گے." ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور توصیف نے اتنی سختی سے ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب اس نے کچھ نہ بولنے کی قسم کھالی ہو. تقریباً پانچ گھنٹوں کی مسلسل اور تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ شیلانگ پہنچ گئے.

"کار کسی ہوٹل میں لے چلو." ——— عمران نے کہا اور توصیف نے ایک پہاڑی ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں کار موڑ کر روک دی. عمران دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا. چند لمحوں بعد وہ ہوٹل میں رہائش کے لئے ایک اچھا سا کمرہ حاصل کر چکے تھے. عمران نے اپنا میک اپ آغا کے اڈے میں ہی ختم کر دیا تھا اس لئے اب وہ اپنے اصل حلیے میں تھا. غسل کرنے، لباس بدلنے اور چائے پینے کے بعد عمران نے توصیف کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ پیدل چلتے ہوئے ہوٹل سے باہر آ گئے.

"یہاں راستے میں ٹیکسی سٹینڈ میں نے دیکھا ہے. پرائیویٹ ٹیکسیاں وہاں کھڑی تھیں." ——— عمران نے کہا.

"جی ہاں ہے — شیلانگ سے جانے کے لئے یہاں ٹیکسیاں موجود ہیں." ——— توصیف نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی سٹینڈ پر

پہنچ گئے۔

"جی صاحب، کہاں جانا ہے آپ نے:" ___ ٹیکسی ڈرائیور انہیں دیکھتے ہی ان کے گرد جمع ہو گئے۔

"ہم نے جانا کہیں نہیں بھائی، بلکہ ہم تو ابھی آئے ہیں۔ تم ہمیں ابھی سے یہاں سے بھگانا چاہتے ہو:" ___ عمران نے کہا اور کئی ٹیکسی ڈرائیور منہ لٹکا کر واپس اپنی اپنی ٹیکسیوں کی طرف مڑ گئے۔

"آپ ذرا میری بات سن لیں:" ___ عمران نے ایک ادھیڑ عمر ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور پھر اسے لے کر ایک طرف آ گیا۔ اس کا ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔

"یہ رکھ لیجئے:" ___ عمران نے جیب سے سو کا نوٹ نکال کر اس ادھیڑ عمر ڈرائیور کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ۔ یہ ۔ مگر ۔۔۔:" ___ ادھیڑ عمر ٹیکسی ڈرائیور نے حیرت بھرے انداز میں نوٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کا ہے ۔ صرف چند معمولی سی معلومات ہم نے حاصل کرنی ہیں۔ اگر آپ تعاون کریں تو ایسا ہی ایک اور نوٹ آپ کو مل سکتا ہے:" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فرمائیں ۔ کیا چاہتے ہیں:" ___ ٹیکسی ڈرائیور نے جلدی سے نوٹ کو اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت سے ایک سفید رنگ کی مورس ماڈل ٹیکسی پچھلے چند گھنٹوں کے دوران یہاں آئی ہے۔ اس میں ہمارا ایک دوست آیا ہے۔ اور ہم نے اسے ہر صورت میں ملنا ہے:" ___ عمران نے کہا اور ساتھ

اس نے ٹیکسی کا نمبر بتا دیا۔

"اوہ ۔ اوہ۔ میں نے اسے دیکھا ہے لیکن اسے تو شکاری پانڈے چلا رہا تھا۔ اس لئے مجھے وہ یاد بھی رہا کیونکہ شکاری پانڈے کو میں نے پہلے کبھی ٹیکسی چلاتے ہوئے نہ دیکھا تھا۔ میں راہول روڈ پر ایک ہوٹل میں دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں۔ میں کھانا کھا کر یہاں اڈے پر آنے کے لئے ہوٹل سے نکلا ہی تھا کہ ٹیکسی میرے قریب سے گزری:" ___ ادھیڑ عمر ڈرائیور نے فوراً ہی کہا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"شکاری پانڈے ___ یہ صاحب کہاں رہتے ہیں:" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ڈیوس روڈ پر ان کا بڑا سا مکان ہے۔ بہت مشہور آدمی ہیں جناب یہاں سب انہیں جانتے ہیں:" ___ ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ:" ___ عمران نے کہا اور جیب سے ایک اور سو روپے کا نوٹ نکال کر اس نے ڈرائیور کے ہاتھ میں دے دیا۔ ڈرائیور کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ جناب ۔ آپ واقعی سخی ہیں۔ پچھلے کئی روز سے دھندہ نہیں ہوا تھا اور میں رقم سے تنگ تھا:" ___ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"اللہ رازق ہے:" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ گیا۔ توصیف بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔

"کمال ہے عمران صاحب، آپ نے تو ایک ملے میں اس کا

کھوج نکال لیا جبکہ میں مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ کیسے اسے تلاش کیا جائے گا۔" ـــــ توصیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لگن سچی ہو تو منزل خود چل کر آجاتی ہے۔ کسی زمانے میں تم نے شاگردی والی بات کی تھی۔ پھر آج تک نہ پگڑی آئی اور نہ مٹھائی' اب بولو میں کیسے تمہیں استادی گُر بتادوں۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پگڑی مٹھائی والی شاگردی سے میں نے توبہ کر لی ہے۔ پگڑی آؤٹ آف فیشن ہو چکی ہے اور مٹھائی کھانے سے شوگر کی بیماری کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور کوئی بھی نہیں چاہتا کہ اس کا استاد جلد ہی اس جہان فانی سے کوچ کر جائے۔ اس لئے تو میں نے آج کل کی استادی شاگردی اختیار کر لی ہے یعنی بس بن گئے شاگرد اور مان لیا استاد آپ کو' قصہ ختم۔" ـــــ توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" واہ' کیا خوبصورت طریقہ ہے بچت کا ـــ اگر تم بچت کے محکمے میں ملازم ہو جاتے تو یقیناً فائدے میں رہتے لیکن بچت یکطرفہ نہیں ہو سکتی استاد کو تو زیادہ بچت کرنی چاہیے۔ اس لئے اگر بھرپور ڈنر کھلانے کا وعدہ کرو تو چلو میں تمہیں شاگرد مان لیتا ہوں۔" ـــــ عمران نے کہا اور توصیف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ڈنر اور وہ بھی بھرپور ـــ اوہ پگڑی اور مٹھائی کی بچت کرتے کرتے چار گنا خرچ کرنا پڑے گا۔ بہرحال ٹھیک ہے اب استاد کا حکم تو نہیں ٹالا جا سکتا۔ یہ اور بات ہے کہ ڈنر ختم ہوتے ہی مجھے باتھ روم جانا پڑے اور پھر وہاں سے ہوٹل سے باہر اور پیچھے استاد جانے اور ہوٹل کا بل۔" ـــ

توصیف نے کہا اور اس بار عمران بھی ہنس پڑا۔

عمران چونکہ شیلانگ کئی دفعہ آیا تھا اس لئے اسے ڈیوس روڈ کا بخوبی علم تھا اور وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے ڈیوس روڈ کی طرف ہی جا رہے تھے۔ ڈیوس روڈ شیلانگ کے شمال مغرب کی طرف ایک خوبصورت سی سڑک تھی جس پر رہائشی کاٹیج اور مقامات بنے ہوئے تھے۔

" یہاں ایک شکاری پانڈے صاحب رہتے ہیں ان کی رہائش گاہ کونسی ہے۔" ـــــ عمران نے چوک پر کھڑے ایک سپاہی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" پانڈے صاحب۔ مگر وہ تو رہائش گاہ میں آپ کو نہیں ملیں گے۔ ابھی دس منٹ پہلے میں نے انہیں جیپ میں بیٹھے راہیلی کی طرف جاتے دیکھا ہے۔ ان کے ساتھ کوئی مہمان بھی تھے اور اتنی بات تو میں جانتا ہوں کہ پانڈے صاحب اپنی رہائش گاہ میں اکیلے رہتے ہیں۔" ـــــ سپاہی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ پھر تو ان کے پاس جانا ہی فضول ہے۔ کس قسم کی جیپ تھی۔" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لینڈ روور تھی' سیاہ رنگ کی۔" ـــــ سپاہی نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑ گیا۔

" آؤ توصیف وہ یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ ہمیں ان کے پیچھے جانا ہوگا۔" ـــــ عمران نے کہا اور توصیف نے سر ہلا دیا۔

" یہ مہمان یقیناً وہ راجیش ہی ہوگا۔ اگر کوئی مقامی آدمی ہوتا تو اس سے ضرور واقف ہوتا۔" ـــــ توصیف نے کہا اور عمران

سر ہلا دیا۔ وہ تیز تیز چلتے ہوئے ایک شارٹ کٹ سے جلد ہی واپس اس ہوٹل میں پہنچ گئے جہاں ان کی کار تھی۔

"کمرے سے سامان لے آؤ، جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے کہا اور توصیف تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کی اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس دوران ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ کے ساتھ بنے ہوئے ایک بک سٹال کی طرف بڑھ گیا۔

"شیلانگ اور اس کے اردگرد کے پہاڑی علاقے کا تفصیلی نقشہ مل جائے گا"۔۔۔ عمران نے بک سٹال والے سے پوچھا۔

"جی ہاں"۔۔۔ بک سٹال والے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک پیکٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے پیمنٹ کی اور پھر واپس کار کی طرف بڑھ گیا۔ پیکٹ میں نہ صرف مختلف مقامات کے بارے میں تعارف موجود تھا بلکہ اس میں ایک کافی تفصیلی نقشہ بھی تھا جسے تہہ کیا گیا تھا۔ اتنی دیر میں توصیف ایک بریف کیس اٹھائے واپس آیا۔ اس نے بریف کیس ڈکی میں رکھا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہو گیا۔ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

"ارے اوہ۔۔۔ روکو۔۔۔ روکو جیپ روکو"۔۔۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے راجیش نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود پانڈے نے بے اختیار پوری قوت سے بریک پیڈل دبا دیا اور جیپ ایک لمحے کے لئے لڑکھڑائی پھر سنبھل کر رک گئی۔

"واپس چلو۔ وہ فلم تو میں وہیں چھوڑ آیا ہوں"۔۔۔ راجیش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ شکر ہے آپ کو بروقت یاد آ گیا"۔۔۔ پانڈے نے کہا اور راجیش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی ہے۔ میں نے سونے سے پہلے اسے حفاظت کی غرض سے چھپا دیا تھا اور آتے ہوئے اسے لینا واقعی میرے ذہن سے ہی نکل گیا۔ اب میں نے اتفاقاً جیب ٹٹولی ہے تو مجھے یاد آیا ہے"۔۔۔ راجیش نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور پانڈے

نے سر ہلاتے ہوئے جیپ موڑی اور پھر تیزی سے اسے دوڑاتا ہوا واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف چل پڑا۔ چونکہ ابھی وہ زیادہ دور نہ گئے تھے اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ اپنی رہائش گاہ والی سڑک پر پہنچ گئے۔ مگر اسی لمحے چوک پر کھڑے سپاہی نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پانڈے اور راجیش دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا — یہ کیوں روک رہا ہے" ——— راجیش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں" ——— پانڈے نے کہا لیکن اس نے جیپ روک دی تھی۔

"جناب ابھی چند منٹ پہلے دو آدمی آپ کی رہائش گاہ پوچھتے ہوئے آئے تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ آپ اپنے مہمان کے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر راہیلی کی طرف گئے ہیں تو وہ واپس چلے گئے۔ مجھے معلوم ہوتا کہ آپ نے اتنی جلدی واپس آنا ہے تو میں انہیں روک لیتا" ——— سپاہی نے مؤدبانہ لہجے میں پانڈے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیا حلیہ تھا ان کا — قدوقامت کیا تھا" ——— پانڈے کے بولنے سے پہلے راجیش نے سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مقامی افراد تھے، سوٹ پہنے ہوئے تھے انہوں نے لیکن شیلانگ میں پہلے میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ شاید دارالحکومت سے آئے ہوں۔ بہرحال وہ پیدل ہی تھے" ——— سپاہی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں حلیہ پوچھ رہا ہوں" ——— راجیش نے سخت لہجے میں کہا تو پانڈے نے جلدی سے جیب سے ایک نوٹ نکال کر سپاہی کی جیب

میں ڈال دیا۔

"اوہ صاحب۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ ہم تو آپ کے خادم ہیں" ——— سپاہی نے تشکرانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے دونوں افراد کے حلیے بھی بتا دیئے اور راجیش کے پوچھنے پر ان کے قدوقامت بھی۔

"شکریہ، بہرحال اب وہ نظر آئیں تو تم نے انہیں یہ نہیں بتانا کہ ہم واپس آ گئے ہیں" ——— اس بار راجیش نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک بڑا سا نوٹ سپاہی کی طرف بڑھا دیا۔

"جی بہتر — جیسے آپ حکم کریں" ——— سپاہی نے جلدی سے نوٹ جھپٹتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی باقاعدہ سیلوٹ بھی مار دیا۔ پانڈے نے جیپ آگے بڑھا دی۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں" ——— پانڈے نے پوچھا۔

"بال بال بچے ہیں۔ میں جس بھول کو حماقت سمجھ رہا تھا وہی ہماری خوش قسمتی ثابت ہوئی ہے۔ یہ یقیناً پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ ان میں سے ایک کا قدوقامت بالکل اسی آدمی کی طرح تھا جس نے ایئرپورٹ پر مجھ سے فام حاصل کی تھی۔ اب وہ پہاڑوں میں ہمیں تلاش کرتے رہیں گے" ——— راجیش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اب ہم نے نہیں جانا" ——— پانڈے نے جیپ اپنی رہائش گاہ کے بند پھاٹک کے سامنے روکتے ہوئے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ اب ہم یہاں زیادہ محفوظ ہیں۔ تم نے دیکھا کہ یہ لوگ کس قدر فعال اور تیز ہیں کہ تمام احتیاطی تدابیر کے باوجود نہ صرف

وہ یہاں شیلانگ پہنچ گئے ہیں بلکہ انہیں تمہارے متعلق بھی معلوم ہو گیا ہے۔"
راجیش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پانڈے سر ہلاتا ہوا جیپ سے اترا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تالا کھولا اور پھر پھاٹک کو دھکیل کر پوری طرح کھول دیا۔ راجیش اس دوران جیپ سے اتر کر تیزی سے پیدل ہی اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ بیڈ روم میں تھا۔ اس نے جلدی سے بیڈ روم میں بچھی ہوئی چیتوں کی کھال کے فرش کا ایک کونہ اٹھایا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح جھٹکے سے پیچھے ہٹا جیسے اسے لاکھوں وولٹیج کا انتہائی طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو۔ دوسرے لمحے اس نے انتہائی وحشیانہ انداز میں کھالوں کو اٹھا اٹھا کر ایک طرف پھینکنا شروع کر دیا۔

"کیا ہوا جناب؟" ——— دروازے سے پانڈے کی آواز سنائی دی۔

"وہ — وہ فلم نہیں ہے یہاں۔" ——— راجیش نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"فلم نہیں ہے — یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ کے علاوہ تو اس کمرے میں کوئی نہیں آیا جناب؟" ——— پانڈے نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ — اوہ مل گئی۔ شکر ہے ورنہ حقیقتاً میں تو پاگل ہو گیا تھا۔" — اچانک راجیش نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"شکر ہے ورنہ تو واقعی مسئلہ بن جاتا۔" ——— پانڈے نے بھی اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں یہاں شیلانگ آ کر میرے ذہن کو کیا ہو گیا ہے۔ پہلے فلم اٹھانی بھول گیا تھا اب وہ جگہ بھول گیا جہاں فلم چھپائی تھی۔" ——— راجیش

نے فلم کو کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے پانڈے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پانڈے صرف مسکرا دیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔

اور پھر وہ دونوں اس خواب گاہ سے نکل کر سٹنگ روم میں آ گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے جناب؟" ——— پانڈے نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے اب میں خاموشی سے دارالحکومت چلا جاؤں اور وہاں سے پہلی فلائٹ سے کافرستان پہنچ جاؤں۔ یہ لوگ تو اب مجھے پہاڑیوں میں ڈھونڈتے رہ جائیں گے۔" ——— راجیش نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"جیسے آپ کا حکم جناب، لیکن میرا خیال ہے ہمیں کچھ دیر یہاں رہنا چاہیے تاکہ وہ یہاں سے کافی دور نکل جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ابھی یہیں پھر رہے ہوں اور ہم سے ٹکرا جائیں۔" ——— پانڈے نے کہا اور راجیش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں کھانا تیار کرتا ہوں، کھانا کھا کر ہی جائیں گے۔" ——— پانڈے نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ راجیش نے آنکھیں بند کر کے سر صوفے کی پشت سے ٹکا دیا۔ وہ اس بات کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ آخر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس کی یہاں آمد کا کیسے علم ہو گیا اور پھر اس بات سے بھی کہ وہ پانڈے کے پاس آیا ہے لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اچانک ایک خیال کے آتے ہی اس نے نہ صرف چونک کر آنکھیں کھول دیں بلکہ سیدھا ہو گیا۔

"اوہ — اوہ کہیں مجھے غلط فہمی نہ ہوئی ہو، وہ کوئی اور لوگ ہوں اور واقعی پانڈے سے ہی ملنے آئے ہوں۔" ——— راجیش نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا اور اُٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اس بارے میں پانڈے سے تفصیلی بات ہو سکے۔ اسے معلوم تھا کہ وہ کچن میں کھانا تیار کرنے میں مصروف ہو گا۔

"پہاڑیوں میں جانے کے لئے ہمیں کوئی جیپ لینا پڑے گی — یہ کار کام نہیں دے گی" ——— عمران نے ہاتھ میں موجود نقشے کو غور سے دیکھنے کے بعد بند کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح تو وہ لوگ کافی دور نکل جائیں گے" ——— توصیف نے کار کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ شیلانگ سے کافی دور نکل آئے تھے لیکن ابھی تک انہیں کہیں بھی وہ سیاہ رنگ کی لینڈ روور جیپ نظر نہ آئی تھی جس کا حوالہ سپاہی نے دیا تھا۔

"میں نے نقشہ دیکھ لیا ہے۔ وہ یقیناً خفیہ راستے سے جائیں گے۔ عام راستے پر جگہ جگہ چیکنگ ہوتی ہے اور رانجیش کسی صورت میں یہ خطرہ مول نہ لے گا اور کسی خفیہ راستے سے جانے کے لئے انہیں لازماً پیدل جانا ہو گا۔ آخری حد جہاں سے چیکنگ شروع ہوتی ہے۔ کیٹائی ہے لیکن کیٹائی تک جیپ تو جا سکتی ہے کار نہیں جا سکے گی۔ اس لئے ہمیں یہ کار شیلانگ چھوڑ کر

فوری طور پر کوئی جیپ حاصل کرنی ہو گی" ——— عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں واپس موڑ دوں" ——— توصیف نے پوچھا۔

"ہاں" ——— عمران نے کہا اور توصیف نے رفتار اور کم کر کے ایک مناسب جگہ پر کار کو بڑی مشکل سے موڑ کر اس کا رُخ واپس شیلانگ کی طرف کیا اور کار ایک بار پھر دوڑنے لگی۔

"اتنی جلدی جیپ یہاں سے گزر گئی ہے۔ راستے میں ایک ہوٹل ہے جس کے سامنے تنگ موڑ ہے وہاں کار روکنا کم از کم پوچھ تو لیں کہ جیپ یہاں سے گزری بھی ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی اور راستے سے گئے ہوں اور ہم راہیلی والے راستے پر ہی دھکے کھاتے پھریں" ——— عمران نے کہا اور توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ روڈ سائیڈ ہوٹل آ گیا اور توصیف نے کار اس ہوٹل کی سائیڈ پر روک دی۔ ہوٹل عام سا پہاڑی ہوٹل تھا۔ بڑی بڑی دو چار پائیاں ایک طرف بچھی ہوئی تھیں، دو تین ٹرک بھی کھڑے تھے اور ان چارپائیوں پر ڈرائیور ٹائپ کے لوگ بیٹھے کھانا کھانے اور چائے وغیرہ پینے میں مصروف تھے۔ ٹرک عمارتی لکڑی سے بھرے ہوئے تھے کیونکہ اس سارے علاقہ میں قیمتی عمارتی لکڑی کی بہتات تھی۔ اس لئے یہاں سے ہی لکڑی شہروں کو اور بیرون ملک سے باہر بھجوائی جاتی تھی۔ عمران کار سے نیچے اُترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ان چارپائیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

"السلام علیکم" ——— عمران نے قریب جا کر کہا۔

"وعلیکم السلام جناب" ——— سب نے یک آواز ہو کر ہی جواب دیا۔

سیاہ رنگ کی لینڈ روور جیپ میں ہمارے دو دوست یہاں سے گزرے ہوں گے، ہم انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کس وقت یہاں سے گزرے ہیں۔" ——— عمران نے بڑے نرم سے لہجے میں کہا۔

"سیاہ رنگ کی لینڈ روور، وہ جسے شکاری پانڈے چلا رہا تھا۔" ——— ایک ڈرائیور نما آدمی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں، ہاں وہی۔" ——— عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو شیلانگ واپس چلے گئے ہیں۔ راحانی موڑ پر انہوں نے جیپ اچانک موڑی، میں اس وقت آ رہا تھا۔ میں نے بڑی مشکل سے بریک لگا کر ٹرک کو آہستہ کیا تھا۔ پھر وہ میرے آگے آگے یہاں تک آئے اور آگے بڑھ گئے۔ میں یہاں کھانا کھانے کے لئے رک گیا۔" ——— اس ڈرائیور نما آدمی نے تفصیل سے جواب دیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے۔" ——— عمران نے پوچھا۔

"کافی دیر ہو گئی ہے۔ گھنٹہ سوا گھنٹہ پہلے کی تو بات ضرور ہے۔" ——— اس آدمی نے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ، آپ نے ہمیں آگے دھکے کھانے سے بچا لیا۔ اللہ آپ کو جزا دے گا، خدا حافظ۔" ——— عمران نے کہا اور تیزی سے واپس کار کی طرف مڑ گیا۔

"کچھ پتہ چلا۔" ——— عمران کے سیٹ پر بیٹھتے ہی توصیف نے پوچھا۔

"اچھا ہوا میں نے پوچھ لیا ورنہ ہم تو پہاڑیوں میں دھکے کھاتے پھرتے اور وہ شیلانگ میں بیٹھے ہم پر ہنستے رہتے۔" ——— عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ——— میں سمجھا نہیں۔" ——— توصیف نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے اسے اس ڈرائیور سے حاصل ہونے والی معلومات بتا دیں۔

"اوہ، اس کا مطلب ہے وہ ٹاچیمو کراسنگ پر ہم سے پہلے نکل گئے ہوں گے ورنہ واپس جاتے ہوئے ہمیں ضرور نظر آتے۔" ——— توصیف نے کہا۔

"ہاں ——— اور اس کراسنگ سے دوسرے راستے پر جانے کا مطلب ہے کہ وہ واپس ڈیوس روڈ ہی گئے ہیں، یہیں سے شارٹ کٹ پڑتا ہے ورنہ انہیں پورے شیلانگ کا چکر کاٹ کر ڈیوس روڈ جانا پڑتا۔" ——— عمران نے بتایا۔

"مگر وہ فوراً ہی واپس کیوں چلے گئے ہیں۔" ——— توصیف نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہوا ہو گا، تم بھی اب اسی راستے سے چلو، میں اب فوری طور پر اس پانڈے کی رہائش گاہ چیک کرنا چاہتا ہوں۔" ——— عمران نے کہا اور توصیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد کار اس چوک پر پہنچ گئی جہاں انہیں پہلے سپاہی ملا تھا لیکن وہاں اب سپاہی موجود نہ تھا۔ توصیف نے کار ایک سگریٹوں والی دکان کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر دکان کی طرف بڑھ گیا۔ عمران خاموش بیٹھا تھا۔ ظاہر ہے وہ جانتا تھا کہ توصیف اس پانڈے کی رہائش گاہ کا پتہ پوچھنے گیا ہے۔

"اس روڈ پر، آخر میں ہے سرخ رنگ کی کوٹھی۔" ——— توصیف

نے واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ توصیف نے کار آگے بڑھا دی اور جب انہیں دور سے وہ سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی کوٹھی نظر آئی تو عمران نے توصیف کو کار روکنے کا اشارہ کیا اور پھر جیب میں آٹومیٹک پسٹل کی موجودگی کا اطمینان کر کے وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ توصیف بھی نیچے اترا اور اس نے پھرتی سے کار کو لاک کیا۔

"عقبی طرف سے جانا ہوگا"۔ ——— عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس سرخ رنگ کی کوٹھی کی طرف بڑھ گئے۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ عمران اور توصیف عقبی طرف پہنچ گئے۔ دوسرے لمحے انہیں وہاں ایک درخت نظر آ گیا، جو دیوار سے بالکل ہی قریب تھا۔

"میں پہلے اندر جاؤں گا، تم یہیں رکو"۔ ——— عمران نے کہا اور درخت کی طرف بڑھ گیا۔ توصیف خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد ایک ہلکے سے دھماکے کی آواز پیدا ہوئی اور عمران اندر کود گیا۔ یہ کوٹھی کی عقبی سمت تھی اور خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران چند لمحے دیوار کے ساتھ دبکا رہا پھر جیب سے آٹومیٹک پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں لیا اور دبے قدموں عمارت کی طرف بڑھتا گیا۔ سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا، وہ سامنے کے رخ پر آیا تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیونکہ پورچ میں سیاہ رنگ کی لینڈ روور جیپ موجود تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ راجیش اور پانڈے دونوں ہی اندر موجود ہیں لیکن سامنے کے رخ باہر کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران آہستہ آہستہ آگے بڑھتا گیا۔ چند

لمحے برآمدے کی سائیڈ میں رک کر اس نے جھانکا اور کسی کو نہ پا کر وہ اچھل کر جیسے ہی برآمدے میں پہنچا اچانک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے سر پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ عمران کے منہ سے بے اختیار چیخ سی نکلی اور وہ اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ اس کے سر پر ایک بار پھر ضرب لگی اور اس کے ساتھ ہی اس کا چکراتا ہوا ذہن گہرے اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔

پانڈے اور راجیش دونوں ڈائننگ روم میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے کہ اچانک پانڈے پھڑک کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے کے عضلات تن ہو گئے تھے اور آنکھیں اس شکاری جانور کی طرح سکڑ گئی تھیں۔ جسے اچانک اپنا پسندیدہ شکار نظر آ گیا ہو۔

"کیا ہوا" ——— راجیش نے حیران ہو کر کہا۔

"کوئی عقبی طرف سے کوٹھی کے اندر کودا ہے۔ آپ باتھ روم میں چھپ جائیں میں اسے پکڑتا ہوں" ——— پانڈے نے مدھم آواز لیکن پُر جوش لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ راجیش کچھ کہتا وہ تیزی سے مڑا اور بلی کی طرح دبے قدموں چلتا ڈائننگ روم سے باہر نکل گیا۔ راجیش کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ وہ ذہنی طور پر تو کام کر سکتا تھا لیکن چونکہ عملی طور پر اس نے کبھی کام نہ کیا تھا اس لئے کسی کی اس طرح آمد کا سنتے ہی اس کا دل بے اختیار دھڑکنے لگا اور چہرے پر ہلکی سی زردی چھا

گئی۔ وہ تیزی سے باتھ روم کی طرف مڑا اور اس نے باتھ روم کے اندر جا کر دروازہ بند کیا اور باقاعدہ چٹخنی چڑھا دی۔ اسی لمحے اسے ایک خیال آیا تو اس نے جلدی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے وہ فلم نکالی اور باتھ روم میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ باتھ روم کے اوپر روشندان تھا جس میں سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ اس نے ہاتھ اونچا کیا اور پھر فلم کو ان سلاخوں کے درمیان سے باہر اچھال دیا۔ ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی چونکہ اسے معلوم تھا کہ دوسری طرف برآمدے کی چھت ہے اس لئے اس نے بلا دھڑک فلم دوسری طرف اچھال دی تھی۔ اسی لمحے اسے دور سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی بلکے سے دھماکے سے نیچے گرا ہو پھر خاموشی چھا گئی۔ پانڈے نے جس طرح کا ردعمل ظاہر کیا تھا اس سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ پانڈے آسانی سے مار نہ کھائے گا۔ وہ مشہور شکاری تھا اور اس نے دیکھا تھا کہ شکاریوں کی طرح معمولی سے خطرے کا احساس ہوتے ہی اس کی تمام حسیات یکلخت جاگ اٹھی تھیں۔ لیکن اب مکمل خاموشی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوٹھی میں کوئی ذی روح نہ رہا ہو۔ صرف اس کے دل کے دھڑکنے کی تیز تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن راجیش دروازے سے لگ کر خاموش کھڑا رہا۔ کافی دیر بعد اسے پانڈے کی آواز سنائی دی تو اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا جیسے اب تک وہ سانس کو اپنے سینے میں ہی روکے کھڑا رہا ہو۔ اس نے جلدی سے چٹخنی کھولی اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

"دو آدمی تھے جناب۔ وہی دو جن کے حلیے اس سپاہی نے بتائے تھے۔ ایک اندر کودا تھا اسے میں نے برآمدے میں رک کر مار گرایا دوسرا

باہر تھا۔ میں نے سائیڈ سے جا کر چیک کیا اور پھر میں نے جا کر اسے بھی مار گرایا اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ اب کیا کرنا ہے گولیوں سے اڑا دوں انہیں؟" ——— پانڈے نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ، ویری گڈ پانڈے —— تم نے یہ تو بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔" ——— راجیش نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب، یہ تو میرے لئے معمولی سی بات ہے۔" پانڈے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہیں وہ — میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں؟" ——— راجیش نے کہا۔

"میں نے انہیں سائیڈ روم میں کرسیوں سے باندھ دیا ہے، آئیے۔" پانڈے نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ راجیش اس کے پیچھے چل پڑا اور پھر وہ دونوں اس سائیڈ روم میں پہنچ گئے جہاں کرسیوں پر دو مقامی آدمی رسیوں سے بندھے بیہوشی کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"اچھی طرح باندھا ہے انہیں، یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔" ——— راجیش نے غور سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں جناب، میں شکاری ہوں۔ میری بندھی ہوئی گانٹھ کوئی کھول ہی نہیں سکتا۔" ——— پانڈے نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے، انہیں ہوش میں لے آؤ۔" ——— راجیش نے کہا اور پانڈے تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی۔ اس نے بوتل کا ڈھکنا کھولا اور ایک آدمی کی ناک سے لگا دی۔ پھر اسے ہٹا کر اس نے دوسرے کی ناک سے لگایا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ہی ہوش میں آ گئے تو پانڈے بوتل پر ڈھکنا لگا کر پیچھے ہٹ گیا اور اس نے بوتل ایک طرف کونے میں رکھ دی۔ وہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو اور ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"کون ہو تم دونوں اور یہاں کیسے آئے ہو؟" ——— راجیش نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یہ — یہ تم نے ہمیں باندھ کیوں رکھا ہے۔ ہم تو مسٹر پانڈے سے ملنے آئے تھے۔ پہلے آئے تو سپاہی نے کہا کہ وہ جیپ پر بیٹھ کر چلے گئے ہیں۔ دوبارہ آئے تو کسی نے کال بیل کا جواب ہی نہ دیا۔ ہم نے سوچا کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو چنانچہ میں عقبی طرف سے اندر آ گیا۔ پھر کسی نے اچانک میرے سر پر کوئی چیز مار دی۔" ——— ایک آدمی نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم — تم پاکیشائی ایجنٹ نہیں ہو؟" ——— راجیش نے بے اختیار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایجنٹ — پاکیشائی، کیا مطلب —— ہم تو مسٹر پانڈے سے شیر کی چربی خریدنے آئے تھے۔" ——— اس آدمی نے کہا تو پانڈے چونک پڑا۔

"شیر کی چربی — کیا مطلب۔ میرے پاس کہاں سے شیر کی چربی آ گئی؟" پانڈے نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ پانڈے ہیں — مشہور شکاری؟" ——— اس آدمی نے کہا۔

" ہاں :" ـــــ پانڈے نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" شکاریوں کے پاس ہی تو شیر کی چربی ملتی ہے :" ـــــ اس آدمی نے جواب دیا۔

" بکواس مت کرو ـــ میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ تم وہی آدمی ہو جس نے ایئر پورٹ پر مجھ سے فلم وصول کی تھی، تمہارا قد و قامت بالکل وہی ہے۔ صرف چہرہ بدلا ہوا ہے :" ـــــ راجیش نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

" ایئر پورٹ پر ـــ فلم ـــ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ کو یقیناً غلط فہمی ہو رہی ہے :" ـــــ اس آدمی نے بڑے یقین دلانے والے لہجے میں کہا۔

" پانڈے، ان کی تلاشی لی ہے۔" ـــــ راجیش نے کہا۔

" جی ہاں ـــ ان دونوں کی جیبوں میں آٹومیٹک پسٹل تھے پاس ـــ باہر برآمدے میں پڑے ہیں :" ـــــ پانڈے نے جواب دیا۔

" اوہ پھر یہ یقیناً وہی لوگ ہیں ـــ سنو ـــ سچ سچ بتا دو کہ تم نے میرا یہاں کا پتہ کیسے چلایا ہے ورنہ ہڈیاں توڑ دوں گا :" ـــــ راجیش نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ یقین کریں جناب، ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں سچ ہے ـــ ہم پانڈے صاحب سے شیر کی چربی لینے آئے تھے :" ـــــ اس آدمی نے کہا۔

" پانڈے :" ـــــ راجیش چند لمحے غور سے انہیں دیکھتا رہا پھر تیزی سے پانڈے کی طرف مڑا۔

" جی صاحب :" ـــــ پانڈے نے چونک کر پوچھا۔

" انہیں گولیوں سے اڑا دو، یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ آسانی سے زبان نہ کھولیں گے :" ـــــ راجیش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جیسا حکم جناب :" ـــــ پانڈے نے جیب سے ایک ریوالور نکالتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ ریوالور کے دھماکوں سے گونج اٹھا۔ پانڈے نے فائر کھولنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا تھا۔

عمران نے ہوش میں آتے ہی حالات کا جائزہ لے لیا تھا. توصیف بھی ساتھ والی کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا تھا جبکہ اس کے سامنے جو دو آدمی کھڑے تھے ان میں سے ایک کو تو وہ پہچان گیا تھا وہ راجیش تھا جبکہ دوسرا اجنبی تھا. لیکن اس کی جسمانی ساخت اور اس کا انداز دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ شکاری ہے اور ظاہر ہے وہ پانڈے ہی ہو سکتا ہے. ہوش میں آجانے کے باوجود اس کے سر میں دھماکے سے ہو رہے تھے. اس نے جب توصیف کو بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو اسے لامحالہ اپنے سر میں ہونے والے دھماکوں پر خود ہی کنٹرول کرنا پڑا. کیونکہ اسے معلوم تھا کہ راجیش چونکہ فیلڈ کا آدمی نہیں ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ فوری طور پر ان کی ہلاکت کا فیصلہ کرے. اس کے ہاتھ کرسی کے عقب میں کر کے باندھے گئے تھے. عمران نے اپنی کلائیوں کو حرکت دے کر یہ چیک کرنا شروع کر دیا کہ اس کی کلائیاں کس انداز میں باندھی گئی ہیں اور دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کے

ہونٹ بھینچ گئے کہ جس کسی نے بھی اسے باندھا تھا اس نے اس رسی کو کلائیوں سے کافی اوپر کر کے باندھا تھا. اس طرح وہ ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے اسے کاٹ بھی نہ سکتا تھا کیونکہ انگلیاں مڑ کر جہاں تک جا سکتی تھیں رسی وہاں سے کافی اونچی بندھی ہوئی تھی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اسے خیال آگیا کہ یہ انداز کسی شکاری کا ہوتا ہے جو کسی شکار کئے جانور کو بے بس کرنے کے لئے اسی انداز میں رسی باندھتا ہے اور پانڈے ظاہر ہے ماہر شکاری تھا. اسی لمحے راجیش نے گفتگو شروع کر دی اور عمران نے اسے باتوں میں الجھا لیا. وہ زیادہ سے زیادہ وقت لینا چاہتا تھا تاکہ ان رسیوں کو کھول سکے. اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ شکاری گانٹھ لگانے میں بے حد ماہر ہوتے ہیں اور ان کی لگائی ہوئی مخصوص انداز کی گانٹھ کھولنے کے لئے طاقت کی بجائے عقل استعمال کرنی پڑتی ہے کیونکہ یہ گانٹھ اس انداز میں باندھی جاتی ہے کہ اگر اسے کھولنے کے لئے طاقت استعمال کی جائے تو یہ گانٹھ اور زیادہ پیچیدہ ہوتی چلی جاتی ہے. عمران نے اپنے جسم کو سکیڑا اور بازوؤں کو کرسی کی پشت کے اندر دبا کر اس نے گانٹھ کو قدرے ڈھیلا کر دیا. وہ راجیش سے مسلسل باتیں بھی کئے چلا جا رہا تھا لیکن چونکہ اس کی انگلیاں کسی صورت بھی گانٹھ تک نہ پہنچ پا رہی تھیں اس لئے گانٹھ کھولنے کی کوئی کوشش بھی کامیاب نہ ہو رہی تھیں اور پھر وہ وقت آگیا جب اس کی توقع کے عین مطابق راجیش نے مزید کوئی بات کرنے کی بجائے پانڈے کو ان پر فائر کھولنے کا حکم دے دیا اور پانڈے چونکہ ماہر شکاری تھا اس لئے راجیش کا حکم ملتے ہی بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور اس کا رخ عمران کی طرف

کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا لیکن جیسے ہی اس کی انگلی نے ٹریگر پر حرکت
کی اسی لمحے عمران کا نچلا جسم بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اُٹھا اور اس کی
دونوں لاتیں پوری قوت سے اوپر کو اُٹھ کر سامنے کھڑے پانڈے کے
اس ہاتھ سے ٹکرائیں جس میں اس نے ریوالور پکڑ رکھا تھا۔ ٹریگر دب جانے
کی وجہ سے گولیاں چلنے کے دھماکے ضرور ہوئے مگر ریوالور کی نالی کا رُخ
پہلے چھت کی طرف ہوا اور پھر ریوالور پانڈے کے ہاتھ سے نکل گیا۔ عمران کا
جسم فضا میں ہی قلابازی کھا کر کرسی کے عقب میں گیا اور اس طرح اس
کے دونوں بازو بھی کرسی کی پشت سے رگڑ کھا کر اوپر کو اُٹھے اور کرسی کی
پشت سے آزاد ہو جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اسی لمحے توصیف کا جسم بھی
حرکت میں آیا لیکن اس نے دوسرا طریقہ اختیار کیا تھا۔ وہ یکلخت ایک جھٹکے
سے اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اس طرح اس کے بازو بھی کرسی کی پشت سے آزاد
ہو گئے اور جب تک عمران کا جسم قلابازی کھا کر کرسی کی پشت پر جا کر کھڑا
ہوتا توصیف بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے کرسی اس کے سر
کے اوپر سے ہوتی ہوئی پوری قوت سے پانڈے اور اس کے ساتھ کھڑے
راجیش دونوں کے جسموں سے ایک دھماکے سے جا ٹکرائی اور وہ دونوں
چیختے ہوئے نیچے گرے مگر پانڈے نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل
کر عمران سے آٹکرایا جبکہ راجیش اسی طرح پہلو کے بل فرش پر گرا تڑپتا
رہا۔ پانڈے توپ کے گولے کی طرح اڑتا ہوا عمران سے آٹکرایا تھا اور وہ
دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ یکلخت توصیف نے
اچھل کر پوری قوت سے اُٹھتے ہوئے پانڈے کی کنپٹی پر پوری قوت سے بوٹ
کی ٹو ماری اور پانڈے کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کھڑے

ہونے کی کوشش میں دھماکے سے نیچے گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ اس
دوران عمران ایک بار پھر اُلٹی قلابازی کھا کر کھڑا ہو چکا تھا لیکن توصیف
واقعی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان دونوں کو ساکت کر چکا تھا۔
" ویری گڈ ـــ تم نے تو مٹھائی اور پگڑی دونوں ہی معاف کرا لیں "۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور توصیف مسکرا دیا۔ " آپ کو دیکھ کر جسم میں
واقعی خود بخود چُستی آ جاتی ہے۔ آپ نے جس انداز میں فائرنگ کو روکا ہے،
وہ واقعی قابل داد تھا ورنہ اس شکاری کے نشانے کے خطا ہونے کا تو
سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا اور پھر آپ کے اچانک قلابازی کھا کر آزاد ہونے
سے مجھے بھی خیال آیا کہ کرسی کی گرفت سے اس طرح بھی آزاد ہوا جا سکتا ہے "۔
توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔
" اپنی پشت میری طرف کر دو، میں گانٹھ کھولوں "۔ ـــ عمران
نے کہا اور پھر خود بھی توصیف کی طرف پشت کر کے اس نے ہاتھوں سے
رسیاں کھولیں اور چند لمحوں بعد توصیف کے بازو رسیوں کی گرفت سے آزاد
ہو چکے تھے کیونکہ عمران جانتا تھا کہ شکاری گانٹھ کس طرح کھلتی ہے۔
" لائیے، میں آپ کو کھول دوں " ـــ توصیف نے اپنے بازو
آزاد ہوتے ہی تیزی سے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور عمران
مسکرا دیا۔
" یہ ـــ یہ کیسی گانٹھ ہے۔ اس کا تو کوئی سر پیر ہی نہیں ہے "۔ ـــ
چند لمحوں بعد توصیف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔
" سر پیر تو آج کل کے زمانے میں نکھٹو چیز سمجھے جاتے ہیں۔ اصل چیز
تو پیٹ ہے۔ ساری دنیا پیٹ کے چکر میں ہے۔ اس لئے تم بھی پیٹ کی

طرف توجہ دو۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا — یہ بات ہے۔" ——— توصیف نے ہنستے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے گانٹھ کھل گئی کیونکہ گانٹھ کے درمیانی حصے میں اس کو بل دے کر چھوٹا سا رنگ بنا دیا جاتا تھا اور اس رنگ کو کھینچنے سے ہی گانٹھ کھل سکتی تھی ورنہ دوسری کسی صورت میں بھی نہ کھلتی تھی اور یہ رنگ اس انداز میں ہوتا تھا کہ یہ گانٹھ کا حصہ ہی معلوم ہوتا تھا اس لئے عام لوگ اسے پہچان ہی نہ سکتے تھے۔ صرف جو لوگ شکاریوں کی اس مخصوص گانٹھ کے فن سے واقف ہوتے تھے وہی اسے کھول سکتے تھے۔

"اس پانڈے کو اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور اس سے باندھ دو، میں اس راجیش کو دیکھتا ہوں۔" ——— عمران نے ہاتھ آزاد ہوتے ہی توصیف سے کہا اور تیزی سے راجیش کی طرف بڑھا جو ساکت پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر سے خون بہہ کر تالاب کی صورت میں اس کے جسم کے درمیان اکٹھا ہو کر جلیبی کی طرح مڑ کر جم چکا تھا۔

"اوہ یہ تو مر چکا ہے۔ اس کا سر پھٹ گیا ہے۔" ——— عمران نے قریب جا کر اسے سیدھا کرتے ہی کہا۔

"مر گیا ہے — اتنی جلدی۔" ——— توصیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بیچارہ افسر آدمی تھا اس کا سر ہماری طرح ضربیں کھا کھا کر پتھر تو نہیں ہوا۔ کرسی کے ڈنڈے کی ایک ہی ضرب اس کے لئے کافی ثابت ہوئی ہے۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر اس کے لباس کی تفصیلی تلاشی لینی شروع کر دی کیونکہ اسے یقین تھا کہ معاہدے کی فلم اس کے پاس ہی ہو گی۔ لیکن

انتہائی تفصیلی تلاشی لینے کے باوجود جب فلم دستیاب نہ ہوئی تو عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"اب یہ پانڈے ہی بتا سکے گا۔ انہوں نے شاید اسے حفاظت کی غرض سے کہیں چھپا دیا ہے۔" ——— عمران نے ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"پھر میں اسے ہوش میں لے آؤں۔" ——— توصیف نے مڑ کر کہا۔ وہ اسے کرسی پر بٹھا کر رسی سے اچھی طرح باندھ چکا تھا۔

"تم ایک چکر باہر کا لگا آؤ میں اسے خود ہی ہوش میں لے آتا ہوں۔" — عمران نے کہا اور توصیف سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے پہلے پانڈے کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ اور پیروں کو چیک کیا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بیک وقت بند کر دیا چند لمحوں بعد پانڈے کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑا ہوا پانڈے کا ریوالور اٹھایا اور اس کا میگزین کھول کر اسے چیک کرنے لگا۔ میگزین میں صرف دو گولیاں کم تھیں۔ باقی دس موجود تھیں۔ عمران نے میگزین بند کیا تو اسی لمحے پانڈے نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور عمران اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"تمہارا باس راجیش مر چکا ہے پانڈے — اس لئے اب تمہیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں رہی۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم — تم نے مجھے ششدر کر دیا ہے۔ میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ تم لوگ اس طرح بندھے ہونے کے باوجود بھی اس طرح اپنا دفاع کر سکتے ہو۔" ———

پانڈے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ شکاری فطرت ہونے کی وجہ سے اس نے ہوش میں آتے ہی اپنے آپ کو فوری طور پر سنبھال لیا تھا۔

"تم نے ہمیں بھی شاید کوئی شکار ہونے والا جانور سمجھ لیا تھا۔ بہرحال چھوڑو اس بات کو میں تمہیں باوجود اس کے کہ تم نے اپنی طرف سے مجھے موت کے گھاٹ اتارنے کی پوری کوشش کی تھی زندہ رہنے کا چانس دے سکتا ہوں بشرطیکہ تم مجھے یہ بتا دو کہ مائیکرو فلم کہاں ہے": ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فلم — وہ تو راجیش صاحب کے پاس تھی۔ پہلے ہم جیپ پر پہاڑی راستے سے کافرستان پہنچنے کے لئے چل پڑے تھے مگر راستے میں راجیش صاحب کو یاد آگیا کہ فلم وہ یہیں چھوڑ آئے ہیں چنانچہ ہم واپس آئے اور پھر راجیش نے خواب گاہ کے قالین کے نیچے سے فلم نکال کر اپنی جیب میں رکھ لی چونکہ چوک پر سپاہی نے ہمیں بتا دیا تھا کہ تم لوگ ہمیں پوچھنے کے لئے آئے تھے اس لئے راجیش صاحب نے یہیں ٹھہرنے کا پروگرام بنا لیا تاکہ تم ہمارے پیچھے پہاڑی راستوں کی طرف جاتے تو وہ یہاں سے دارالحکومت اور پھر وہاں سے کافرستان پہنچ جائیں۔ فلم تو انہی کے پاس تھی": ——— پانڈے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کے پاس موجود نہیں ہے": ——— عمران نے کہا۔

"موجود نہیں ہے — یہ کیسے ہو سکتا ہے": ——— پانڈے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے انداز سے ہی عمران سمجھ گیا کہ پانڈے درست کہہ رہا ہے۔

"واپسی پر فلم حاصل کرنے کے بعد راجیش کتنی دیر اکیلا رہا تھا": ——— عمران نے پوچھا۔

"میں کھانا پکانے کچن میں گیا تھا وہ یہیں رہے۔ پھر میرے پیچھے کچن میں آ گئے۔ اس کے بعد ہم کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ اس دوران مجھے کھٹکا سنائی دیا تو میں انہیں وہیں چھوڑ کر باہر گیا۔ پہلے تمہارے سر پر راڈ مار کر تمہیں بیہوش کیا پھر باہر جا کر تمہارے ساتھی کو بیہوش کیا اور پھر تمہاری تلاشی لی۔ اس کے بعد تمہیں اس کمرے میں کرسیوں سے باندھ دیا۔ اس دوران راجیش صاحب ڈائننگ روم میں ہی رہے اور اکیلے رہے": ——— پانڈے نے جواب دیا

اسی لمحے توصیف اندر داخل ہوا۔

"کوٹھی قطعی خالی ہے اور یہ ہمارا اسلحہ": ——— توصیف نے ایک آٹومیٹک پسٹل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تم یہیں رکو میں ڈرائنگ روم میں چیک کرتا ہوں کہ راجیش نے فلم کہاں چھپائی ہو گی": ——— عمران نے توصیف سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائنگ روم میں اس نے پورے کمرے بلکہ سائیڈ باتھ روم کی انتہائی ماہرانہ انداز میں تفصیلی تلاشی لے ڈالی لیکن فلم کا کہیں نام و نشان تک نہ تھا۔

"فلم کہاں جا سکتی ہے۔ پانڈے کا لہجہ بتا رہا ہے کہ وہ درست کہہ رہا ہے، پھر فلم": ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوبارہ اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں توصیف اور پانڈے موجود تھے۔

"فلم وہاں نہیں ہے پانڈے اور تم جانتے ہو کہ فلم ہم لے کر ہی واپس جائیں گے۔ اس لئے اگر تم واقعی زندہ رہنا چاہتے ہو تو سچ سچ بتا دو کہ فلم کہاں ہے": ——— عمران نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے واقعی معلوم نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں" ـــــ پانڈے نے جواب دیا اور عمران نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لیے۔

"اب ہمیں پورے مکان کی تلاشی لینی ہوگی" ـــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسے گولی مار دیں پھر اطمینان سے تلاشی لیتے رہیں گے" ـــــ توصیف نے سرد لہجے میں پانڈے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب اسے زندہ رکھنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں" ـــــ عمران نے کہا تو توصیف نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا رُخ بجلی کی سی تیزی سے پانڈے کی طرف کیا اور اس سے پہلے کہ پانڈے جو شاید کچھ کہنے کے لئے منہ کھول رہا تھا اس کے حلق سے آواز نکلتی، تڑتڑاتی گولیاں اس کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور وہ بیچارہ چیخ بھی نہ سکا۔ عمران اس دوران کمرے سے باہر جا چکا تھا۔ توصیف تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔

لیکن مسلسل دو گھنٹوں تک پورے مکان اور اس کے ہر حصے کی مکمل اور تفصیلی تلاشی لینے کے باوجود جب فلم نہ ملی تو عمران کی حالت واقعی دیکھنے والی ہوگئی۔ توصیف کا منہ بھی لٹکا ہوا تھا۔

"فلم کہاں جا سکتی ہے" ـــــ توصیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اس پانڈے کی بھی تلاشی لے لو۔ بس یہی ایک پوائنٹ رہ گیا ہے" عمران نے اچانک کہا تو توصیف ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھوں میں چمک اُبھر آئی تھی۔

"کمال ہے ـــ اس کا تو مجھے خیال بھی نہیں آیا تھا" ـــــ توصیف

نے تیز لہجے میں کہا اور دوڑتا ہوا اس کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران صوفے پر اس طرح ڈھیر نظر آ رہا تھا جیسے بے پناہ تھک گیا ہو۔ اس کی پیشانی شکنوں سے پُر تھی اور آنکھوں سے شدید الجھن نمایاں تھی۔ راجیش، اور پانڈے دونوں ختم ہو چکے تھے لیکن فلم غائب تھی۔ پانڈے نے جس انداز میں جواب دیئے تھے اس لحاظ سے عمران کو مکمل یقین تھا کہ فلم اس کے پاس سے بھی برآمد نہیں ہوگی۔ اس نے اسے ہلاک کرنے کی اجازت اسی لئے دے دی تھی کہ ایک تو وہ یقینی طور پر کافرستان کا ایجنٹ تھا اور دوسرا وہ بے حد تیز طرار آدمی تھا۔ اگر اسے آزاد ہونے کا موقع مل جاتا تو یقیناً وہ ان کے لئے مسئلہ بن سکتا تھا اور وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد توصیف منہ لٹکائے اندر داخل ہوا۔

"نہیں ہے" ـــــ توصیف نے مختصر سے لفظوں میں کہا، اور خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میرا خیال ہے اب مجھے جاسوسی چھوڑ کر کسی نجومی کا شاگرد بننا پڑے گا" ـــــ چند لمحوں بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش یہ راجیش نہ مرتا تو پھر فلم ضرور دستیاب ہو جاتی۔ نجانے اس مردود نے اسے کہاں چھپایا ہوگا" ـــــ توصیف نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اصل میں ہم جاسوسوں کے انداز میں سوچ رہے ہیں۔ ہمیں افسرانہ انداز میں سوچنا چاہیے کہ ایک افسر اگر فلم چھپاتا ہے تو کہاں چھپا سکتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہیں گھر میں چھپاتا اور کہاں چھپاتا۔ سارا گھر چھان مارا ہے چھتیں

چیک کرلیں. سائیڈ کی گلی دیکھ ڈالی. پائیں باغ کا ایک ایک پودا، ایک ایک پتہ چیک کرلیا. جیپ کو بھی اچھی طرح چیک کرلیا ہے اور آخر کیا چیک کریں. مجھے تو لگتا ہے یہ راجیش کوئی جادوگر تھا" ـــــ توصیف نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا.

"آپ ہنس رہے ہیں، یقین کریں میرا خون کھول رہا ہے. کاش میری اپروچ اس راجیش کی روح تک ہو سکتی تو میں اس کی گردن پکڑ کر اس سے فلم اگلوا لیتا" ـــــ توصیف اور زیادہ جھلا گیا تھا.

"آؤ چلیں ـــ آخر کب تک یہاں بیٹھے اپنی عقلمندی کا ماتم کرتے رہیں گے" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا.

"کیا مطلب ـــ وہ فلم ـــ وہ نہیں ڈھونڈھنی" ـــــ توصیف نے حیرت سے منہ پھاڑتے ہوئے کہا.

"اس طرح نہیں ملے گی ـــ اس کے لئے ہمیں راجیش کی ذہنی سطح پر اترنا پڑے گا. وہ ایک افسر ہے فیلڈ کا آدمی نہیں ہے. وہ خوف سے کمرے میں چھپا رہا. یقیناً اس وقت تک فلم اس کے پاس تھی. اس نے اسے اس وقت ہی کہیں چھپایا ہے جس وقت یہ پانڈے ہمارے خلاف کارروائی میں مصروف تھا. اس پوائنٹ کو ذہن میں رکھ کر سوچو کہ ایسا آدمی اسے کہاں چھپا سکتا ہے" ـــــ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا.

"سب جگہیں تو دیکھ لی ہیں. کونا کونا تو چھان مارا ہے" ـــــ توصیف نے کہا.

"آؤ ایک بار پھر اس ڈائننگ روم اور اس سے ملحقہ باتھ روم کو چیک کرلیں" ـــــ عمران نے کہا اور وہ دونوں ایک بار پھر ڈائننگ روم میں آ گئے. ڈائننگ روم میں یقیناً فلم موجود نہ تھی کیونکہ جس انداز میں انہوں نے اس کمرے کی تلاشی لی تھی. اس کے بعد اس فلم کا چھپا رہ جانا ناممکن تھا چنانچہ وہ دونوں باتھ روم میں آ گئے. باتھ روم کی بھی تفصیلی تلاشی لی جا چکی تھی. باتھ روم کا سارا سامان ادھڑا پڑا تھا.

"ہو سکتا ہے اس نے فلم گٹر میں پھینک دی ہو ـــ کموڈ کے ذریعے" ـــــ توصیف نے کموڈ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا.

"نہیں ـــ اس طرح تو وہ خود بھی فلم سے ہاتھ دھو بیٹھتا. ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ اس نے اس روشندان سے باہر فلم پھینک دی ہو. لیکن باہر موجود کوریڈور کی چھت کو بھی ہم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے فلم وہاں بھی موجود نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا.

"میرا خیال ہے ہمیں اس راجیش کا پیٹ چاک کر کے دیکھنا چاہیے ہو سکتا ہے وہ اسے نگل گیا ہو" ـــــ توصیف نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا.

"اب اتنی بھی چھوٹی نہیں ہوتی مائیکرو فلم کہ کسی انسان کے گلے میں اتر جائے" ـــــ عمران نے کہا.

"تو پھر" ـــــ توصیف واقعی بری طرح جھلایا ہوا تھا جبکہ عمران کا مسکرانا اور ہنسنا بھی اسی انداز کا تھا کہ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ بھی ایسا صرف اپنی ذہنی جھلاہٹ کو کنٹرول کرنے کے لئے ایسا کر رہا ہے.

"آؤ ایک بار پھر کاریڈور کو دیکھ لیتے ہیں شاید کوئی ایسا رخنہ ہو جو ہمیں پہلی بار نظر نہ آیا ہو۔" ——— عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ اوپر کی منزل میں موجود اس کاریڈور میں پہنچ گئے، جس میں باتھ روم کا روشندان تھا لیکن کاریڈور صاف تھا۔ عمران اس ساری جگہ کو غور سے دیکھتا رہا لیکن بے سود ——— وہاں فلم چھوڑ ایک تنکا تک موجود نہ تھا۔ کاریڈور بھی بند تھا۔ سامنے کے رُخ البتہ باریک جالی دار کھڑکی تھی لیکن اس میں موجود جالی اس قدر باریک تھی کہ فلم اس میں سے نکل کر دوسری طرف گلی میں نہ گر سکتی تھی اور اگر گری بھی ہوتی تو وہ وہاں بھی چیکنگ کر چکے تھے۔ صورت حال واقعی بُری طرح اُلجھ گئی تھی۔ عمران خود شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے طور پر بہترا سر کھپایا تھا لیکن حاصل وصول کچھ بھی نہ ہو رہا تھا۔ تمام امکانی پہلو چیک کر لئے گئے تھے۔

"اب یہی آخری صورت رہ گئی ہے کہ ہم فلم پر فاتحہ پڑھ کر واپس اپنے دیس کو سدھاریں۔" ——— آخر کار عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور توصیف کا لٹکا ہوا چہرہ اور زیادہ لٹک گیا۔ وہ شاید اپنے آپ کو راجیش کی موت کا ذمہ دار سمجھنے کی وجہ سے کچھ ضرورت سے زیادہ ہی قصور وار سمجھ رہا تھا۔

اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ دونوں عقبی طرف کا بند دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ سامنے کے پھاٹک سے وہ اس لئے نہ نکلے تھے کہ، بہر حال مکان کے اندر دو لاشیں موجود تھیں۔

"اب کیا دارالحکومت واپس چلیں۔" ——— کار کے قریب پہنچتے ہی توصیف نے کہا۔

"فی الحال تو کسی ایسے ہوٹل چلو جہاں میں سکون سے اس معاملے پر سوچ سکوں۔" ——— عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور توصیف نے سر ہلاتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

سردار گل خان اپر لینڈ پولیس کے ایک اعلیٰ عہدے دار تھے اور گذشتہ
ایک ماہ سے رخصت لے کر وہ اپنے بچوں سمیت اپر لینڈ کے پُرفضا پہاڑی
مقام شیلانگ میں رہائش پذیر تھے۔ ان کی بڑی بیٹی کو ایک ایسی بیماری تھی جس
کے لئے انہیں ہر سال ایک دو ماہ لازماً شیلانگ رہنا پڑتا تھا ۔۔۔ ان کے
صرف دو ہی بچے تھے۔ بڑی بیٹی صائمہ جو کالج میں پڑھتی تھی اور چھوٹا بیٹا اعظم
جو ساتویں جماعت کا طالب علم تھا سردار گل خان کی بیوی اعظم کی پیدائش کے
وقت ہی فوت ہوگئی تھی اور سردار گل خان نے اپنے بچوں کی پرورش ماں بن کر
کی تھی ۔۔ اپنے بچوں کی صحیح پرورش کے لئے انہوں نے دوسری شادی بھی
نہ کی تھی۔ سردار گل خان کا بیٹا اعظم انتہائی شرارتی اور چلبلا سا لڑکا تھا۔ اس لئے
اس کی بڑی بہن اسے شیطان کہا کرتی تھی۔ وہ ایک منٹ کے لئے بھی نچلا نہ
بیٹھ سکتا تھا۔ بھاگ دوڑ شرارتیں اس کی فطرت میں اس طرح رچی بسی تھیں
کہ وہ ان کے بغیر شاید زندہ بھی نہ رہ سکتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ بے حد

ذہین بھی تھا۔ وہ صرف رات کے وقت ہی کوٹھی میں نظر آتا۔ دن کو وہ سارا دن
پہاڑی علاقوں میں گھومتا پھرتا رہتا تھا۔ آج بھی صبح سے غائب تھا۔ لیکن
سردار گل خان جو اپنی بیٹی صائمہ کے ساتھ کمرے میں بیٹھے ایک رسالے کے
مطالعے میں مصروف تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ وہ شیلانگ میں کہیں نہ کہیں گھومتا
پھر رہا ہوگا۔ شروع شروع میں انہیں پریشانی ہوتی تھی لیکن اب وہ اس کے
عادی ہو چکے تھے اس لئے انہیں پرواہ نہ رہتی تھی۔ صائمہ بھی اپنے کورس
کے مطالعے میں مصروف تھی کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ان
دونوں نے چونک کر سر اٹھایا تو اعظم اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر
ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ آنکھوں میں خوف تھا۔ اور رنگ زرد پڑ رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے بیٹے" ۔۔۔۔ سردار گل خان نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"ابو، پانڈے شکاری کو بھی انہوں نے مار دیا ہے اور ایک اور آدمی کو
بھی ۔۔ ابو ان دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں" ۔۔۔۔ اعظم نے
انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کوئی نئی شرارت ہے" ۔۔۔۔ سردار گل خان
نے جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"شرارت نہیں ابو ۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ دیکھیں یہ ڈبیا، وہ قاتل
اسے تلاش کر رہے تھے۔ وہ اسے فلم کہہ رہے تھے" ۔۔۔۔ اعظم نے
جیب سے ایک ڈبیا نکال کر سردار اعظم خان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ یہ تو واقعی مائیکرو فلم ہے اور مائیکرو فلم کسی انتہائی اہم ترین
راز کی ہی بنائی جاتی ہے۔ یہ تمہیں کہاں سے ملی، مجھے پورا واقعہ بتاؤ" ۔۔۔۔

سردار گل خان کی پولیس والی خاص حس جاگ اٹھی۔

"الو میں شکاری پانڈے کے عقبی باغ کے ایک درخت پر چڑھا ٹوسی توڑ کر کھا رہا تھا کہ میں نے ایک آدمی کو دیوار کے ساتھ لگے ہوئے درخت پر چڑھتے دیکھا۔ وہ انتہائی محتاط انداز سے اوپر چڑھا اور پھر دیوار کے اندر کود گیا۔ میں دم سادھے خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد وہ عمارت کی سائیڈ گلی سے ہو کر دوسری طرف گیا تو میں نے ایسی آواز سنی جیسے کسی کے سر پر ڈنڈا مارا گیا ہو اور وہ گرا ہو۔ میں آہستہ سے نیچے اترا اور پھر کھڑکی پر چڑھ کر اس سائیڈ گلی کے ساتھ والی گیلری میں داخل ہو گیا۔ میں وہاں پہلے بھی جاتا رہتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس گیلری میں کمروں کے روشندان ہیں۔ میں نے سوچا کہ وہاں سے میں اندر جھانک سکوں گا۔ ابھی میں گیلری میں پہنچا ہی تھا کہ ایک روشندان سے یہ ڈبیا گیلری میں پھینکی گئی۔ میں نے آگے بڑھ کر اسے اٹھا لیا اور پھر چھپ کر اس روشندان سے جھانکا۔ یہ روشندان باتھ روم کا تھا اور ایک آدمی باتھ روم کا دروازہ بند کر کے اس سے کان لگائے کھڑا تھا۔ میں اسے دیکھتا رہا پھر کافی دیر بعد پانڈے کی آواز سنائی دی تو وہ آدمی دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

پھر ان کی آوازیں ایک اور کمرے کے روشندان سے سنائی دینے لگیں تو میں جھکے جھکے انداز میں ادھر گیا تو الو وہاں دو آدمی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ پشت پر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور پانڈے اور وہ آدمی جو باتھ روم میں کھڑا تھا وہاں کھڑے ہوئے تھے۔ وہ آپس میں باتیں کرتے رہے پھر اچانک پانڈے نے پستول نکال لیا۔ اس پر وہ دونوں کرسیوں سے بندھے ہوئے آدمی کھڑے ہو گئے اور الو وہاں پر زبردست لڑائی شروع

ہو گئی۔ کرسیاں چلیں اور ایک گولی روشندان کی چوکھٹ میں لگی تو میں ڈر کر بھاگ آیا اور گیلری سے نکل کر پائیں باغ میں اور پھر باہر آ گیا۔ میں ایک اونچے درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا پھر الو میں نے ان دونوں آدمیوں کو جو بندھے ہوئے تھے مکان کی چھت پر چڑھ کر کسی چیز کو تلاش کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ گیلری میں بھی گئے تھے۔ میں درخت پر چھپا بیٹھا انہیں دیکھتا رہا۔

کچھ دیر بعد وہ دوبارہ چھت پر آئے۔ گیلری میں بھی گئے اور پھر وہ عقبی باغ سے ہو کر باہر آ گئے اور آگے بڑھ گئے۔ جب وہ کافی دور چلے گئے تو میں درخت سے نیچے اترا اور کچھ دور ایک اور اونچے درخت پر چڑھ گیا۔ پھر میں نے انہیں ایک سفید رنگ کی کار میں بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ میں درخت سے نیچے اترا اور پھر دوڑتا ہوا شاکان سڑک پر پہنچ گیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ اس سڑک سے ہو کر ہی گزریں گے اور وہ کار وہاں سے گزری۔ وہ دونوں اس کے اندر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کار کا نمبر بھی دیکھ لیا ہے الو" —— اعظم نے بغیر رکے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سردار گل خان اور صائمہ دونوں حیرت سے منہ پھاڑے اس بارہ سالہ بچے کو دیکھتے ہی رہ گئے جس نے اس طرح حیرت انگیز طور پر پورے واقعہ کو دیکھا تھا۔

"لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ پانڈے شکاری ہلاک ہو چکا ہے۔" —— سردار گل خان نے کہا۔

"میں کار کے جانے کے بعد دوبارہ پانڈے شکاری کے گھر گیا تاکہ پانڈے شکاری کو یہ ڈبیا دے سکوں مگر وہاں پانڈے شکاری ایک کرسی پر بندھا بیٹھا تھا۔ اس کے سینے سے خون بہہ رہا تھا اور وہ مر چکا تھا۔ وہ آدمی جو باتھ روم میں نظر آیا تھا وہ وہیں فرش پر مرا پڑا تھا۔ اس کے سر سے خون نکلا تھا۔ میں ڈر

کے مارے واپس بھاگا اور سیدھا یہاں آگیا" ـــــ اعظم نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مائیکروفلم کی موجودگی اور قتل کی یہ وارداتیں بتا رہی ہیں کہ یہ کوئی بہت بڑا قصہ ہے۔ آؤ میرے ساتھ ہمیں فوری طور پر پولیس کو مطلع کرنا ہے۔ کہیں وہ قاتل نکل نہ جائیں" ـــــ گل خان نے کہا اور اعظم کو ساتھ لئے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر جوش کے آثار تھے جیسے وہ اپنے بیٹے کی اس جاسوسی پر انتہائی خوش ہو۔

عمران اور توصیف ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے مسلسل اس مائیکروفلم کی حیرت انگیز گمشدگی کے بارے میں باتیں کر رہے تھے اور اب ان دونوں نے آخری فیصلہ یہی کیا تھا کہ وہ واپس جاتے ہوئے ایک بار پھر پانڈے کے گھر کی تلاشی لیں گے کہ اچانک کمرے کے دروازے پر زور زور سے دستک ہوئی تو وہ دونوں چونک پڑے۔ توصیف کرسی سے اُٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے کی چٹخنی کھولی ہی تھی کہ چار باوردی آفیسر توصیف کو تیزی سے دھکیلتے ہوئے اندر آئے۔

"خبردار! ہاتھ اٹھالو" ـــــ ان میں سے ایک نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی چاروں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے سرکاری ریوالوروں کا رُخ ان کی طرف کر دیا۔ ان کے پیچھے ایک آدمی تھا جس نے سادہ لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ایک بارہ سالہ بچہ تھا۔

"کیا بات ہے" ـــــ توصیف نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

عمران بھی اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

" ابو، یہی دونوں ہیں" ۔۔۔ بچے نے اسی سادہ لباس والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دو، یہ قاتل ہیں" ۔۔۔ ایک پولیس آفیسر نے چیخ کر دوسروں سے کہا۔

" احمق مت بنو آفیسر، ہم سرکاری آدمی ہیں اس لئے ہوش میں رہ کر بات کرو، کیا مسئلہ ہے" ۔۔۔ توصیف نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

" سرکاری آدمی ۔۔۔ تم قاتل ہو، تم نے پانڈے اور اس کے ساتھی کو اس کے گھر میں ہلاک کیا ہے۔ اس بچے نے تمہیں یہ سب کچھ کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے" ۔۔۔ پولیس آفیسر نے چیخ کر کہا۔

" زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں ہے آفیسر ۔۔۔ ہم تمہاری تسلی کر سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے کراؤ تسلی لیکن تمہیں ہمارے ساتھ پولیس اسٹیشن جانا ہو گا" ۔۔۔ آفیسر نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔ شاید یہ عمران کے لہجے کا اثر تھا۔

" چلو ہم تیار ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" آفیسر، یہ کوئی بہت بڑے مجرم ہیں جاسوس قسم کے۔ ان پر بھروسہ نہ کرنا۔ یہ عام قاتل نہیں ہیں، مائیکرو فلم میں انتہائی اہم راز بند کئے جاتے ہیں" ۔۔۔ اچانک اس سادہ لباس والے نے کہا اور مائیکرو فلم

کا سن کر عمران اور توصیف دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" مائیکرو فلم ۔۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا" ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے بیٹے نے اٹھالی تھی وہ مائیکرو فلم اور سنو میں بھی پولیس آفیسر ہوں۔ اس لئے زیادہ چالاکی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے" ۔۔۔ اس سادہ لباس والے نے سخت لہجے میں کہا۔

" وہ فلم کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" وہ تھانے میں ہے" ۔۔۔ پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

" اوہ تم نے اسے کہیں ضائع تو نہیں کر دیا۔ وہ واقعی انتہائی اہم سرکاری راز ہے۔ پانڈے کافرستان کا ایجنٹ ہے اور اس کا ساتھی راجیش کافرستان سپیشل منسٹری کا سیکنڈ سیکرٹری ہے۔ انہوں نے یہ اہم فلم چرالی تھی اسے ہم برآمد کرنے آئے تھے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" تم پہلے تلاشی دو پھر ہمارے ساتھ تھانے چلو، باقی باتیں وہیں جا کر ہوں گی۔ اگر تم واقعی سرکاری آدمی ثابت ہوئے تو ہم تم سے معافی مانگ لیں گے ورنہ تم قاتل ہو اور ہم قاتلوں کو موقع پر ہی گولی مار سکتے ہیں" ۔ پولیس آفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم فکر مت کرو آفیسر، ہم تمہارے ساتھ مکمل تعاون کریں گے۔ اگر تم کہو تو ہم اپنی جیبوں سے آٹو میٹک پسٹل نکال کر تمہیں خود دے دیں۔ چاہے تم خود نکال لو۔ بہر حال ہم سرکاری آدمی ہیں اور جس وقت تمہیں ہمارے متعلق معلومات ملیں گی تو پھر تمہیں احساس ہو گا کہ ہماری حیثیت کیا ہے۔ اپ لینڈ کا وزیر اعظم شاید خود ہیلی کاپٹر پر تمہارے تھانے آ جائے" ۔۔۔

عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔ اور وزیراعظم کے نام سنے واقعی پولیس آفیسر اور اس کے ساتھیوں پر جادو کا سا اثر کیا۔

"اوہ۔ اوہ آپ — آپ خود ہی اسلحہ نکال کر دے دیں پلیز — آپ جانتے تو ہیں کہ یہ ہماری ڈیوٹی ہے"۔ —— پولیس آفیسر نے اس بار خاصے نرم لہجے میں کہا اور عمران نے اطمینان سے جیب سے اپنا آٹومیٹک پسٹل نکالا اور پھر پولیس آفیسر کی طرف بڑھا دیا۔ توصیف نے بھی اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد وہ پولیس کی بڑی جیپ میں بیٹھ کر تھانے پہنچ گئے۔

"آپ واقعی بڑے آفیسر ہیں لیکن بڑے افسر تو اس طرح لوگوں کو قتل نہیں کرتے، بڑے افسر تو اچھے آدمی ہوتے ہیں"۔ —— اس بچے نے بڑے معصوم سے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سانپوں کو مارنا پڑتا ہے بیٹے، ورنہ وہ بے گناہ لوگوں کو ڈس لیتے ہیں مگر تم نے ہمیں کہاں دیکھا تھا"۔ —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اعظم ایک بار پھر پورے جوش سے ساری کہانی سنانے میں مصروف ہو گیا۔

"اوہ تو یہ تم تھے جو فلم لے اڑے اور ہم وہاں تلاش ہی کرتے رہے۔ ہمیں تمہارے آنے جانے کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا"۔ —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ پہلے اپنی پوزیشن کلیئر کریں، پھر مزید بات چیت ہو گی"۔ —— پولیس آفیسر نے ایک بار پھر سخت لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ تھانے پہنچ کر پھر بدل گیا تھا۔

"وہ فلم کہاں ہے، پہلے وہ مجھے دکھاؤ۔ اصل اہمیت تو اس کی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ محفوظ ہے — آپ مجھے اپنی شناخت کرائیں اور سن لیں یہ تھانہ ہے۔ یہاں سے آپ فرار نہ ہو سکیں گے"۔ —— پولیس آفیسر کا لہجہ درشت ہو چکا تھا۔

"او۔ کے فون مجھے دو — میں تمہاری بات وزیراعظم سے کراتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے رسیور کو سختی سے کان سے چپکا رکھا تھا تاکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز کمرے میں موجود آفیسران اور سپاہیوں کو سنائی نہ دے سکے۔

"یس آغا بول رہا ہوں"۔ —— دوسری طرف سے آغا کی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کرائیں، میں شیلانگ سے چیف آف سپیشل سروس بول رہا ہوں"۔ —— عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ میں سمجھ گیا، پرائم منسٹر کے لہجے میں بات کرنی ہے"۔ —— دوسری طرف سے آغا کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر — آپ کو ڈسٹرب کرنے کی معافی چاہتا ہوں۔ میں چیف آف سپیشل سروس احمد خان بول رہا ہوں۔ اس سپیشل مائیکروفلم کی بازیابی کے لئے میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کافرستانی ایجنٹوں کا تعاقب کرتا ہوا یہاں شیلانگ آیا ہوں۔ یہاں ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ ہمیں تھانے آنا پڑا ہے اور پولیس آفیسر ہماری شناخت طلب کر رہا ہے"۔ ——

عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر ایک لمحہ رک کر اس نے پھر کہا۔

"یس سر:" ــــــ عمران کا لہجہ اسی طرح مؤدبانہ تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور پولیس آفیسر کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر ــ میں پولیس آفیسر آصف خان انچارج تھانہ سٹیلائٹ بول رہا ہوں سر۔" ــــــ پولیس آفیسر نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا اور پھر کچھ دیر دوسری طرف سے بات سننے کے بعد وہ پھر بولا۔

"بہت بہتر سر ــ حکم کی تعمیل ہو گی سر، بالکل سر، معافی چاہتا ہوں سر۔" ــــــ پولیس آفیسر نے بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا۔

"معافی چاہتا ہوں جناب، آپ واقعی بہت بڑے آفسر ہیں۔" ــــــ پولیس آفیسر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی بات نہیں، آپ نے اپنی ڈیوٹی سرانجام دی ہے۔ میں وزیراعظم صاحب سے آپ کی سفارش کروں گا اور خاص طور پر اس بچے کو تو بہادری کا اعلیٰ اعزاز بھی دلاؤں گا۔ یہ بہت ذہین اور ہوشیار بچہ ہے۔" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بچے کے ساتھ بیٹھا ہوا اس کے باپ کا چہرہ کھل اٹھا۔

"جی آپ کی مہربانی، میرا نام سردار گل خان ہے۔ میں دارالحکومت میں پولیس میں ڈی۔ ایس۔ پی ہوں۔ یہ میرا بیٹا ہے اعظم، ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔" ــــــ سردار گل خان نے بڑے تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ ــ وہاں تو آپ سے ملاقات ہوتی رہے گی۔ آفیسر وہ فلم کہاں

ہے؟" ــــــ عمران نے سردار گل خان سے کہا اور پھر وہ پولیس آفیسر سے مخاطب ہو گیا جو کمرے میں موجود سپاہیوں اور دوسرے آفیسر کو باہر بھیجنے میں مصروف تھا۔

"میں لے آتا ہوں سر، میں نے اسے خصوصی مال خانے میں جمع کرا دیا تھا سر۔" ــــــ پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔

"تم لوگوں نے ہمیں تلاش کیسے کر لیا۔" ــــــ عمران نے سردار گل خان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اعظم نے آپ کی کار کا نمبر دیکھ لیا تھا۔ اس لئے پولیس نے پورے علاقے کی ناکہ بندی کر لی۔ پھر کار ہوٹل میں کھڑی نظر آ گئی اور وہاں سے آپ کے کمرے کا علم ہو گیا۔" ــــــ سردار گل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اعظم تو واقعی بے حد ذہین اور ہوشیار بچہ ہے۔" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت شرارتیں کرتا ہے جی، اس کی بڑی بہن اسے شیطان کہتی ہے۔" ــــــ سردار گل خان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد پولیس آفیسر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی مائیکرو فلم موجود تھی جس کی تلاش میں وہ دونوں ذہنی اور جسمانی طور پر اس بری طرح ہلکان ہو رہے تھے۔

عمران نے فلم لے کر اسے چیک کیا اور اسے جیب میں ڈال کر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس :" ——— اس بار آغا نے صرف ایک ہی لفظ کہا اور عمران اس کی احتیاط پسندی پر مسکرا دیا۔

"چیف آف سپیشل سروس بول رہا ہوں' پرائم منسٹر صاحب سے بات کرائیں:" ——— عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" یس ہولڈ آن کریں:" ——— دوسری طرف سے آغا نے کہا۔ وہ شاید اس لئے محتاط تھا کہ کوئی اس کی بات چیت سن نہ رہا ہو۔

"چیف آف سپیشل سروس بول رہا ہوں جناب' مبارک ہو فلم مل گئی جناب۔ میں اسے لے کر اب سیلانگ سے روانہ ہو رہا ہوں۔ پولیس آفیسر نے ہمارے ساتھ بیحد تعاون کیا ہے جناب اور جناب دارالحکومت کے ڈی۔ ایس۔ پی پولیس سردار گل خان اور ان کے انتہائی ذہین اور ہوشیار بیٹے اعظم کی وجہ سے فلم مل سکی ہے۔ اس لئے جناب میں پرزور سفارش کروں گا کہ انہیں ترقیاں بھی دی جائیں اور اعزازات بھی اور خاص طور پر اس بچے کو تو اعلیٰ میڈل ملنا چاہیے جناب:" عمران نے کہا اور پھر ایک لمحے کے لئے رک گیا۔

" ٹھیک ہے جناب' میں باقاعدہ تحریری سفارش کروں گا۔ اس طرح اچھے لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے:" ——— عمران نے کہا اور پھر چند لمحے رک کر پھر بولا۔

" ٹھیک ہے جناب' میں سیدھا پرائم منسٹر ہاؤس ہی پہنچ رہا ہوں۔ آپ صدر مملکت کو اطلاع دے دیں تاکہ فوری طور پر فلم انہیں پہنچائی جا سکے — ٹھیک ہے جناب خدا حافظ:" ——— عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

" پرائم منسٹر صاحب نے میری سفارش مان لی ہے۔ آپ کو ترقیاں بھی ملیں گی اور اعزازات بھی اور بیٹے اعظم کو تو اعلیٰ ترین میڈل ملے گا:" ———

عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بہت مہربانی ہے جناب — آپ واقعی قدر شناس ہیں جناب:" سردار گل خان اور پولیس میسر آصف رضا دونوں نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

" اب ہمیں اجازت دیں' پرائم منسٹر صاحب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے:" عمران نے کہا۔

" جی آئیے' میں آپ کو ہوٹل چھوڑ آؤں:" ——— پولیس آفیسر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

" نہیں — آپ یہاں ڈیوٹی دیں۔ یہاں آپ کی زیادہ ضرورت ہوگی ڈرائیور کو بھیج دیں:" ——— عمران نے کہا۔

" جیسے آپ کا حکم جناب:" ——— پولیس آفیسر نے کہا اور پھر عمران نے باقاعدہ سردار گل خان اور پولیس آفیسر سے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔ اعظم کے گال پر پیار بھرے انداز میں چپت لگائی اور پھر سرکاری جیپ میں بیٹھ کر وہ تھانے سے باہر آ گئے۔ ہوٹل پہنچ کر انہوں نے فوری طور پر سامان سمیٹا اور چند لمحے بعد ان کی کار تیزی سے واپس دارالحکومت کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔

" اس بچے نے کمال کیا ہے۔ ہمیں پتہ ہی نہیں چلا اور وہ فلم بھی لے اڑا اور ہماری نگرانی بھی کرتا رہا:" ——— توصیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آخر پولیس آفیسر کا بچہ ہے اور پھر ہے بھی شیطان' ویسے میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے ورنہ میں گیلری میں اس کے قدموں کے نشانات وغیرہ چیک کرتا بہرحال قسمت یاور تھی کہ لاسٹ راؤنڈ کامیاب رہا اور فلم مل گئی ورنہ یہ

حتمی طور پر ناکام مشن بن گیا تھا اور شاید میری زندگی کا پہلا ناکام مشن ہوتا۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ وزیراعظم جناب آغا صاحب تھے۔" ——— چند لمحوں بعد توصیف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ہر کوئی اس منصب جلیلہ پر فائز ہو سکتا ہے۔" ——— عمران نے کہا اور توصیف قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"پھر تو لاسٹ راؤنڈ آغا کے لئے زیادہ کامیاب ثابت ہوا کہ بیٹھے بٹھائے وزیراعظم بن گیا۔" ——— توصیف نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار عمران بھی ہنس پڑا۔

"میرا تو خیال تھا کہ ہمیں پانڈے جیسا حشر اس پولیس آفیسر اور اس کے ساتھیوں کا بھی کرنا پڑے گا لیکن آپ نے وزیراعظم والا چکر ایسا چلایا کہ ہینگ پھٹکری بھی بچ گئی اور رنگ بھی چوکھا بلکہ اٹھو کا آ گیا۔" ——— توصیف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ بیچارے ڈیوٹی دے رہے تھے۔ اگر گڑ دینے سے مسئلہ حل ہو سکتا ہو تو ضروری نہیں کہ زہر دیا جائے۔ ویسے بھی زہر گڑ سے زیادہ قیمت کا آتا ہے۔" ——— عمران نے جواب دیا اور توصیف ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔